صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 22 جون 2019ء بمطابق 18 شوال المکرم 1440ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الکُبرٰی ○ یَومَ یَتَذَکَّرُ الاِنسَانُ مَا سَعٰی ○ وَبُرِّزَتِ الجَحِیمُ لِمَن یَّرٰی ○ وَاٰثَرَ الحَیٰوۃَ الدُّنیَا ○ فَاِنَّ الجَحِیمَ ھِیَ المَاْوٰی ○ وَاَمَّا مَن خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَھَی النَّفسَ عَنِ الھَوٰی ○ فَاِنَّ الجَنَّۃَ ھِیَ المَاْوٰی۔

(ترجمہ): پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا۔ جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا۔ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی تھی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔ جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔ و آخِرُ الدَعوَانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Leave applications ہیں، جناب فیصل امین خان صاحب، آج کے لئے؛ 22 جون 2019، جناب ظاہر شاہ طورو صاحب، جناب رنجیت سنگھ صاحب، جناب عاقب اللہ خان صاحب، جناب عنایت اللہ خان صاحب، جناب پختون یار صاحب اور جناب امجد علی، وزیر معدنیات اور محمد دیدار صاحب، ایم پی اے، چھٹی کی درخواستیں منظور ہیں آپ کو؟

اراکین: جی ہاں۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین اسمبلی، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بجٹ پر تقریر کے لئے ہر پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز کو بیس منٹ اور ممبران اسمبلی کے لئے دس منٹ مقرر کر دیئے گئے ہیں جس پر سختی سے عمل درآمد کرنا ہو گا تاکہ دوسرے ممبران اسمبلی کو بھی بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع مل سکے۔ یہ کہ اسمبلی میں ڈیوٹی کے لئے آئے ہوئے اکثر افسران حاضری لگا کر اسمبلی ہال میں گیلری سے غائب ہو جاتے ہیں، ان افسران کو میں نے خود بھی Observe کیا ہے، برائے مہربانی اس روش کو ترک کر کے اسمبلی کارروائی تک اپنی موجودگی کو یقینی بنائیں اور یہ کہ اسمبلی اجلاس کے آخر میں گیلری میں موجود افسران اپنی حاضری دوبارہ لگائیں، بصورت دیگر سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ سیکرٹری صاحب! دوبارہ حاضری لگانے کے لئے کوئی نیا پروفارما بنائیں۔

Item No. 4: General Discussion, Janab Lutf ur Rehman Sahib.

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کیا؟ احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر! میری گزارش تھی پورے ہاؤس سے، خصوصاً آپ سے کہ جو اتوار کو چھٹی ہوتی ہے تو ہمیں حلقوں میں جانا پڑتا ہے، Basically ہفتہ اتوار کو، لیکن چلیں آپ نے اچھا کیا کہ ہفتے کو ڈیبیٹ ہو گئی ہے تو میرے خیال میں اگر ٹائم کو مدنظر رکھتے ہوئے Maximum debate بھی ہو جائے اور سر! کل چھٹی لازمی ہونی چاہیئے، ہمیں حلقوں میں جانا پڑتا ہے، شادیاں ہوتی ہیں، خوشی غمی ہوتی ہے تو Kindly اس چیز کو آپ دیکھ لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ تمام اپوزیشن اراکین اس پر متفق ہیں اور آپ ڈیبیٹ کو Monday کو وائنڈ اپ کریں گے تو پھر میں کل کی چھٹی دے دوں گا لیکن اگر آپ یہ وائنڈ اپ۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: تو آج اگر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن ڈسکشن۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: جناب Maximum debate آج کر لیتے ہیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن ڈسکشن پھر Monday کو وائنڈ اپ ہو گی، اس کے بعد پھر نہیں ہو گی اپوزیشن کی طرف۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: سر! آج Maximum کر لیتے ہیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! گزارش یہ ہے کہ کٹ موشنز جب آتی ہیں تو اس پر بھی تقریر کا موقع ملتا ہے، سپلیمنٹری بجٹ کے اوپر بھی ڈیبیٹ کا موقع ملتا ہے، Monday کو بھی تقریر کا موقع ملے گا، آج بھی ملے گا تو میرے خیال میں ٹائم تو کافی ملے گا اور Sunday کو ایک دن ہی ہوتا ہے چھٹی کا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن وہ ہمارے جو Days ہوتے ہیں، چار Days اس پر بحث ہو گی۔

وزیر قانون: سر! ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ جو ٹائم لمٹ ہے، ریکویسٹ یہ ہے کہ وہ ٹائم لمٹ کے اندر رہ کر سپیچز کریں، یہ نہ ہو کہ گھنٹوں سپیچ ہو، پھر یہ نہیں ہو پائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی، دیکھ لیتے ہیں لیکن میں بتا رہا ہوں، ایک منٹ جی، میں یہی بتا رہا ہوں کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ آپس میں یہ طے کر لیں، اگر آپ Agreed ہیں تو اتوار کے دن ہم چھٹی بھی کر لیتے ہیں لیکن Monday کو پھر وائنڈ اپ ہو گا، آپ کو سب کو یہ معلوم ہونا چاہیئے تھا، وائنڈ اپ اس لئے ہو گا، وائنڈ اپ ہو گا، منور خان صاحب! آپ فرسٹ ٹائم نہیں آئے، چار دن ہوتے ہیں، ان چار دنوں میں کل کا دن پھر کاؤنٹ ہو گا، اگر آپ کہتے ہیں، اگر آپ اس طرح نہیں چاہتے تو پھر میں کل کا دن، (مداخلت) ایک منٹ، نگہت، میں بات کر لوں، یہ آپ اور سلطان صاحب اور اپوزیشن ممبرز آپ بیٹھ جائیں اور پھر مجھے بتا دیں، اس کے بعد میں بتاؤں گا۔ مولانا لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ Sunday کا اتنا مسئلہ نہیں ہے، اپوزیشن اور حکومت بیٹھ جائیں، طے ہو جائے گا، Sunday کو آپ Off کرتے ہیں تو بیشک ہو جانا چاہیئے، ہمیں خود

بھی، کل کو ہماری مصروفیت ہے تو اگر کل چھٹی مل جائے تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آج اس بجٹ پر مجھے آپ نے موقع دیا ہے۔ جناب سپیکر، بجٹ پر کل بھی ہمارے محترم ممبران نے تفصیل سے باتیں کی ہیں اور بجٹ کے حوالے سے تفصیل سے سارے فگرز موجود ہیں، تفصیل سے ہمارے پاس بھی اس کے فگرز موجود ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان صاحب! آپ نوٹ کرتے جائیں۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2019-20 پر عمومی بحث

جناب لطف الرحمان: لیکن چونکہ کل اپوزیشن لیڈر جناب اکرم خان درانی صاحب نے بھی تفصیل سے اس پہ بات کی، عنایت اللہ خان صاحب نے بھی اس پہ بات کی ہے، میں اس کے تفصیلی فگرز میں نہیں جانا چاہتا، میرے پاس ساری تفصیل پڑی ہوئی ہے جناب سپیکر، لیکن پچھلے ادوار میں میں نے تفصیل سے جب بجٹ کے حوالے سے تقاریر کی ہیں ریکارڈ پہ موجود ہیں اور میں نے ہمیشہ اس حوالے سے بات کی ہے کہ ہم کیوں اپنی قوم سے، اپنی اسمبلی سے اور پوری قوم سے جھوٹ بولتے ہیں؟ فگرز کی ہیرا پھیری کر کے ہم بجٹ کو کبھی سرپلس، کبھی متوازن پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، سمپل سا فارمولا ہے جناب سپیکر، کہ اگر آمدن کم ہے اور خرچ زیادہ ہے تو ظاہر ہے کہ وہ خسارے کا بجٹ ہوگا، اگر آمدن اور خرچ برابر ہیں تو متوازن بجٹ ہوگا، اگر آمدن زیادہ ہے اور خرچ کم ہے تو ظاہر ہے سرپلس کا بجٹ ہوگا، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم ہمیشہ خسارے کا بجٹ پیش کرتے ہیں اور سال کے آخر میں وہ فگرز ہمارے سامنے ہوتے ہیں کہ جو بجٹ خسارے کو Show کر رہا ہوتا ہے کہ یہ ہم نے پورا سال خسارے کا بجٹ دیا تو ہم وہ ہیرا پھیری کیوں کرتے ہیں، کیوں جھوٹ بولتے ہیں ہم قوم سے؟ اور اخراجات کے حوالے سے کل بھی میں وزیر خزانہ صاحب کو سن رہا تھا کہ ہم اخراجات میں کمی کریں گے، اخراجات میں کمی آپ کس طرح کریں گے جب آپ Liabilities جو آپ کی ہیں وہ آپ Show نہیں کر رہے ہیں بجٹ میں اور جب آپ نے Liability بھی اسی بجٹ میں دینی ہے اور آپ اس کو Show نہیں کرتے تو یہاں آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ خسارے کا بجٹ لازمی ہوگا اور اس سال کے آخر میں یہ خسارہ 85 ارب روپے تک جائے گا، 85 ارب روپے تک یہ خسارہ ہوگا جناب سپیکر، یہ بجٹ عکاسی کر رہا ہے، ویسے بھی کسی بھی حکومت کا کسی بھی صوبے کا، کسی بھی ملک کا جب بجٹ پیش کیا جاتا ہے، اصل میں اس صوبے کا جو آئینہ

ہوتا ہے اور اس صوبے کی جانچ پڑتال اگر آپ نے کرنی ہے کہ اس صوبے کی صورتحال کیا ہے یا اس ملک کی صورتحال کیا ہے تو وہ آپ کو بجٹ سے بخوبی اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، اس وقت ملک معاشی لحاظ سے کرائسس کا شکار ہے، جناب سپیکر، اور ہم آئی ایم ایف سے، ہم تمام ملکوں میں جا کر اس وقت کا جو وزیر اعظم ہے جب یہ اپوزیشن میں تھے تو یہ کہہ رہے تھے اور آنے والے الیکشن کے لئے لوگوں کو جو خوشخبری سنا رہے تھے، وہ یہ تھی کہ ہم نے کشکول توڑنا ہے لیکن ہوا کیا؟ کہ انہوں نے ایک ایک در پہ جا کر وہ کشکول سامنے کیا کہ ہمیں کوئی قرض خیرات میں دے دیں، وہ چاہے ہمارے عرب امارات تھے، چاہے سعودی عرب تھا اور آخر میں جا کر آئی ایم ایف تھا کہ جس کے سامنے ہم نے گھٹنے ٹیک دیئے جناب سپیکر، اور اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ابھی دو دن پہلے اسد عمر صاحب نے جو تقریر کی ہے اور اس تقریر میں انہوں نے جو کہا ہے کہ اگر آئی ایم ایف کے سامنے اس طرح ہم نے لیٹنا تھا اور ان شرائط پر کہ آئی ایم ایف جو کہتا جائے اور ہم اس کو مانتے جائیں تو یہ تو میرے لئے بھی کوئی مشکل نہیں تھا، تو میری منسٹری کیوں گئی؟ تو میں تو بڑی آسانی کے ساتھ یہ سب کچھ کر سکتا تھا لیکن میں تو اپنے عوام کے لئے کہ مہنگائی کا Ratio کہاں پر جائے گا، میں تو عوام کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا اور ان شرائط پر نہیں آ رہا تھا، تو اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں کہ ہم اتنے آئی ایم ایف کے سامنے کیوں لیٹے ہیں کہ جو شرط بھی انہوں نے رکھی ہے ہم نے اس کو پورا کر دیا جناب سپیکر، اس نے چینی کے حوالے سے ذکر کیا باقاعدہ، کہ اس پر ٹیکس لگا ہے، اس کے ریٹس بڑھے ہیں تو اس پر تحقیقات ہونی چاہئیں کہ ہم نے یہ ریٹس کیوں بڑھائے، یہ ٹیکس کیوں لگایا اس پر، اور مارکیٹ میں ٹیکس سے دوگنا ریٹ اس کا کیوں بڑھا؟ یہ آپ کے اس وقت کے وزیر خزانہ اسد عمر صاحب کے الفاظ ہیں، اسمبلی کے فلور پر اس کے الفاظ ہیں، تو آپ مجھے بتائیں کہ ہم کیا کہیں گے؟ آپ کے اپنے لوگ آپ کے اس بجٹ کے حوالے سے، آئی ایم ایف کے حوالے سے اعتراض کر رہے ہیں، ہم تو یہ سمجھتے ہیں، ہمیں پتہ ہے اس کا کہ آئی ایم ایف کی ساری شرائط آپ نے قبول کی ہیں اور ڈالر کی قیمت کتنی بڑھائی جا سکتی ہے، روپے کی قدر کتنی کم کی جا سکتی ہے، اس پہ کوئی قدغن نہیں ہے جناب سپیکر، ہم نے اس کے لئے ایف بی آر کا چیئرمین بدلا، سٹیٹ بینک کا پریذیڈنٹ بدلا، صرف آئی ایم ایف کے لئے کہ اگر بجٹ بنایا جائے گا تو آئی ایم ایف بنائے گا، تو اس وقت ملک میں آئی ایم ایف کا بجٹ ہے، آئی ایم ایف نے وہ بجٹ بنایا ہے، اپنی مرضی سے بنایا ہے اور اس مسلمان ملک کو جو خطے میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے، اس کو مزید معاشی لحاظ سے غلام بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جناب سپیکر، یہ وہی وزیر اعظم ہے کہ جس نے کہا

تھا کہ اگر میں آئی ایم ایف سے قرضہ لوں تو مجھے خود کشی کرنی چاہئیے لیکن آج پوری قوم کو خود کشی پر مجبور کیا جارہا ہے لیکن وہ اپنے الفاظ میں بھی یہ نہیں کہہ رہا کہ ہاں میں نے یہ کہا تھا اور آج میں اس کرسی پہ بیٹھا ہوں تو مجھے اس کی مجبوریوں کا احساس ہوا ہے اور میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں، قوم سے معافی مانگتا ہوں اور مجھے قرضے در قرضے لینے ہیں جناب سپیکر، مجھے وزیر خزانہ صاحب سے اس کا جواب نہیں چاہئیے اس کا کہ وہ مجھے یہ جواب دیں کہ جی چوبیس ہزار ارب روپے کا قرضہ ہمارے اوپر تھا، اس کے سود کو ادا کرنے کے لئے یہ قرضے ہم نے لینے تھے، ان قرضوں کو ادا کرنے کے لئے ہم نے یہ قرضے لئے اور میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک سال میں آپ نے پانچ ہزار ارب روپے کا قرضہ لیا، Ratio کا آپ اندازہ کریں جناب سپیکر، تناسب کا آپ اندازہ کریں کہ پچھلے ستر سالوں میں کتنا قرضہ لیا گیا ہے اور ایک سال میں کتنا قرضہ لیا گیا ہے، ریکارڈ کی بات ہے، کوئی چھپانے کی بات نہیں ہے، وزیر اعظم آج اس پہ کمیشن بنا رہے ہیں کہ کمیشن اس کی تحقیقات کرے گا کہ قرضے کس ادوار میں کتنے قرضے لئے گئے ہیں جناب سپیکر، مجھے بڑا افسوس ہوا یہ سن کر کہ دس سالوں کے جو قرضے ہیں، ان قرضوں کا حساب لیا جائے گا، میں سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ مشرف کے دور کے قرضے کا حساب آپ کیوں نہیں لینا چاہتے ہیں، (تالیاں) اس کی تحقیقات آپ کیوں نہیں کرنا چاہتے ہیں، کیا مشرف کے دور میں قرضہ نہیں لیا گیا، کیا اس حوالے سے آپ کو کوئی تکلیف ہے کہ آپ اس کی بھی تحقیقات کریں؟ حالانکہ تحقیقات کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ ریکارڈ کا حصہ ہے، سٹیٹ کا ایک ریکارڈ ہے، اس کی ذمہ داری ہے، وہ ریکارڈ ہے، اس کی ذمہ داری ہے، وہ ریکارڈ پر ساری چیزیں موجود ہیں لیکن اگر آپ نے کمیشن بنایا ہے تو پھر آپ نے صرف دس سال کے لئے کمیشن کیوں بنایا ہے؟ بلکہ وہ کمیشن ہونا چاہئیے تھا کہ مشرف کے دور کے قرضوں کا بھی آپ حساب کتاب لیں جناب سپیکر، عین اسی طرح میں پھر یہ کہنا چاہتا ہوں، کل ساری تفصیلات آچکی ہیں اور وزیر خزانہ صاحب نے اس حوالے سے فگر کے حوالے سے جواب بھی دیئے ہیں کہ کس طرح ہم بچت کریں گے اور کس طرح ہم بیلنس کریں گے؟ میں اس بات کو نہیں مانتا، ہم تو جو ظالمانہ ٹیکس اس ملک میں رائج ہوئے ہیں، غریب کی زندگی اجیرن کر دی گئی ہے جناب سپیکر، غریب سے تر نوالا تو چھوڑو سوکھا نوالا بھی چھینا جا رہا ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں آپ کو اس وقت یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بجٹ جو نیشنل اسمبلی میں پیش ہوا جناب سپیکر، وہ بجٹ اگر اس وقت Implement ہوتا ہے جناب سپیکر، تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ غریب سوکھے نوالے کے لئے بھی ترسیں گے اور آپ کا یہ صوبائی بجٹ عین اس آئی ایم ایف کے

بجٹ کی عکاسی کرتا ہے، عین اس آئی ایم ایف کے بجٹ پر عکاسی کرتا ہے اور یہ بجٹ اسی کے بجٹ کے نیچے یہ بجٹ بنایا جا رہا ہے، آج جناب سپیکر، مہنگائی کی Ratio ہے نو پرسنٹ جناب سپیکر، اور اس بجٹ کی Implementation کے بعد مہنگائی کی Ratio تیرہ پرسنٹ ہو جائے گا جناب سپیکر، اب آپ مجھے بتائیں کہ نو پرسنٹ پہ آپ نے لوگوں کی چیخیں نکال دیں تو پھر تیرہ پرسنٹ میں کیا ہو گا جناب سپیکر، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، ابھی اس فلور پہ تمام ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ پھر لوگ روڈ پر ہوں گے، آپ کا گریبان ہو گا اور ان کا ہاتھ ہو گا جناب سپیکر، اب اس انجام کو بھی آپ سوچ لیں کہ اس ایوان کے ممبران ایسا تو ہر ممبر کے ساتھ شاید ہو گا، یہ نہیں میں سمجھتا ہوں کہ شاید اپوزیشن اس کی لیڈنگ کرے لیکن اپوزیشن سے بھی پوچھا جائے گا کہ بجٹ پر پھر آپ نے کیا بات کی اور اس کا کیا حل آپ نے ان کے ساتھ نکالا؟ جناب سپیکر، اگر معاشی لحاظ سے ملک آج اس نہج پہ کھڑا ہو جناب سپیکر، اور ہم دعوے کر رہے ہوں کہ ہم نے تو قرض نہیں لینا ہے، ہم نے تو نیا پاکستان بنانا ہے، ہم نے تو غریب کو سہولت دینی ہے اور ہم نے جو ملک کو اٹھانا ہے، آج آپ کا عمران خان وزیر اعظم آپ کا وہ کہتا ہے کہ ہم Takeoff position پہ ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جس Takeoff position پہ آپ ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا جہاز اڑنے والا ہے تو ایسا نہ ہو کہ اڑتے ہی وہ Burst ہو جائے اور پھر اس کے بعد اس کا نتیجہ کچھ بھی نہ ہو معاشی لحاظ سے، دیکھیں جناب سپیکر، میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Russia جو ہے وہ کمزور نہیں تھا دفاعی لحاظ سے، وہ دفاعی لحاظ سے کمزور نہیں تھا، فوجی طاقت کے حوالے سے وہ کمزور نہیں تھا Russia لیکن جب معاشی لحاظ سے وہ کمزور ہوا تو پھر اس ملک کے بخرے بخرے (ٹکڑے ٹکڑے) ہو گئے، آج بھی صورتحال اس نہج پہ پہنچی ہوئی ہے جناب سپیکر، کہ اگر ہم نے معاشی لحاظ سے اس چیز کو سنبھالا نہیں، معاشی لحاظ سے ملک کو ترقی نہ دی، یہ کمزوریاں اور مشکل سے اگر ہم نکلے نہیں تو پھر نتائج آپ کے سامنے ہوں گے، میں آپ کو حقیقت سے روشناس کرانے جا رہا ہوں، میں آپ سے غلط بیانی نہیں کر رہا ہوں، مجھے پورے ملک کی پوری قوم کی، میری پوری جماعت، ہماری تمام اپوزیشن کو اس چیز کا ادراک ہے کہ آنے والے حالات کس طرف جائیں اور یہ ذمہ داری آپ اور ہم سب لوگوں کی ہے، ہم نمائندگان ہیں، قوم نے ہم پر اعتماد کیا اور ہمیں نمائندہ بنا کے اس اسمبلی میں بھیجا ہے تو یہ ذمہ داری بھی ہم پہ ہے، گو کہ ہمیں الیکشن پہ اعتراض ہے، گو کہ ہمیں پارلیمنٹ پر بھی اعتراض ہے، گو کہ ہمیں حکومتوں کے سلیکٹ ہونے پہ بھی اعتراض ہے لیکن ذمہ داری بہر حال ان اداروں پہ آتی ہے کہ اگر اس کو آج ہم نے صحیح رخ نہ دیا تو شاید پھر ہم نتائج بھگتنے کے لئے

تیار ہوں جناب سپیکر، جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ گیس بجلی پٹرول کی قیمتیں بڑھانے سے جو بحران اس وقت پیدا ہو رہا ہے، جو قوم کو اذیت پہنچ رہی ہے جناب سپیکر، اور اس بجٹ کی Implementation کے بعد کوئی نہیں ہو گا کہ بجلی کا بل ادا کر سکے، گیس کا بل ادا کر سکے اور آپ لوگوں کو مجبور کریں گے کہ وہ پھر زبردستی اس کی چوری کریں گے اور آپ اس کو منع نہیں کر سکیں گے جناب سپیکر، آپ وہ راستہ دے رہے ہیں، اتنا مہنگا کر رہے جب آپ یہ ہمیشہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ جب عام آدمی کی Capacity ہی نہیں ہے، آپ کے اس گیس بل کو دینے کی، آپ کے عام آدمی کی جب Capacity ہی نہیں ہے کہ آپ کو بجلی کا بل دے سکے تو پھر آپ اس سے کس طرح توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ آپ کو بجلی کا بل Pay کرے گا، بجلی کے بل کی ادائیگی کرے گا، گیس کے بل کی ادائیگی کرے گا کیسے، کیسے ممکن ہو گا؟ آپ مجھے صرف بجٹ میں آپ سے پورے صوبے کی بجٹ کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں آپ سے صرف اتنی بات کر رہا ہوں کہ آپ ایک کلاس فور کے ملازم کے پندرہ بیس ہزار روپے کا بجٹ آپ سال کا مجھے بنا کر دے دیں، میں آپ کے ساتھ پورا بجٹ مان لوں گا جناب سپیکر، ہمیں احساس کرنا چاہئیے، ہمیں اس قوم کا احساس کرنا چاہئیے جس قوم کے لئے روز آپ نے منشور دیئے، آپ نے خواب دکھائے، آپ نے ان کو کہا، ہم تو سمجھ رہے تھے کہ شاید عمران خان کے آنے سے مغربی دنیا کی آپ پر ایک یلغار ہو گی پیسوں کی، سمندر ہو گا جو پاکستان کی طرف آئے گا، ہم تو سمجھ رہے تھے کہ شاید اسرائیل کی طرف سے آپ کو ایک یلغار ہو گی کہ آپ کی طرف پیسہ آئے گا اور ملک جو ہے پتہ نہیں کہاں سے کہاں چلا جائے گا اور ہم اس ملک کو کس لحاظ پہ ہم کہاں کے دنیا کے صف میں کھڑا کر دیں گے جناب سپیکر، لیکن آج تو مجھے سمجھ میں آ رہا ہے کہ وہی مغربی دنیا وہی اسرائیل آپ کو مسلمان سمجھ کے وہی کچھ اس کے ساتھ کر رہے ہیں کہ کسی طریقے سے معاشی لحاظ سے اس کا قتل کیا جائے اور پھر اس ملک کا جو ہے، ہم جغرافیائی لحاظ سے اس کی ہم تقسیم کریں، ہم مقابلہ کریں گے اس کا، لیکن صورتحال اس حد تک پہنچی ہوئی ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ کل بھی یہاں پہ فاٹا کے حوالے سے بات کی جناب سپیکر، اور حکومت کا دعویٰ ہے، حکومت کا فاٹا کے عوام کے لئے ایک خوشنما دعویٰ ہے کہ ہم آپ کو سو ارب روپے دیں گے، ہر سال دیں گے جناب سپیکر، کل جناب اکرم خان درانی صاحب نے بھی بات کی، آپ مجھے موقع دیں گے، مجھے بات کرنی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لطف الرحمن صاحب، میں نے سٹارٹ میں کہہ دیا تھا کہ تمام ممبران وہ بھی بات کرنا چاہ رہے تھے، اس کو ذرا شارٹ کریں تو میں۔۔۔۔

جناب لطف الرحمان: وہ بالکل کریں گے، میں ایک پارٹی کی نمائندگی کر رہا ہوں، مجھے آپ ٹائم دیں گے، مجھے اپنی باتیں کمپلیٹ کرنے دیں گے جناب سپیکر، فاٹا کے حوالے سے ایک منٹ، ایک منٹ، فاٹا نہیں، میں مانتا ہوں مرج ہو چکا ہے، ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ بات سنیں ذرا، میرے کہنے کا مقصد صرف نام کے طور پر آپ کو بتانے کے حوالے ہے، مرج ہو چکا ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ مرج ہو چکا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، کوئی شک نہیں ہے، میں صرف Identification کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، میرا اس سے کوئی مقصد نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو آئندہ کے لئے خیبر پختونخواہی بتایا جائے گا اور اگر کچھ کہنا چاہیں تو ایکس فاٹا کہہ سکتے ہیں لیکن یہ خیبر پختونخوا ہے۔

جناب لطف الرحمان: اگر ایسی بات ہے تو ایکس فاٹا کے لئے آپ نے جو سوارب مختص کئے ہیں، وہ سوارب (تالیاں) وہ سوارب روپے مجھے پتہ ہے، کل جو بات ہوئی ہے اور وزیر خزانہ صاحب نے جواب دیا، میں تھوڑا ساDifferent بات کرنا چاہ رہا ہوں، مجھے اندازہ ہے کہ وہاں پہ کرفیو کا نفاذ وہاں کے جو حالات ہیں اور جو آپ جس بات پہ اعتراض کر رہے ہیں، میرے ممبران اس پہ اعتراض کر رہے ہیں، میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس کو ضلع کا نام دیا، آپ نے اس پہ ڈی سی لگا دیا، آپ نے اس میں ڈی پی او لگا دیا لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عملی طور پر اب تک آپ ان کو سیٹلڈ نہیں بنا سکے، مجھے پتہ ہے آج اس کی صورتحال اس کے اختیارات کس کے پاس ہیں؟ مجھے معلوم ہے آپ کے ہاتھ میں ہی نہیں ہے، وزیر اعلیٰ برائے نام ہے تاہم سمجھ رہے ہیں، مجھے بات کرنے دیں، بے شک آپ جواب دیں۔

Mr. Deputy Speaker: House in order, house in order.

جناب لطف الرحمان: بے شک آپ مجھے جواب دیں لیکن بعد میں آپ مجھے جواب دے دیں، مجھے اس پہ اعتراض نہیں کہ مرج ہو چکا ہے، میں بھی اس اسمبلی میں موجود تھا مرج ہو چکا ہے اور ہم نے جو اعتراضات اٹھائے تھے وہ بھی ریکارڈ کا حصہ ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت اس کی صورتحال انتہائی مخدوش ہے، دہشت گردی کے حوالے سے ہم اس وقت کس نہج پر کھڑے ہیں؟ دہشت گردی بھی وہ مسئلہ ہے کہ جو ہمارے بجٹ کے ساتھ اور ہماری معیشت کے ساتھ اس کا تعلق ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دو سوارب روپے نہیں خرچ ہو سکتے ہیں، نہ پہلے ہوئے ہیں نہ اب ہوں گے اور جب خرچ نہیں ہوں گے تو آپ اس کی Suerty نہیں دے سکتے، وہ سوارب روپے دوبارہ خرچ ہوں گے اس پر اور وہ واپس آکر آپ کے Main اس میں آجائیں اور پھر آپ کی مرضی کہ اس کو آپ جس طرف لے جائیں اس

کو لے جائیں لیکن وہ ہمارے قبائلی عوام کے اس پر خرچ نہیں ہوں گے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج ہم معاشی لحاظ سے جس صور تحال سے دو چار ہیں، ہمیں اب یہ دہشت گر دی کا جو نعرہ ہے، جو عنوان ہے اس کو تبدیل کرنا ہوگا، ہم نے بہت ساری قربانیاں دے دیں، بہت ساری فورسز اس میں جھونک دیں، عام لوگ ہم نے اس میں جھونک دیئے اور کتنی قتل و غارت گر دی ہوئی اور ہم نے ایک خون آلود ایک معاشرہ جو ہے ہم نے یہاں پر بنادیا ہے اور جو مستقبل۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Liaqat Khan, House in order.

<u>مولانا لطف الرحمان:</u> تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس بیانیہ کو چیلنج کرنا ہوگا، ہمیں اس ملک کی معیشت کو ٹھیک کرنا ہے، اس کے لئے ہم نے ایک لائحہ عمل بنانا ہے، اب یہ دہشتگر دی کا نعرہ بند ہونا چاہئیے جناب سپیکر، اس پر کنٹرول کرنا ہماری ذمہ داری ہے، ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے اور آج بھی میں پورے صوبے کے اعداد و شمار کی بات نہیں کر رہا ہوں جناب سپیکر، لیکن اگر میں صرف ڈی آئی خان کی بات کروں تو وہاں پر بھتہ خوری جو ہماری پولیس کی ذمہ داری ہے، بھتہ خوری عروج پر ہے، ٹارگٹ کلنگ جو ہے وہ عروج پر ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> لطف الرحمان صاحب، آپ بجٹ پر بات کریں، وائنڈ آپ کریں تو بہتر ہوگا، آپ اس پر آجائیں، بجٹ پر بات کریں آپ۔

<u>مولانا لطف الرحمان:</u> یہ بجٹ کے ساتھ Related بات ہے، اگر میں اس کو نہ کروں تو آپ اپنی ڈیویلپمنٹ کیسے کریں گے؟ اگر آپ امن و امان دیکھیں، معیشت اور امن جو ہے وہ لازم و ملزوم ہیں جناب سپیکر، اگر امن نہیں ہے تو آپ کی معیشت نہیں پنپ سکتی جناب سپیکر، یہ کیسی آپ بات کر رہے ہیں، اگر امن ہوگا تو آپ کی معیشت۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ کی بات صحیح ہے لطف الرحمان صاحب لیکن آپ کی پارٹی کے اپوزیشن کے کافی ممبران رہتے ہیں تو وہ ہر وقت کہتے ہیں کہ آپ پارلیمانی لیڈرز کو موقع دیتے ہیں اور ہمیں موقع نہیں دیتے۔

<u>مولانا لطف الرحمان:</u> آج بھی اگر فاٹا میں آپ ڈیویلپمنٹ نہیں کر سکتے تو وہاں کے حالات کی خرابی کی وجہ سے نہیں کر سکتے، اگر وہاں پر حالات ٹھیک ہوں تو آپ کی ڈیویلپمنٹ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور ایک بات جناب سپیکر، آپ سمجھ لیں کہ بجٹ تقریر میں بجٹ کی بات ضرور کی جاتی ہے لیکن اس پر کوئی قدغن نہیں ہے کہ میں ملکی مسائل اٹھاؤں، ملک کے حالات اٹھاؤں اور ان حالات پر میں ڈسکشن کر سکوں جناب

سپیکر، جناب سپیکر، ہم نے آفتاب غلام نبی قاضی فارمولے کی بات جناب سپیکر، کل وزیر خزانہ صاحب نے جواب دیا، میں تو سمجھتا تھا کہ جب ہماری اپوزیشن کی تقاریر ہو جائیں گی اور وہ نوٹ کرتے جائیں گے تو آخر میں شاید جواب دیں گے لیکن انہوں نے کل اس پر جواب دیا اور اس میں انہوں نے کہا کہ جی یہ تو ہمارے پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور ہمیں بالاتفاق اس کو سپورٹ کرنا چاہیئے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے، ہم بالاتفاق اس کو سپورٹ کریں گے، اس میں کوئی دوسری بات نہیں لیکن اس وقت مرکز میں بھی اور صوبے میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے تو ان کو چاہیئے کہ ہم اس آفتاب غلام نبی قاضی فارمولے کو لاگو کرنے کے لئے فوری طور پر ہم اس کو عمل میں لائیں تاکہ ہمارے صوبے کو وہ پیسہ جناب سپیکر، ملے جو ہمارا حق بنتا ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں جب فاٹا کی بات کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ایکس فاٹا ایکس فاٹا ہے لیکن اس وقت تک آپ اس میں الیکشن نہیں کر سکے جناب سپیکر، آپ نے الیکشن ملتوی کیا، کیوں ملتوی کیا؟ حالات کی بنیاد پر اپنا لیٹر جو آپ نے الیکشن کمیشن کو لکھا ہے، وہ کیا لکھا ہے آپ نے، وہ ذرا آپ ایوان کو بتائیں کہ ہم نے کیوں Postpone کروایا الیکشن کو، ہم قومی اسمبلی سے سیٹوں کی زیادتی کے لئے بل پاس ہوا، سینٹ میں چلا گیا، ہمیں کوئی اعتراض نہیں، سیٹیں زیادہ ہوتی ہیں تو اچھی بات ہے جناب سپیکر، تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ سیٹیں زیادہ ہوں لیکن جس بنیاد پر آپ نے الیکشن ملتوی کیا ہے تو وہ تو ذرا قوم کو بتائیں کہ ہم نے کیوں ملتوی کیا ہے؟ آپ کا وہاں پر اپنا Writ جو ہے وہ اس وقت موجود نہیں ہے، آپ الیکشن کروا نہیں سکتے جناب سپیکر، اس لئے آپ اس کو Postpone کر رہے ہیں جناب سپیکر، اس وقت ریٹائرمنٹ کے حوالے سے بات کی جناب سپیکر، کہ تریسٹھ سال، کل اسمبلی میں ہماری اپوزیشن کی طرف سے بھی بات ہوئی، وزیر خزانہ صاحب نے بھی جواب دیا، میں سوال پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، دیکھیں تریسٹھ سال تک عمر بڑھانا اس کے پیچھے کوئی آئیڈیا ہونا چاہیئے، کوئی ویژن ہونا چاہیئے جناب سپیکر، آپ مجھے بتا سکیں، میں سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوائے اس کے کہ آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں اور آپ اس کو تریسٹھ سال تک بڑھا رہے ہیں اور اپنے آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، تو یہ کوئی Reason نہیں ہے کہ آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں اور آپ اس کو تریسٹھ سال تک بڑھا دیں، اگر آپ کہو کہ یہ ہم صوبے کے عوام کی بہتری کے لئے کر رہے ہیں یا اس سے ہمیں کوئی تجربہ کار لوگوں کو مزید ہمیں تین سال کی ضرورت ہے یا کوئی ایسا آئیڈیا آپ دیتے کہ جس کی ضرورت محسوس ہوتی ہو اور صوبے کی

بھلائی اور اس کے لئے مدعا، تو میں سمجھتا یا ہمارے ممبران سمجھتے کہ واقعی یہ اچھا آئیڈیا ہے اور ہمیں اس کو سپورٹ کرنا چاہئیے، ہم اس حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب، بیس منٹ کی بجائے آپ نے چالیس منٹ تقریر کی ہے، باقی ممبران بھی سپیچ کریں گے، Kindly آپ وائنڈاپ کریں تو بہتر ہو گا جی۔

مولانا لطف الرحمان: میں پارلیمانی لیڈر ہوں اپنی پارٹی کا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام پارلیمانی لیڈرز کے لئے ہم نے بیس بیس منٹ ٹائم مقرر کیا تھا۔

مولانا لطف الرحمان: وہ کریں گے، ابھی ٹائم بہت ہے سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹائم کہاں ہے؟ یہ فہرست آپ دیکھ لیں، آپ کی پارٹی کے ممبرز ہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ پارلیمانی لیڈرز بات کر لیتے ہیں، ہم بات نہیں کر سکتے۔

مولانا لطف الرحمان: ان سب کو موقع ملے گا، ابھی ٹائم ہے، ابھی دو دن ابھی باقی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو Kindly ان کو بھی اپنے باقی ممبرز کو موقع دیں۔

مولانا لطف الرحمان: دیکھیں آپ مجھے چند منٹ دے دیں، بے شک پھر میں بند کر دیتا ہوں، وائنڈ آپ کرتا ہوں جناب سپیکر، کل مجھے بڑا افسوس ہوا کہ وزیر خزانہ صاحب نے ڈالر کے حوالے سے بات کی کہ اس کی قیمت بڑھ رہی ہے اور روپے کی قیمت کم ہو رہی ہے، یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، اس وقت وہاں روپے کی قیمت کیا تھی اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا جناب سپیکر، سادہ سی بات ہے کہ اگر میرا ملک ایکسپورٹ کرتا ہے، بے شک آپ روپے کی قیمت کم کریں، آپ کو فائدہ نہیں ہے، اگر مجھے ایکسپورٹ کرنا ہے، اگر میں نے امپورٹ کرنا ہے تو پھر روپے کی قیمت بڑھے گی تو مجھے فائدہ ہو گا ورنہ میں نقصان میں ہوں گا جناب سپیکر، اس روپے کا کوئی فائدہ نہیں ہے بڑھنے کا اور دوسری بات یہ ہے کہ قرض بڑھے گا جناب سپیکر، اس کا سود بھی بڑھے گا، قرض بھی بڑھے گا اور بیٹھے بٹھائے آپ کو ڈبل قرض دینا پڑے گا جناب سپیکر، تو مجھے اس لاجک کی سمجھ نہیں آئی کہ وہ کہتے ہیں کہ جی اس سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ تمام پاکستان اس کے قرضوں پر اس کے سود پر اور آپ کی ایکسپورٹ زیرو پر آچکی ہے، ایکسپورٹ آپ کی ہے نہیں، جب آپ امپورٹ کریں گے تو پھر ظاہر ہے کہ پاکستان کو اس کا بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں، لطف الرحمان صاحب Kindly windup کریں۔

مولانا لطف الرحمان: آخری دو باتیں، پوائنٹس ہیں، میں اس کو جلدی جلدی وائنڈ اپ کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، ہم کرپشن کی بات کرتے ہیں، ہم احتساب کی بات کرتے ہیں، میں پہلے بھی اس فلور پر کئی دفعہ یہ بات کر چکا ہوں کہ کرپشن اجتماعی مسئلہ نہیں ہے جناب سپیکر، کرپشن انفرادی مسئلہ ہے جناب سپیکر، جب آپ اس کرپشن میں انفرادی مسئلے کو اجتماعی مسئلہ بنائیں تو آپ ملک کا نقصان کریں گے جناب سپیکر، جب آپ Political victimization کریں گے، کسی کو ہاتھ ڈالنا ہے اور کسی کو ہاتھ نہیں ڈالنا Political interference اس میں ہوگی تو کبھی بھی اس ادارے پر اعتماد نہیں ہو سکتا، نیب ہمیشہ سوالیہ نشان کی زد ہوگا، اس پر کوئی اعتماد جناب سپیکر، نہیں کرے گا اور اس کا آپ کے ملک کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہے جناب سپیکر، آج ہم نے ایک دوسرے کو چور چور کہہ کے پورے پولیٹیکل ماحول کو گندہ کیا ہے جناب سپیکر، لیکن اگر ہم اس کو انفرادی طور پر چھوڑ دیں تو ادارے موجود تھے، جس انفرادی حیثیت سے جس سے بھی پوچھنا چاہے جس کا احتساب ہو ہوتا رہے گا لیکن ہم نے اس کو ایک پولیٹیکل مسئلہ بنایا ہے اور ہم نے Political victimization کی، ہم نے اس پہ بلیک میلنگ شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کے کسی احتساب کا کوئی اعتماد نہیں ہوگا جناب سپیکر، آج آپ نے اپنا احتساب کمیشن جب ہم آپ کو کہہ رہے تھے کہ یہ جو آپ بنا رہے ہو، اس کی ضرورت نہیں ہے، Already اتنے ادارے موجود ہیں تو آپ نے کہا کہ نہیں ہم نے تو بنانا ہے اور آپ بنا کر رہے اور پھر اس کے بعد آپ کو ختم کرنا پڑا جناب سپیکر، پچھلی دفعہ یہ ہمارے اے این پی کے دوست اور ہم آپ کو کہہ رہے تھے کہ یہ جو بلدیاتی بل ہے یہ آرہا ہے، اس میں ہم نے جو یونین کونسل ہے اس کو بحال ہونا چاہیئے، آپ لوگوں نے ہماری بات نہیں مانی اور اس کے بعد اب آکر جب آپ نے ویلج کونسل بنائی تو اب اس کو واپس آپ اسی نہج پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو مذید جو ہے ویلج کونسل کو بڑھا رہے ہیں، اس کی تعداد کو کم کر رہے ہیں، اس وقت ہم نے آپ کو کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے، آپ نے ہماری بات نہیں مانی، آج آپ کے سامنے وہ ساری باتیں، تو جناب سپیکر، ہم نے کبھی آپ کو ایسا مشورہ نہیں دینا جو صوبے کی اور اس کی مخالفت میں جائے جناب سپیکر، جناب سپیکر، تعلیم اور صحت آپ کا کوئی ترجیحی مسئلہ نہیں ہے، آپ نے پچھلے ادوار میں دس کالجز کا کہا، آج تک آپ ایک کالج بنا نہیں سکے، یہ تعلیم کی Priority ہے آپ کی، کل عنایت اللہ خان صاحب نے بھی بات کی، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اب بھی یہ Priority نہیں ہے اور آج ایک کالج بھی نہیں بن سکا، اب تک پچھلے سالوں سے تو ایک سکول بھی نہیں بن سکا، پانچ سالوں سے تو میرے حلقے میں تو

ایک پرائمری سکول کمپلیٹ نہیں ہو سکا جناب سپیکر، تو نہ ہیلتھ نہ ایجوکیشن، وہ ایجوکیشن کی ایمر جنسی شکر ہے کہ وہ لفظ ہمارے بجٹ کی کتاب سے غائب ہو گیا ورنہ ایمر جنسی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب، وائنڈاپ کر لیں Kindly۔

مولانا لطف الرحمان: ورنہ ایمر جنسی کی بات کر کے یکساں نظام تعلیم آج تک مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یکساں نظام تعلیم کیا ہے؟ کیا حکومت ہمیں جواب دے گی؟ کیا حکومت جواب دے گی کہ یکساں نظام تعلیم کا کیا مقصد تھا؟ یہ حکومت آج تک ہمیں جواب نہیں دے سکے کہ نصاب کا یا وہ ممی ڈیڈی اور بابا اور ماں کا لفظ ہٹانا تھا، کونسی چیز تھی؟ وہ ہمیں ذرا بتاتو دیں کہ ہم کونسا فرق لائے ہیں؟ آپ کی ایمر جنسی ایجوکشن کی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب، آپ جتنا ٹائم لے رہے ہیں، پھر آپ کی پارٹی کے ممبروں سے وہ ٹائم مائنس کروں گا، آپ ہی کے ایم پی ایز سے وہ ٹائم میں مائنس کروں گا اس لئے کہ آپ اپنی پارٹی کا ٹائم لے رہے ہیں۔

مولانا لطف الرحمان: آخری بات کرنے جارہا ہوں، ختم کر رہا ہوں، رات کو ساڑھے بارہ بجے پرائم منسٹر صاحب نے تقریر کی جناب سپیکر، اور اس میں جو گستاخانہ الفاظ صحابہ کرامؓ کے بارے میں انہوں نے استعمال کئے اور لوٹ مار کے الفاظ استعمال کئے، ہم بھرپور طور پر تمام اپوزیشن تمام اسمبلی کا میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسمبلی اس کی مخالفت کرے، مذمت کرے لیکن ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور ان کو چاہئیے کہ پوری قوم سے معافی مانگے، رات کو ساڑھے بارہ بجے کونسا خطاب ہوتا ہے جو وہ قوم سے خطاب کرتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ جی لوٹ مار پر شروع تھے صحابہ کرامؓ، تو آپ مجھے بتادیں، مجھے افسوس ہے، حکومت سے میں سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اسلامیات میں لوٹ مار کا جو لفظ ہے، غنیمت کے مال کو لوٹ مار کے لفظ سے انہوں نے تعبیر کیا ہوا ہے، پورے پاکستان کے کسی صوبے میں ٹیکسٹ بک بورڈ میں کوئی لوٹ مار کا لفظ نہیں ہے لیکن ہمارے صوبے میں اس اسلامیات کی کتاب میں اس کا ترجمہ لوٹ مار کا کیا ہوا ہے، تو یہ فوری طور پر اس لوٹ مار کے لفظ کو تبدیل کرنا چاہئیے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اگر کبھی نبئین کو نبلین سے تبدیل کرتا ہے، کبھی روحانیت کو روحینت سے تبدیل کرتا ہے، کبھی جو ہے لوٹ مار سے تعبیر کرتا ہے تو اس کو اگر اس کا نالج نہیں ہے تو وہ کیوں پڑھتا ہے، کیوں کہتا ہے، جب اس کو دین کا علم نہیں ہے کیوں پڑھتا ہے اور مدینے کی ریاست کی کیوں بات کرتا ہے؟ آج تک میرے اپنے دوستوں کو بھی تبدیلی کا مطلب سمجھ نہیں آیا کہ تبدیلی کس کو کہتے ہیں؟ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب، جناب سردار محمد یوسف صاحب، مسز ثمر بلور صاحبہ، سب کے نمبر میں نے لکھے ہوئے ہیں، پارلیمانی لیڈرز کے، جنھوں نے لسٹ دی ہوئی ہے، اس حساب سے آرہے ہیں جی۔

Ms. Samar Haroon Bilour: Thank you. Mr. Speaker, for giving me the opportunity to talk on the budget of 2019-20. I am going to focus on issues that are of interest to my constituency in urban Peshawar. I would like to start with the simple observation. The government has made a lot of noise on the size of the budget, 900 million and that it has presented a surplus budget but the provincial surplus is funded by a federal deficit. Of the 900 billion, 668 billion or seventy four percent is transferred from the federal government which another-----

جناب سلطان محمد خان: جناب سپیکر، پیپرز سے Read نہیں کر سکتیں رولز کے مطابق، فگرز بتا سکتی ہیں، Reading نہیں ہو سکتی، سر، میں تو رولز کی بات کر رہا ہوں، پھر رولز بدل دیں آپ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، جس طرح لاء منسٹر نے نشاندہی کرائی ہے، آپ Refreshment کے لئے آپ اگر پیپر دیکھ لیں لیکن Continue reading آپ پیپر سے نہیں کر سکتی جی، Continue reading صرف فگرز کے لئے، لیکن Continue reading

محترمہ ثمر ہارون بلور: ریفرنس نوٹس بھی ہے نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Continue reading، وہ Continue کر رہی ہیں، Continue غلط ہے، فگرز ہیں تو فگرز ٹھیک ہیں لیکن Continue reading نہیں، جی میڈم ثمر بلور۔

Ms. Samar Haroon Bilour: Ji, ji. A further 72 billion is federal grants, so in reality the KP budget size has been grown by taking more from the centre, which is in turn financing that gap by increasing taxes and taking foreign loans. The tendency to increase taxes can be seen in the Provincial Receipts budgeted as well. Tax Revenue is projected to increase by 67%, yet our Finance Minister says, it is a budget with no new taxes. A lot of hue and cry has been made about the projected 30 thousand new jobs, which I hope are not in the same line as Mr. Faisal Wawda’s jobs. At the moment though avoiding pension payments, the government has amended the retirement age to 63, therefore, depriving the youth of this luckless Province of certain jobs, minimum labour wages have

been increased from fifteen thousand to seventeen thousand five hundred but prices of all essential items, petrol, gas, food, edibles oil, ghee, sugar, have increased many times manifold. The common man is still roaming around empty handed and screaming as pointed out by the poster child of “tabdeeli” Mr. Asad Umar. A small tip to the Law Minister and Finance Minister is to please check the salaries of private schools teachers in Peshawar, especially who are working for salaries much under the prescribed seventeen and fifteen thousand rupees, while reading this budget, I was happy to see 6.7 billion rupees earmarked in urban development. At this point, I would like to remind the House that I belong to a halqa that is at the heart of this provincial capital qissakhwani bazaar, namakmandi, L.R.H and Frontier College are all part of PK-78, yet, please and come see the state of low hanging wires, open drains and dilapidated roads in it. I have to beg for every single man who’ll cover and plead for fifteen year old transformers to be patched together. I would like to ask how my constituency can apply for the title of urban and how this money can be spent in its ancient streets. Solarization of four thousand masajid, schools and BHUs had also been announced. Firstly, I would like to recommend that the word masajid should include mandir, church and gurudwara too, as these are all places of worship and worthy of equal respect. Secondly, any of these four thousand lucky buildings meant to include structures which are in ours, meaning the Opposition’s constituencies. If so, what is the ratio decided by our Minister for us, the lesser class. A large sum of these twenty million rupees has also been set aside for tourism, which I agree, as I feel that we need to focus on, but tourism also needs to take concern of the local people’s views, opinions. A lot of this money is being squandered after the projects are conceived in meeting rooms, an example of which is the Heritage Trail Project in PK-78, which the traders feel, has ruined their livelihood and which the government is showcasing as one of its pet projects. Sustainable tourism is the need of the hour where the needs, wants and cultural concerns of the local population must be taken into account. Another point which came to me Mr. Speaker, was that despite the top of austerity, they have budgeted only fifty seven million from the sale of government estates as opposed to two

hundred and fifty million in last year's budget just goes to show that practical execution and paper execution are two different things. I would now like to come to my most concentrated upon sector that of education, on which I strongly believe, none of us should play politics, so, according to the papers that I had read, twenty eight thousands schools are said to be upgraded, what is the criteria of this upgradation? I would like to ask, who is the deciding authority in this upgrading process and how can I apply for schools from my constituency which I have personally visited and found to be lacking in so many basic facilities. Another twenty one thousand teachers have been announced to be appointed according to the new budget document, but all primary schools in Khyber Pakhtunkhwa are still deprived of a sweeper, so our children at the youngest ages are still studying in extremely unhygienic, unsanitary conditions. To rectify this situation, would create sixteen thousand new jobs but again I wonder who to go to, who to ask and who to protest in front of? Another point states that the focus of this government is on what the children are learning, not on the buildings, at this point Mr. Speaker, I would pointout that structural integrity is very important to basic safety standards and the idea that the number of teachers has to coincide with eighty five to hundred children must be changed. But in this budget, there was not budgetary allocation for specific uplift of curriculum and laboratories, so, I fail to understand, how the context of what these children are learning, can be improve then? Is this yet another mid summer nights dream shown to us by the government? Only time will tell. I would like to end with some positive points in the government; I appreciate the "Pakhtunkhwa Da para" scheme and extend my best wishes and cooperation to the government in this out of box venture. Also a word of appreciation for reducing transport rates and bringing them to parity with Punjab. After series of discussion, I am proud to have been part of, I extend my congratulations again for all the schemes being launched in the newly merged areas, as our brothers and sisters, they have been faced a long struggle and I yet to receive many basic rights which all of us take for granted. All this and much more, need to be done there and I again extend my help to the government in this task. I would like to thank the House for

listening patiently to my quires and look forward to serious answers to my questions. Thank you.

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی عبیدالرحمن صاحب، جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، تقریر سے پہلے میں ایک شعر جو ہے، وزیر خزانہ صاحب کی نذر کروں گا۔ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب فرماتے ہیں:

سنے گا اقبال کون ان کی یہ انجمن ہی بدل گئی ہے

نئے زمانے میں آپ ہم کو پرانی باتیں سنا رہے ہیں

جناب سپیکر، تحریک انصاف کی حکومت جب انتخابات میں گئی تو انہوں نے لوگوں سے انتخابی وعدے کئے تھے اور ہم نے بھی شروع میں یہی معیار رکھا تھا جو ہم ان کو اپنے انتخابی وعدے یاد دلوائیں گے جو معیشت کے حوالے سے تھے، جو معاشی پالیسیوں کے حوالے سے تھے، انہوں نے انتخابات میں لوگوں سے وعدہ کیا، ساڑھے تین سو ڈیموں کا، پچاس لاکھ گھروں کا، ایک کروڑ نوکریوں کا، پٹرول کو پچاس روپے تک لانے کا، قرضہ نہ لینے کا، ایمنسٹی سکیم نہ دینے کا اور سب سے آخر میں انہوں نے وعدہ کیا تھا، آٹا، بجلی، پانی، ایندھن سب کو سستے دام ملے گا اور بے روزگاروں کو ہر ممکن کام اور روزگار ملے گا، یہ ان کے انتخابی نعرے تھے، یہ تحریک انصاف کے نعرے تھے جناب سپیکر، اور ہم نے یہی معیار رکھا تھا کہ ان کو ہم پانچ سال یہ یاد دلاتے رہیں گے کہ یہ بھول نہ جائیں لیکن حکومت کے گیارہ مہینوں میں جب یہ لوگ آئے، افسوس سے کہنا پڑتا ہے، میں بار بار کہہ چکا ہوں، ان کی ناکامی اس ایوان کی ناکامی ہے، اس ایوان کی ناکامی سیاستدانوں کی ناکامی ہے جس پر ہمیں دکھ ہوتا ہے لیکن ان کی معاشی پالیسیاں کیا تھیں؟ ان کی معاشی پالیسیاں گیارہ مہینوں میں سب سے پہلے آپ ترجیحات دیکھ لیں، ان کی سمت دیکھ لیں، سب سے پہلے انہوں نے بھینسوں کو بیچا، اس کے بعد معاشی پالیسیوں کے لئے انہوں نے مرغیاں اور انڈے دیئے، اس کے بعد انہوں نے ریلو کٹے تقسیم کئے، اس کے بعد آخر میں سپیکر صاحب، نے ایک تجویز دی دو روٹیاں نہ کھائیں، دو روٹیاں نہ کھائیں، ایک روٹی کھائے، یہ سپیکر صاحب نے تجویز دی، میں ان سے گزارش کرتا ہوں جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے، یہ قوم گھاس کھانے کو بھی تیار ہے لیکن آپ اپنی سمت ٹھیک کریں، آپ اپنی ڈائریکشن ٹھیک کریں، آپ اپنے رویوں اور فیصلوں کے اوپر نظر ثانی کریں، یہ ان کی معاشی پالیسیاں تھیں انتخابات میں، اور حکومت میں، جس کا موازنہ کیا وقت کی تنگی ہے اور آپ کا اور ہمارا

اختلاف ہمیشہ وقت پر رہتا ہے۔آجاتے ہیں بجٹ کے اوپر، یہ وزیر خزانہ صاحب کی 2018-19 کی تقریر ہے جناب سپیکر، یہ 2019-20 کی نہیں ہے، 2018-19 کی ہے جناب سپیکر (قطع کلامیاں) اس طرح نہیں ہوگا، دیکھیں سر، ہاؤس ان آرڈر کر دیں، O K، آپ ٹائم لے لیں سر، لیکن یہ ٹائم پھر Exempt کریں اس سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب، جاری کریں۔

جناب احمد کنڈی: سر، 2018-19 کی یہ سپیچ ہے جناب سپیکر، بسم اللہ کے بعد وزیر خزانہ صاحب نے کہا تھا، گزشتہ وفاقی حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے صوبہ جو ہے، متاثر ہو رہا ہے، ہم ان کو صرف یہ بات یاد دلانا چاہتے ہیں، تنقید کرنا بڑا آسان ہے، چیزوں کو ٹھیک کرنا بڑا مشکل ہے، انہوں نے کہا تھا ٹیکس نیٹ نہیں بڑھ رہا، ایف بی آر کی کولیکشن کم ہے اور وفاقی پالیسیوں کی وجہ سے صوبہ خسارے میں ہے، آج ہم ان سے گیارہ مہینے بعد پوچھتے ہیں، یہ ہمیں بتائیں، ایف بی آر کی کولیکشن جو Estimated تھی، وہ اس سے کم ہے، جی ڈی پی گروتھ چار سے نیچے ہے، آپ کی ایکسپورٹ کم ہو چکی ہے، ڈالر کا ریٹ آپ کا آسمان کو چھو رہا ہے، Trade defficit آپ کا پہلے سے بڑھا ہے، جناب سپیکر، تنقید کرنا بہت آسان ہے، آپ بتائیں گیارہ مہینوں میں آپ کی وفاقی حکومت نے ہمیں کیا دیا، یہی چیزیں جو آپ دیکھ رہے ہیں، جناب سپیکر، وہی مہنگائی آپ کے سامنے ہے۔ابھی آپ آجائیں جناب سپیکر، ہمارے اپنے بجٹ پر جس میں کل سے بحث ہو رہی ہے، خسارے میں ہے، کوئی کہہ رہا ہے سرپلس ہے، میں صرف دو تین چیزیں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں اور گزارش کرنا چاہتا ہوں، ہاؤس کا ہر ممبر ہاؤس کا ہر ممبران Digits کو ڈالر پر تقسیم کریں، آج کے ڈالر پر تقسیم کریں اور جس وقت پچھلے سال انہوں نے بجٹ پیش کیا تھا، اس وقت ڈالر کے ریٹ پر تقسیم کریں، تو ان کو پتہ چل جائے گا، جو Volume بڑھ رہا ہے یا کم ہو رہا ہے، یہ لوگ جو کہہ رہے ہیں، ہم بڑھ رہے ہیں جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے Estimated receipts جو ہیں، 749 بلین روپے ہیں، اگر آج کے ڈالر سے اس کو Divide کریں تو یہ 4.7 بلین بنتے ہیں، پچھلے سال ہمارا Estimated receipt 648 billion تھا، اس ڈالر کے ریٹ سے آپ اگر اس کو Divide کریں تو وہ پانچ بلین بنتا ڈالر، جناب سپیکر، جناب سپیکر، اسی طرح آپ اے ڈی پی پر آجائیں، اے ڈی پی اس دفعہ انہوں نے 236 بلین Settle کے لئے رکھا ہے، آج کی ڈالر کے ریٹ سے تقسیم کریں تو ڈیڑھ بلین ڈالر بنتا ہے اور ہماری پچھلے سال کی اے ڈی پی جو اچھی تھی وہ 180 بلین ڈالر تھی، اگر وہ بھی آپ تقسیم کریں اس وقت کے ڈالر کے

ریٹ سے تو وہ بھی ڈیڑھ بلین ڈالر بنتی ہے جناب سپیکر، تو آپ نے کیا بڑھایا، آپ نے مہنگائی بڑھائی، آپ نے ڈالر کا ریٹ بڑھایا، آپ نے Trade defficit بڑھایا، Current account defficit بڑھایا جناب سپیکر، ان جھوٹے Statistics سے آپ کی معیشت نہیں سنبھالی جائے گی اور پھر آپ ایک کمیشن بنارہے ہیں قرضوں کے اوپر ہم خوش ہیں جناب سپیکر، خدا کی قسم پیپلز پارٹی خوش ہے، سیاستدانوں نے ماضی میں بڑی غلطیاں کی ہیں اور ان کو بھگتنا چاہیئے، یہ بھی کم ہے، میں کہتا ہوں ان سے زیادہ بھگتنا چاہئیے لیکن ہم کہتے ہیں جو ہم نے جو غلطیاں کی ہیں، ان سے یہ سبق سیکھیں انہوں نے کمیشن بنایا قرضوں پہ لیکن ہم ان سے آج پوچھتے ہیں، یہ بی آر ٹی جو آپ بنانے جارہے ہیں جس کو میں پہلے دن سے کہہ رہا ہوں یہ Burden Raising Transport System ہے جناب سپیکر، یہ آپ کے صوبے کے اوپر بوجھ بڑھائے گا، یہ چیز جو ہے جناب سپیکر، قرضے سے یہ بنانے جارہے ہیں (تالیاں) اس چیز کو ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ آپ ایک کمیشن بنائیں اور کمیشن ہم ان کی بے توقیری کے لئے یا ہم ان کی تذلیل کے لئے نہیں بنانا چاہتے، ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ اس چیز کی ضرورت نہیں تھی، اس پہ آپ نے پیسہ ضائع کیا ہے، یہ آپ کا بوجھ بڑھائے گا، اس لئے ہم بنانا چاہتے ہیں کمیشن اور میں آپ کو آج میڈیا کے توسط سے کہتا ہوں، اگر اس کمیشن نے یہ فیصلہ نہ کیا کہ اس کی ضرورت نہیں تھی اور اس میں کرپشن نہیں ہوئی، آپ مجھے جیل بھیج دیں پانچ سال کے لئے میں یہ آپ پر کرنے کو تیار ہوں، صرف آپ پارلیمانی کمیشن بنائیں (تالیاں) اس ہاؤس کا کمیشن بنائیں، یہ بی آر ٹی آپ کو بتادے گا کہ جو کیا چل رہا ہے جناب سپیکر، خدارا وہ صوبہ جو تین ملین ٹن گندم باہر سے منگواتا ہو، جس کی بنجر زمینیں پڑی ہوں جناب سپیکر، جس کے جنوبی اضلاع پینے کے پانی کو ترس رہے ہوں جناب سپیکر، اس پہ آپ سو ارب روپے کا بی آر ٹی بنانے جارہے ہیں، وہ بھی قرضے کے اوپر، خدارا اپنی سمت درست کریں، ہم آپ کو، کوئی نہیں گرانا چاہتا، آپ کو کوئی نہیں ہٹانا چاہتا، آپ کے اپنے رویے اور آپ کے اپنے فیصلے آپ کو ہٹائیں گے جناب سپیکر، اب آجاتے ہیں، چونکہ وقت کم ہے، قبائلی اضلاع کی طرف۔ قبائلی اضلاع میں جناب سپیکر، انہوں نے 83 ارب روپے رکھے ہیں، 83 ارب جناب سپیکر، میں ایک بات آپ کو کرنا چاہتا ہوں، 83 ارب کی جگہ یہ 83 کھرب بھی رکھ لیں وہ نتائج نہیں ملیں گے، سوال یہ ہے کیوں نہیں ملیں گے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، دنیا کے تمام اکانومسٹس کہتے ہیں، دنیا کے تمام ماہر معاشیات کہتے ہیں، تیمور صاحب مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں، میں ایک دیہاتی بندہ ہوں لیکن میں آپ کو شرط سے کہتا ہوں جناب سپیکر، اگر

میتھمیٹکس کی زبان میں دو جمع دو چار ہوتے ہیں تو سیاست کی زبان میں اکانومسٹس کہتے ہیں Political stability is the economic stability, economic stability اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک آپ Political stability نہیں لائیں گے وہاں پہ اور Political stability کیسے آئے گی جناب سپیکر، جب وہاں کے Fundamental rights کا تحفظ ہوگا Human rights کا تحفظ ہوگا، Democratic rights کا تحفظ ہوگا جناب سپیکر، جناب سپیکر، آج آپ دیکھ لیں، پانچ سیاسی قیدی موجود ہیں، ان کو پروڈکشن آرڈر سے لایا جاتا ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ پہ بات کریں جی، کنڈی صاحب، بجٹ پہ۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں نے کہا نا Political stability is the economic stability دیکھیں یہ وہ فورم ہے، ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پہ بات کریں جی۔

جناب احمد کنڈی: سپیکر صاحب، Kindly بات کرنے دیں، دس منٹ میں میں وائنڈ اپ کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے دو منٹ رہ گئے ہیں۔

Mr. Ahmad Kundi: Political stability is economic stability, political stability is economic stability. پانچ پانچ پانچ سیاسی قیدی ہیں سندھ سے، ایم این اے کو سیاسی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کریں، آپ کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، ہاؤس ان آرڈر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب، ہاؤس ان آرڈر۔

جناب احمد کنڈی: پلیز، پلیز دیکھیں پلیز، ریکویسٹ ہے، اچھا پلیز، پلیز، سر بات یہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب، آپ بجٹ پہ بات کریں، آپ بجٹ پہ بات کریں۔

جناب احمد کنڈی: بات یہ ہے، پانچ پانچ سیاسی، پانچ منتخب لوگ جیل میں تھے، نواب شاہ کا ایم این اے آئینی حقوق کے مطابق پروڈکشن آرڈر سے آتا ہے، حمزہ شریف پروڈکشن آرڈر سے آتا ہے، اس کے بعد خواجہ سعد رفیق پروڈکشن آرڈر پہ آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ پہ، آپ بجٹ پر بات کریں کنڈی صاحب، کنڈی صاحب، آپ بجٹ میں۔

جناب احمد کنڈی: میرے صوبے کے دو منتخب نمائندے، میرے صوبے کے دو منتخب نمائندے پروڈکشن آرڈر پہ کیوں نہیں لائے جاتے؟ میرے صوبے نے قربانیاں دی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پہ کریں، آپ بجٹ پہ بات کریں، آپ بجٹ پہ بات کریں، بجٹ پہ کنڈی صاحب، یہ بجٹ ہے، آپ بجٹ پہ بات کریں، آپ بجٹ پہ بات کریں۔

جناب احمد کنڈی: مسٹر سپیکر، اس صوبے نے قربانیاں دی ہیں، اس کو Own کیا جائے اور میں آپ کو کہتا چلوں،

گلستان کو لہو کی ضرورت پڑی، سب سے پہلے ہی گردن ہماری کٹی پھر بھی یہ کہتے ہیں اہل چمن، یہ چمن تمہارا نہیں، ہمارا ہے یہ نہیں ہو سکتا جناب سپیکر، جناب سپیکر، میرے صوبے کے بنیادی حقوق پہ اگر زیادتی ہو گی، بنیادی حقوق پہ، ہم مالی حقوق پہ گزارہ کر لیں گے، دو کی جگہ ایک روٹی کھالیں گے، گھاس کھالیں گے، بنیادی حقوق پہ آپ کو ڈاکہ نہیں ڈالنے دیں گے، Fundamental rights پہ نہیں ڈاکہ ڈالنے دیں گے، ہیومن رائٹس پہ نہیں ڈالنے دیں گے، ڈیموکریٹک رائٹس پہ نہیں ڈالنے دیں گے (تالیاں) کل میرے وزیر خزانہ نے کہا ہے، ہمارے ساتھ ہو، ہم ان کے ساتھ ہیں، خدا کی قسم پیپلز پارٹی ان کے ساتھ ہے، اگر وہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ پہ جدھر بھی جلوس نکالنا چاہتے ہیں ہم ساتھ ہیں، جدھر بھی بات کرنا چاہتے ہیں ہم ساتھ ہیں لیکن یہ بھی وعدہ کریں اور فلور آف دی ہاؤس وعدہ کریں، میرے صوبے کے بنیادی حقوق پہ ڈاکہ اگر ڈالا جائے گا تو وہ بھی ہمارا ساتھ دیں گے اور مجھے امید ہے 126 دن جس پارٹی نے دھرنا دیا، جس پارٹی نے وزیرستان مارچ کیا، جو پارٹی نقیب اللہ محسود کے دھرنے میں شامل ہوئی وہ ہیومن رائٹس کے لئے کھڑی ہو گی اور آخر میں جناب سپیکر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں جو آپ نے مجھے دس منٹ پورے کرنے دیئے اور میں آخر میں پھر کہتا ہوں Political stability is the economic stability اور یہ چنگاری اس پورے صوبے کو کھائے گی، یہ آج نوٹ کر لیں، یہ تاریخی بات ہے، چھ مہینے پہلے بھی میں نے کہا تھا اور آج آپ انجام دیکھ لیں جو ریاست کے ادارے اور عوام آپس میں ٹھکر رہے ہیں، یہ آپ کی نااہلی ہے، حکومت کی نااہلی ہے، ان کی ناکامی ہے، اگر یہ پولیٹکل لوگوں پہ، منتخب لوگوں پہ منحصر کرتے تو آج یہ مسئلہ نہ ہوتا کیونکہ منتخب لوگ گفت و شنید کرتے ہیں، دلیل اور دلائل دیتے ہیں، بات چیت کرتے ہیں جناب سپیکر، شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی عبیدالرحمان صاحب، مفتی عبیدالرحمان صاحب، مفتی عبیدالرحمان صاحب۔

مفتی عبید الرحمان: الحمدالله وحده وصلوة والسلام اعلیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء اما بعد جناب سپیکر، جزاکم اللہ خیر کہ آپ نے اس موقع پہ بجٹ سیشن 20-2019 پہ مجھے مخاطب ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ سال 20-2019 کا آج کا جو یہ بجٹ سیشن ہے، ہمارے صوبے ہمارے ملک کے حالات کسی سے مخفی نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان مشکل حالات میں جب ایک طرف قبائلی اضلاع کے انضمام کا مسئلہ ہے، دوسری طرف ہمارا صوبہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن کا کردار ادا کرتا ہے، تیسری طرف مختلف مسائل میں گھرے ہوئے اس ملک میں ان حالات کے اندر یہ جو آج ہمارے سامنے بجٹ پڑا ہے یہ تاریخی بجٹ، یہ متوازن بجٹ اور عوام دوست بجٹ میں سمجھتا ہوں پیش کرنا میں وزیر اعلیٰ صاحب اور ان کی ٹیم خاص کر وزیر خزانہ صاحب کی انتھک محنتوں سے یہ ممکن بنا، میں ان کو اپنی طرف سے اپنی جماعت پاکستان مسلم لیگ قائد اعظم کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں (تالیاں) جناب سپیکر، جناب سپیکر، اور یہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ ان شاء اللہ العزیز ہمارے اس صوبے کے تمام شعبوں میں ترقی اور خوشحالی کے اہداف کو حاصل کرنے میں ان شاء اللہ اپنے اہداف میں مکمل معاون اور مددگار ثابت ہوگا اور یہ بھی بتانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ارْحَمُوا مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ زمین والوں پہ رحم کرو آسمان والا تم پہ رحم کرے گا، اس ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے جناب عمران خان صاحب کی بار بار تقریر میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ لوگ گھرے پڑے لوگوں کو فٹ پاتھ کے لوگوں کو پسماندہ علاقے کے لوگوں کو اٹھاؤ اور اسی تقریر انہی کے اسی وژن کو سامنے رکھ کر اس بجٹ کے اندر جو شعبوں کو ایڈریس کیا گیا ہے، خاص کر ہمارے جو غریب اضلاع ہیں، پسماندہ علاقے ہیں غریب لوگ ہیں، ان کو جو اہمیت کے ساتھ اٹھایا گیا ہے اس بجٹ کے اندر، میں اس پر مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں اور ہمارے صوبے کے جو اہم اور بنیادی مسائل ہیں، بے روزگاری کا مسئلہ ہے، اس کو اس بجٹ کے اندر اہمیت دی گئی ہے، تعلیم کا بڑا مسئلہ ہے، اس صوبے میں اس تعلیم کو ایڈریس کیا گیا ہے، اہمیت کے ساتھ اس کو اجاگر کیا گیا ہے، صحت کا مسئلہ ہے اس کو اجاگر کیا گیا ہے اور سب سے بڑا مسئلہ ہمارے یہاں امن وامان کا ہے، اس کو ایڈریس کیا گیا ہے، بہر حال یہ بجٹ ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے اہداف میں کامیاب ثابت ہوگا اور کیوں نہ ہم اس بجٹ کے اندر گہرائی میں جائیں، اگر گہرائی میں جا کر ہم پڑھیں تو یقیناً ان مشکل حالات کے اندر یہ بجٹ قابل ستائش ہے، کیا ہی خوب فرمایا کسی مفکر نے:

افسوس کہ قدر داں نہیں کمال کے

افسوس کہ قدر داں نہیں کمال کے
کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کر
(تالیاں)

بہر حال جناب سپیکر، میں جناب سپیکر، اس موقع پہ اگر میں اپنے علاقے کا ذکر نہ کروں تو زیادتی ہو گی، مجھے پتہ ہے، میں مبارک باد دیتا ہوں وزیر خزانہ صاحب کو کہ انہوں نے پسماندہ اضلاع کو ترجیح دی ہے، خاص کر ہمارے علاقے کو بھی ترجیحی بنیادوں پہ اجاگر کیا ہے لیکن مزید بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈسٹرکٹ کوہستان، ڈسٹرکٹ کوہستان (قطع کلامیاں) پلیز، ایک منٹ پلیز، ڈسٹرکٹ کوہستان میں مزید بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، پسماندہ اضلاع کو۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں، آپ کی تقریریں انہوں نے اطمینان سے سنیں، ابھی آپ بھی سنیں گے، آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں پھر آپ کی ایک سیٹ جائے گی پیچھے۔

مفتی عبیدالرحمان: جناب سپیکر، یہاں پہ اپوزیشن میں بڑے بڑےPoliticians ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب، آپContinue کریں۔

مفتی عبیدالرحمان: میں انتہائی احترام کے ساتھ یہ گزارش کرتا ہوں، مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے اس ایوان کا تقدس یہ یہاں کی اعلیٰ اقدار ابھی تک قائم رہا ہے اور میں مزید یہ گزارش کرتا ہوں اپنے اپوزیشن کے بڑوں سے اور اپنے حکومتی بڑوں سے کہ یہ ہمارا جو اعلیٰ اقدار ہیں ان کو قائم رکھا جائے کسی کے اوپر کیچڑ پھینک کے آگے سے پھول پھینکنے کی اگر امید رکھی جائے تو یہ میرے خیال میں ہمارا خیال باطن ہو گا، بہر حال کوہستان کے حوالے سے میں یہ عرض کر رہا تھا جناب سپیکر، ایڈریس کیا گیا ہے کوہستان کو لیکن یہ میں آپ کو بتاؤں کہ کوہستان کا میرے حلقے کا پچاس فیصد ایریا روڈوں سے محروم ہے جناب سپیکر، روڈ کی ضرورت ہے، صحت کے حوالے سے اگر دیکھے ہم میرے حلقے کے چار یونین کونسل بی ایچ یوز سہولت سے محروم ہیں، ابتدائی ڈسپنسری سے محروم ہیں، یہ میں سمجھتا ہوں اس حکومت کا قصور نہیں لیکن پہلے سے ان کو ایڈریس نہیں کیا گیا، اب تو الحمد للہ یہ پسماندہ اضلاع کو سامنے لایا جا رہا ہے، اس میں میری یہ درخواست ہو گی کہ ضلع کوہستان کو ترجیحی بنیادوں پہ شامل کیا جائے۔ اسی طرح جناب سپیکر، جب 2004-05 میں ڈسٹرکٹ ناظم تھا میں کوہستان میں، اس وقت ایک ڈی ایچ کیو شروع کیا گیا تھا، آج تک

اس ڈی ایچ کیو کا کام مکمل نہیں کیا گیا، ابھی تک وہ Under process ہے، ابھی تک وہ فنکشنل نہیں ہے، اس ڈسٹرکٹ کوہستان کے ڈی ایچ کیو کو فنکشنل کیا جائے اور مزید ڈسٹرکٹ پالس کے لئے جو ڈی ایچ کیو منظور کیا گیا ہے، اس کے لئے مزید فنڈز رکھے جائیں۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ میرے حلقے کے اندر آج میں دیکھتا ہوں یہاں ہر ممبر اپنے حلقے کے ایک سکول کی بات کرتا ہے، ایک سکول کی بات کرتا ہے جبکہ کوہستان کے اندر پوری پوری ویلج کونسل میں کوئی سکول موجود نہیں ہے، تعلیم کے حوالے اب اس حکومت نے تعلیم کو جو فوکس کیا ہے، اس سائیکل کے اندر کوہستان کو ایڈریس کیا جائے اور جو پہلے سے ویلج کونسل سکولوں سے محروم ہیں، ان میں سکولوں کو زیادہ سے زیادہ ترویج اور فروغ دیا جائے۔ جناب سپیکر، اس حکومت کی تعلیم کی پالیسی کا میں انتہائی تعریف کرتا ہوں، تعلیم کے لئے جو انہوں نے اہمیت دی ہے، بجٹ رکھا ہے، سب سے بڑا بجٹ تعلیم کے لئے رکھا ہے، اس میں کوہستان کو فوقیت دی جائے اور اسی طرح ٹورازم کے حوالے سے کوہستان میں بڑے اور وسیع پیمانے پہ موجود ہیں، مواقع ہیں ٹورازم کے حوالے سے کوہستان کو فوکس کیا جائے، کوہستان کو فوقیت دی جائے۔ دیکھیں جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس پورے ایوان کو اس بات کے لئے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو قومیں قربانی دیتی ہیں، اگر ہم یہ پورے صوبے کا نمائندہ ایوان ان قوموں کو ہم نظر انداز کریں تو تاریخ کے اندر سر ہمارے لئے قربانی دینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ضلع کوہستان وہ ضلع ہے جہاں کے عوام نے اپنے آباء واجداد کی قبروں کی قربانی دے کر تین ڈیم کوہستان میں بنتے ہیں، ہمارے ملک کے لئے اس وقت جو بجلی درکار ہے وہ اٹھارہ سے انیس ہزار میگاواٹ بجلی درکار ہے جبکہ صرف ایک ڈسٹرکٹ کوہستان آپ کو اکیس سے بائیس ہزار بجلی دے رہا ہے، اسی طرح کوہستان کے لوگ جب ملاکنڈ ڈویژن میں دہشت گردی تھی، آگ جل رہی تھی، کوہستان کے لوگوں نے سیکیورٹی فورسز کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہو کر امن وامان کو قائم رکھا اور چائنا کے ساتھ جو ہمارا ایک روڈ ہے، جو راستہ راہداری ہے، اس پر امن قائم رکھا۔ اسی طرح آج بھی سی پیک کوہستان سے گزر رہا ہے، ایسی قوموں کے لئے جو ملک کے لئے قربانی دے رہی ہیں، میں اس پورے ایوان سے جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے یہ درخواست کروں گا کہ کوہستان کی اس قربانی کو نظر انداز نہ کیا جائے، کوہستان کو تمام معاملات میں اہمیت دی جائے، فوقیت دی جائے، بہر حال میں انہی باتوں پر اکتفا کرتے ہوئے آخر میں اس شعر کے ساتھ اختتام کرتا ہوں:

ے جنہیں آتا ہے مرنا اپنی عزت اور اصولوں پر

وہ اپنی برتری دنیا سے منوایا ہی کرتے ہیں

وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب نذیر احمد عباسی صاحب، نذیر احمد عباسی صاحب۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: جی، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب، میں سب سے پہلے اپنی حکومت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ان مشکل حالات میں بھی ایک متوازی بجٹ پیش کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں کچھ چیزوں کی نشاندہی کرنا چاہوں گا تاکہ ہم اسے اور بہتر اور خوبصورت بنا سکیں۔ سب سے پہلے میں زلزلہ جو 2005 میں ہوا تھا، اس میں جو سکول تھے، اس میں جو بی ایچ یوز تھے، اس میں جو روڈز تھے ایرا میں، وہ عدم توجہ کا شکار ہیں اور یہ صرف پی ٹی آئی کی حکومت میں نہیں ہوا بلکہ یہ ماضی میں ہوا، درانی صاحب ہمارے بزرگ ہیں، ان کے دور میں بھی یہ ہوا اور آج تک پورے ہزارہ میں نہ صرف میرے حلقے میں بلکہ پورے ہزارہ میں یہ جو متاثرہ علاقہ تھا ایرا کا، اس میں آج بھی سینکڑوں سکولز ہیں جن کی چھتیں نہیں ہیں یا وہ Incomplete پڑے ہوئے ہیں، میری التجاء ہو گی کہ کے پی حکومت ایرا کے ساتھ بیٹھ جائے، پیرا کے ساتھ بیٹھ جائے اور ان سکولوں کو۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Kindly آپ خیبر پختونخوا کو اناؤنس کریں پورا، خیبر پختونخوا، کے پی نہیں کہیں جی۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: جی نہیں، زلزلہ میں متاثرہ چند اضلاع ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خیبر پختونخوا، آپ خیبر پختونخوا کہیں جی، خیبر پختونخوا۔

(تالیاں)

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: میں اس کے علاوہ یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑا مالیاتی سکینڈل تھا جس کو فیڈرل گورنمنٹ میں بھی Take up نہیں کیا گیا اور نہ ہم صوبے نے پھر اس کی ڈیمانڈ کی، یہ وہ پیسہ تھا جو ڈونرز نے ہمیں دیا تھا سکولوں کے لئے، مخصوص جگہوں کے لئے تھا، اس پیسے کو کہاں استعمال کیا گیا، کیوں استعمال کیا گیا؟ اور چودہ سال گزرنے کے باوجود آج بھی بچے کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں، آج بھی ہمارے بی ایچ یوز Incomplete پڑے ہوئے ہیں، آج بھی ہمارے روڈز Complete نہیں ہیں، تو میں چاہوں گا سپیکر صاحب، کہ آپ اس پہ رولنگ دیں، ایک کمیٹی بنے جو اس میں انکوائری کرے اور فیڈرل گورنمنٹ کو اس کی رپورٹ دے اور اس پہ ایکشن ہونا چاہیئے اور موجودہ جو

ہمارا بجٹ ہے، اس میں ان سکولوں کو شامل کیا جائے اگر ایرا Complete نہیں کرتی پیسے کی کمی کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے تو ذمہ داری ہے کے پی حکومت کی کہ ہم اس کو Complete کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں دوبارہ کہہ رہا ہوں، اس کو خیبر پختونخوا کہیں جی۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: جی صحیح جی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پہ ہمیں توجہ دینی چاہیئے جی اور مجھے توقع ہے کہ یہ ایوان جو کہ ہزارہ بھی اس صوبے کا حصہ ہے، ہمیں صوبے کے کسی حصے میں اگر ناانصافی ہوتی ہے تو ہم اس کے لئے آواز بلند کریں گے اور اس کے لئے کوشش کریں گے، یہی ہمارا ویژن ہے، یہی پارٹی کا ویژن ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر توجہ کی انتہائی ضرورت ہے اور دوسرا میں ایک چیز کی طرف توجہ دلاؤں گا جی کہ ٹورازم، سیاحت جو ہے یہ ایک بہت بڑی انڈسٹری ہے ہمارے اس صوبے کی، اس میں اس وقت جو مجھے دیکھنے میں آ رہا ہے کہ ہزارہ کے اندر جہاں تیس سے پینتیس لاکھ لوگ ہر سال جاتے ہیں، ٹورسٹس جاتے ہیں، اس علاقے میں اس وقت Investment نہیں ہو رہی ہے ٹورازم سیکٹر میں تو اس کو میرے خیال میں آپ جیسے دیگر علاقے ہیں، ہمارے پاس ملاکنڈ کے اندر ہیں، سوات ہے، باقی جگہیں ہیں یا ہمارے صوبے کے اندر دیگر جو جگہیں سیاحت کے حوالے سے ہیں، اس میں ضرور ہوں، ہمیں خوشی ہوگی، یہ ہمارا صوبہ ہے، ہمارے لوگ ہیں، ان کی ترقی ہونی چاہیئے لیکن یہ اہم انڈسٹری ہے جس میں نہ صرف وہاں سے منتخب نمائندوں کو نہیں پتہ بلکہ جب بجٹ کو دیکھا گیا تو اس میں بھی ان ایریاز کو Identify نہیں کیا گیا، تو میری التجاء ہوگی کہ ان کو شامل کیا جائے تاکہ ہم بہتر رزلٹ دے سکیں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ جناب سپیکر صاحب، اپوزیشن لیڈر صاحب اور تمام اپوزیشن رہنماؤں نے بجٹ پر اپنی اپنی تجاویز دیں لیکن جس طرح ماحول دیکھنے میں نظر آیا، میں نہیں سمجھتا کہ حکومت اپوزیشن کے کسی ممبر کی کسی تجاویز کو اہمیت دے، ابھی بھی وزیر خزانہ صاحب اپنی سیٹ پر موجود نہیں ہیں تو یہ جو آپ نے ہمیں موقع دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم تقریر کر کے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیں گے ورنہ اپوزیشن کی کسی رائے کا میں نہیں سمجھتا کہ حکومت اس کو اہمیت دے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب، ہمارے کافی سارے منسٹر صاحبان وہ نوٹ کر رہے ہیں جی، شہرام صاحب نوٹ کر رہے ہیں، ہمارے لاء منسٹر صاحب نوٹ کر رہے ہیں، محب اللہ بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے اکبر ایوب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ کے پوائنٹس سب نوٹ کئے جا رہے ہیں۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میں نے جو دیکھا ہے، کل بھی اور آج بھی، کل بھی اور آج بھی، جو سپیکر صاحب، میں دیکھ رہا ہوں، اگر اپوزیشن حکومت کی کسی غلطی کی نشاندہی کرتی ہے تو وہ آگ بگولا ہو جاتی ہے اور اپوزیشن کے کسی ممبر کو بات بھی نہیں کرنے دیتی، تو میں نے اس لئے یہ بات کی ہے جناب سپیکر صاحب، یہ بجٹ جو وزیر خزانہ صاحب نے پیش کیا ہے، یہ صوبہ خیبر پختونخوا کا بجٹ انہوں نے پیش کیا ہے لیکن انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے سپیکر صاحب، اس بجٹ میں صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع کے اوپر اگر نظر دوڑائیں تو یہ بجٹ صرف پانچ یا چھ ضلعوں کا بجٹ ہے سپیکر صاحب، (تالیاں) یہ صوبہ خیبر پختونخوا کا بجٹ نہیں ہے (تالیاں) سپیکر صاحب، پورے صوبے کے عوام، تحریک انصاف، مسلم لیگ، پیپلز پارٹی، جے یو آئی ہے، اے این پی، تمام سیاسی جماعتوں کے لوگ جو ٹیکسز حکومت نے لگائے ہیں یا حکومت لگا رہی ہے، یہ سارے لوگ ٹیکسز دیتے ہیں اور جو محاصل اکٹھے ہوتے ہیں، وزیر خزانہ صاحب، جو پیسہ اکٹھا ہوتا ہے، یہ کسی ایک جماعت کا نہیں ہے سپیکر صاحب، یہ پورے صوبے کے عوام کے ٹیکسز کا پیسہ ہے سپیکر صاحب، میں نہیں کہتا کہ آپ اپوزیشن کو بالکل فنڈ نہ دیں لیکن خدارا اس کو خیبر پختونخوا کا بجٹ آپ نے پیش کیا ہے چھبیس ستائیس ضلعوں پر تقسیم کریں یہ وسائل، میں نے پہلے بھی تجویز دی تھی، آج بھی وزیر خزانہ صاحب کو تجویز دیتا ہوں کہ پورے صوبے کے وسائل ہیں، انہیں ڈویژن وائز تقسیم کریں، ریجن وائز تقسیم کریں، لوگوں کی حق تلفی نہ کریں اور دوسری بات میں اس وزیر خزانہ صاحب کی کل جو انہوں نے اپوزیشن لیڈر صاحب اور دوسرے ممبران کی تقریر کا جواب دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سابقہ حکومت کو بھی پاکستانی روپے کی قیمت گرانا چاہیئے تھی اور آج جو ڈالر کی قیمت گری ہے یہ سابقہ حکومت نے اس طرح نہیں کیا ہے، اس حکومت نے اس طرح نہیں کیا ہے جناب سپیکر صاحب، اگر ایک پاکستانی روپے کی قیمت کمزور ہوتی ہے تو 105 ارب روپے کے قرضے ہمارے اوپر چڑھ جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، (تالیاں) انہیں تو چاہیئے یہ تھا کہ سابقہ حکومت کی اہلیت کی وجہ سے ڈالر کی قیمت نہیں گری اور آج جو گر رہی ہے، اس کو سنبھال دیں وزیر خزانہ صاحب، جناب سپیکر صاحب، میں جو اپوزیشن لیڈر صاحب نے اور دوسرے ممبران صاحبان نے اپنی اپنی تجاویز دیں میں ان

کو نہیں دہراؤں گا، میں ایک بات وزیر خزانہ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں دس فیصد اضافہ کیا ہے، سابقہ حکومتوں میں بھی دس فیصد سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ ہوتا رہا، آج بھی اگر جس طرح اس ملک میں اور اس صوبے میں مہنگائی کا طوفان آیا، اگر یہ نہ آتا تو کوئی بات نہیں تھی، سرکاری ملازمین کی دس فیصد تنخواہ بڑھ جاتی لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر سابق ادوار کی مہنگائی کا موازنہ ان گیارہ مہینوں سے کیا جائے، آپ دیکھیں جس طرح گیس کی، بجلی کی، ڈیزل، پٹرول کی، کھانے پینے کی اشیاء مہنگی ہوئی ہیں ان گیارہ مہینوں میں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں کم از کم چالیس فیصد اضافہ کیا جانا چاہیئے (تالیاں) جو ان کا حق بنتا ہے، آپ اگر موازنہ کریں سپیکر صاحب، ہم سب لوگ بھی اپنے اپنے گھر چلاتے ہیں، اس وقت پچاس ہزار روپیہ اگر ایک ملازم کی تنخواہ ہے تو وہ آسانی سے اپنا گھر نہیں چلا سکتا ہے سپیکر صاحب، بجلی کے بل، گیس کے بل، گھروں کے کرائے اور بچوں کی کتابیں اور ڈاکٹر اور دوائیاں جو مہنگی ہوئی ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو اجرت انہوں نے کم از کم اجرت ساڑھے سترہ ہزار روپے وزیر خزانہ صاحب نے مقرر کی ہے اس کو بھی بڑھایا جائے اور کم از کم اجرت تیس سے چالیس ہزار روپے ایک مزدور کی ہونی چاہیئے۔ تب جا کر اپنا گھر چلا سکتا ہے اور جناب سپیکر صاحب، جو اوپر سے وزیر خزانہ صاحب نے خیبر پختونخوا کے بجٹ میں نئے ٹیکسز لگائے ہیں تو مجھے بتائیں کے کس طرح ملازمین گزارا کر سکیں گے؟ دوسری بات انہوں نے کہی ہے کہ جو ملازمین کی انہوں نے 60 سے 63 سال، تین سال سروس بڑھائی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر صاحب، جو ابدہ صوبائی حکومت کو ہونا ہے، جو ابدہ مرکزی حکومت کو ہونا ہے، ہم نے ان کو تجاویز دینی ہیں، بے شک انہوں نے کہا ہے کہ اتنا پیسہ خزانے میں آئے گا لیکن اگر آپ دیکھیں تو ہر سال پندرہ سے بیس ہزار جن لوگوں کو روزگار ملنا تھا وہ روزگار سے محروم ہو جائیں گے، ایک بات اور دوسری بات، جن نوجوانوں کی عمر ابھی تیس سال ہے، تین سال کے بعد ان کی عمر 33 سال، 31 سال، 32 سال اور 33 سال ہو جائے گی، وہ تو Overage ہو جائیں گے، ان کے بارے میں آپ نے کیا، ان کے لئے آپ نے کیا کیا ہے؟ ان کی یا تو 30 سے 33 سال رکھیں تاکہ وہ بے چارے ملازمت سے محروم نہ ہوں، دوسری بات جو انہوں نے جناب سپیکر صاحب، ابھی وزیر خزانہ صاحب نے جو بجٹ پیش کیا ہے، اس میں انہوں نے جو ٹیکسز لگائے ہیں سی این جی سٹیشن پر گیارہ ہزار سروس سٹیشن پر بیس ہزار، موبائل ٹاورز، کلینک، ہسپتال پر ساٹھ ہزار، پرائیویٹ ہسپتال پر، میڈیکل اور لاء کالجز پر، گیسٹ ہاؤسز پر، شادی ہالز پر، اور اسی طرح مطلب ہے

میڈیکل سٹور پر ہول سیل پر، تو یہ نئے ٹیکسز انہوں نے لگائے ہیں اور یہاں تک جناب سپیکر صاحب، انہوں نے پختونوں کے اوپر بھی ظلم کیا ہے، نسوار کے اوپر بھی انہوں نے ٹیکس لگایا ہے، نسوار کے اوپر اور دوسری بات آپ دیکھیں تو درزی کے اوپر بھی ٹیکس لگایا ہے سپیکر صاحب، اب Barber رہ گیا ہے، Barber تحریک انصاف سے اور نئی حکومت سے بچ گئے، پتہ نہیں اس کے اوپر کب ٹیکس لگے گا؟ تو یہ جو ظالمانہ ٹیکس لگائے گئے ہیں اور اس میں سپیکر صاحب، کل انہوں نے کہا ہے، (قطع کلامیاں) سپیکر صاحب، آپ میری طرف متوجہ ہو جائیں، خیر ہے ان کو کرنے دیں، یہ اپنی عادت نہیں چھوڑیں گے، یہ اپنی عادت نہیں چھوڑیں گے، ان کو کرنے دیں بات، کل انہوں نے کہا ہے کہ یہاں پر شیر اعظم خان وزیر نے سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، کل شیر اعظم وزیر نے نسوار کی بات کی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کسی بھی نشہ آور Substance کا ذکر جو ہے یہ Objectionable ہے۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> تو مولانا صاحب کہہ رہے تھے، یہ 1990 میں نسوار کے اوپر ٹیکس لگا، 1990 میں لگا تھا لیکن Implement تو نہیں ہوا لیکن Implement تو آپ نے کیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب۔۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> جو بات آپ نے کی ہے، مجھے جواب دیں، مجھے لاء منسٹر صاحب جواب دیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> جس طرح جو آپ کا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب، یہ جو آپ نے نسوار کی بات کر دی، یہ بھی ایک قسم ہے، منشیات میں آتا ہے تو Kindly ایسے الفاظ اس ہاؤس میں استعمال نہ کریں تو بہتر ہوگا۔ جی نلوٹھا صاحب، Continue کریں آپ۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، میرا ٹائم ضائع ہو رہا ہے، مہربانی کریں آپ ابھی کہیں گے کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر خزانہ صاحب دو کام کریں سپیکر صاحب، میں وزیر خزانہ صاحب کو تجویز دیتا ہوں کہ یہ اس صوبے کی اگر بہتری سمجھتے ہیں تو ایک تو مہربانی کر کے اس امبریلہ بجٹ کا جنازہ نکالیں، جان چھوڑائیں ان ممبران کی امبریلہ بجٹ سے، دوسری بات یہ ہے کہ جو Ongoing schemes اس صوبے میں 2013 کے بعد کی، اس سے پہلے کی آپ چھوڑیں، آپ پن بجلی کی مد میں جو 34 ارب پچاس کروڑ روپے یا اے جی این قاضی فارمولا کے تحت جو آپ کا شیئر ہے

مرکزی حکومت کے ساتھ، آپ اس شیئر کے لئے آگے آئیں، اپوزیشن آپ کا بھرپور ساتھ دے گی اور صوبے کو مالی جو بحران کا شکار ہے اس سے جان چھڑائیں اس صوبے کی۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب، وائنڈاپ کریں۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> میں جی، یہ ذرا اپنے حلقے کی بات کرنے دیں سپیکر صاحب، صرف دو منٹ کے لئے، بہت اچھی بات نذیر عباسی صاحب نے جس طرح نشاندہی کی ہے، بالکل اسی طرح زلزلے جو ہزارہ ڈویژن کے اندر، میرے ضلع کے اندر نہیں ہزارہ ڈویژن کے اندر آٹھ سو سے ایک ہزار سکول ہیں، ابھی تک وہ اس انتظار میں ہیں کہ کون ان سکولوں کے اوپر چھت ڈالے گا؟ اور بچے جو باہر دھوپ اور گرمی میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں بارشوں میں تو صوبے کی اے ڈی پی میں اگر وزیر خزانہ صاحب ان سکولوں کو رکھ لیں تو میرے خیال میں ہزارہ ڈویژن کا بہت بڑا مسئلہ حل ہوگا۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، میں نے پچھلے بجٹ اجلاس میں بھی تجویز دی تھی، منسٹر صاحب آج نہیں ہیں عاطف خان صاحب، انہوں نے کہا تھا کہ نتھیا گلی سے ٹھنڈیانی ٹورازم کے لئے ایک بہترین وہاں پہ پانچ چھ سپاٹس کم از کم اس کے اوپر نتھیا گلی جیسے بنتے ہیں، اگر اس کے اوپر توجہ دی جائے تو ٹورازم کے لئے یہ بہترین ثابت ہوگا اور وہاں پہ تین چار نیچرل فال ہیں، ایک سجی کوٹ میں ہے، ایک نتھیا گلی میں ہے اور ایک نمبلی میرا میں ہے، اگر اس کے اوپر توجہ دی جائے تو یہ ٹورازم کے حوالے سے آپ ویسے بھی کہہ رہے ہیں بار بار کہ صوبائی حکومت ٹورازم کو ترجیح دے گی اور دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ حویلیاں میں ایک ہسپتال ہے، کیٹگری ڈی ہسپتال ہے جس کا سابقہ چیف منسٹر پرویز خٹک صاحب نے اعلان بھی کیا تھا کہ اس کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا جائے گا لیکن ابھی تک وہ انتظار لوگ کر رہے ہیں کہ کب اس کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا جائے گا؟ ایک ہسپتال نتھیا گلی میں ہے جو بیس سال سے آر ایچ سی ہے، اس کو بھی اپ گریڈ کر کے تحصیل ہیڈ کوارٹر کا اگر درجہ دیا جائے تو لوگ ایبٹ آباد جب نتھیا گلی سے یا گلیات سے آتے ہیں تو کم از کم ان کے تین گھنٹے ایبٹ آباد پہنچنے میں لگتے ہیں، جس طرح میں نے اے ڈی پی میں دیکھا ہے کہ وزیر صحت صاحب نے اپنے حلقے میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھی بنائے ہیں اور پانچ سو بیڈز کے ہسپتال بھی، تو ایک ہسپتال اگر وہاں پہ مناسب سمجھتے ہیں تو یہ کر دیں تو ان لوگوں کے لئے آسانی ہو جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ گلیات کے پورے علاقے میں کوئی ٹیکنکل کالج نہیں ہے، اگر حکومت گلیات کے علاقے میں

ٹیکنکل کالج دے دے تو میں سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں کے لئے وہاں پہ روزگار کے بہترین وہاں پہ صحیح مواقع پیدا ہوں گے۔ میں ایک مطالبہ یہ بھی کرتا ہوں حکومت سے کہ جناب سپیکر صاحب، حویلیاں سے کالاباغ جس کے اوپر نیچرل فال بھی ہے اور ایک متبادل روٹ ہے، جب عید کا دور ہوتا ہے یا سیاحوں کی رش ہوتا ہے تو ایبٹ آباد والا روڈ ویسے بھی جب تک موٹروے نہیں کھلے گا تب تک بڑی مشکلات ہیں لوگوں کو جانے کے لئے، حویلیاں سے کالاباغ روڈ کو دورویہ کیا جائے اور آخر میں میں ایک شعر کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں:

ے
وفا کرو گے وفا کریں گے، جفا کرو گے جفا کریں گے
آدمی ہیں ہم تم جیسے، جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> لاء منسٹر، جناب سلطان محمد خان صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان:</u> تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر، میں کہنا یہ چاہوں گا بالکل At the very beginning کہ ہمارے آنریبل اپوزیشن کے ممبرز ہیں، ٹریژری کے بھی ممبرز ہیں، ان کی سپیچز اور بھی رہتی ہیں، تو میں دو تین منٹ میں یا پانچ منٹ میں کچھ کمنٹ کرنا چاہوں گا، اس کے بعد شہرام خان بھی آج موجود ہیں تو جو بھی یہاں پر تجاویز آرہی ہیں، جو بھی باتیں ہو رہی ہیں تو ان کا جواب دینا ان کو پھر آخر میں بتانا، شہرام خان بھی کریں گے، یہ صرف اس لئے بتا رہا ہوں کہ استقامت سے آج ہم ڈیبیٹ کروائے گے اور ان شاء اللہ سب کی سنیں گے سر، میں تھوڑی سی مایوسی، مجھے جب یہ ڈیبیٹ کل Open up ہوئی، مایوسی ایک تو یہ تھی کہ جب فنانس منسٹر صاحب بجٹ سپیچ دے رہے تھے تو میرا ذاتی خیال یہ تھا کہ کیونکہ بہت تجربہ کار اور بہت سیریس لوگ ہماری اپوزیشن میں موجود ہیں تو وہ فنانس منسٹر صاحب کی سپیچ کو سنیں گے، اس کو نوٹ کریں گے اور پھر صوبے کے مفاد کے لئے اس کے اوپر اچھی تجاویز دیں گے اور وہ چیزیں کریں گے جو بہتری کے لئے ہوں گی تو جب انہوں نے سپیچ نہیں سنی، یہاں پر شور شرابا ہوا، اس کے بعد انہوں نے واک آؤٹ کیا، انہوں نے سپیچ نہیں سنی لیکن جب لیڈر آف اپوزیشن نے اپنی سپیچ شروع کی تو جس طرح میں مایوس ہوا اپوزیشن ساتھیوں کی طرف سے تو اپنے جو گورنمنٹ ممبرز ہیں ان کی طرف سے یہ ایک بڑی Encouraging بات تھی کہ لیڈر آف اپوزیشن کی ایک ایک بات جو ہے یہاں پر یہ سننے میں آرہا ہے کہ سنتے ہیں میرے خیال میں جو بھی اپوزیشن لیڈر اٹھا ہے تو ہم نے استقامت سے سنا ہے اور ہم نے نوٹ بھی کیا ہے اور ہم اس کے اوپر جواب بھی دے رہے ہیں، تو میرے

خیال میں Credit goes to all our treasury members جنہوں نے یہ سنا ہے اور اچھے طریقے سے Seriously کیا ہے۔ (تالیاں) دوسرا سر، مایوسی یہ ہوئی ہے کہ میرا یہ خیال تھا کہ کوئی ہوم ورک ہوا ہوگا، کوئی بجٹ دیکھا ہوگا کوئی ڈاکیومنٹ دیکھے ہوں گے، کوئی تجاویز اس کے اوپر آئی ہوں گی لیکن میرے خیال میں جو فنانس منسٹر نے کہا کہ اس طرح لگ رہا ہے کہ جو پچھلے سال جو Analysts تھے یا جو سپیچ تیار کرنے والے لوگ تھے، اس سال بھی انہیں کو Hire کیا گیا تھا، کوئی ہمیں فرق محسوس نہیں ہوا، وہی باتیں تھیں جو پچھلے سال اعتراضات اٹھائے گئے تھے، اس دفعہ بھی وہی باتیں تھیں، تو میں ریکویسٹ یہی کروں گا کہ ہوتا ہے، ٹیم بھی ہوتی ہے، ہر ایک لیڈر جو ہوتا ہے اپنے ساتھ ایک ٹیم بھی ہوتی ہے، تیاری ان سے کرواتا ہے اور پھر بجٹ پہ جو ہے فیڈ بیک بھی لیتا ہے لیکن یہ ٹیم کے اوپر بھی میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ اس کے اوپر ذرا سوچیں کیونکہ ہر سال وہی باتیں آرہی ہیں، اس میں کوئی نیا جو ہے تجویز نہیں کر رہے ہیں، سر، میں ایک تاریخی بجٹ یہاں پر جو باتیں ہوتی ہیں تو اس میں میرے خیال میں تنقید برائے تنقید جو ہے وہ نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر قانون</u>: سن لیں، حوصلہ کر لیں، سن لیں، حوصلہ کر لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: انہوں نے آپ کی باتیں سنی ہیں پھر آپ کی جو باری آئے، پھر کر لیجئے گا اس کے بعد۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: آپ جوابات دے رہے ہیں، آپ جواب نہیں دے سکتے، ہم نے سب پڑھا ہے، آپ رولز دیکھ لیں۔

<u>وزیر قانون</u>: حوصلہ کر لیں، جب۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ کی باری آئے گی، آپ بات کر لیں، بالکل آپ بات کریں۔

(شور)

<u>وزیر قانون</u>: یہ سر، آپ دیکھ لیں، وہی کام کر رہے ہیں، ہماری باتیں نہیں سن رہے ہیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر، آپ رول 142 دیکھ لیں، یہ جواب نہیں دے سکتے، یہ بجٹ پر بحث کر سکتے ہیں پر جواب رولز کے مطابق نہیں دے سکتے، بات نہیں کر سکتے یہ اس پر۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دیکھیں یہاں پر ہر ایم پی اے بات کر سکتا ہے، یہاں پر جی، یہاں پر تمام ایم پی اے بات کر سکتے ہیں، ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ گورنمنٹ بنچز سے کوئی بات نہیں کرے گا۔

وزیر قانون: ہماری باتیں نہیں سن رہے ہیں اور یہاں پر سیریس ڈیبیٹ نہیں ہونے دے رہے ہیں، جب کوئی اس کا جواب نہیں دیا جارہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسا نہیں ہوتا کہ گورنمنٹ سیکٹر سے کوئی بات نہیں کرے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: یہ بات نہیں کرسکتے، یہ فنانس منسٹر بات کریں گے، یہ جوابات نہیں دے سکتے، آپ رولز دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون، کون لیکن آپ کے سوالات کے جواب آج منسٹر نہیں دیں گے تو کون دیں گے، آپ کے کوئسچنز کے، سوالات کے جوابات کون دے گا؟ پھر اس طرح ہے کہ میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ بولتے رہیں، آپ ان کو جواب ہی نہ دیں۔

وزیر قانون: جی سر، سر، جواب تو سن لیں، استقامت پیدا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی استقامت سے سن لیں جی، سن لیں وہ کیا کہہ رہے ہیں، سن لیں، جس طرح اپوزیشن لیڈر صاحب کی تقریر ہم سب نے سن لی ہے اس طرح آپ بھی سن لیں۔

وزیر قانون: میرے خیال میں سر، میڈیا، سر، میڈیا، سر، میڈیا کے لوگ بیٹھے ہیں۔۔۔۔

جناب سردار حسین: آپ جانبدار ہیں، آپ حکومت کی جانبداری کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جانبدار نہیں ہوں، یہ کرسی جو ہے یہ غیر جانبدار ہے، یہ غیر جانبدار کرسی ہے اور میں ہمیشہ غیر جانب دار رہا ہوں لیکن آپ بھی اپوزیشن کا کردار ہی ادا کریں جی، ابھی سن لیں، سن لیں جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، جناب سپیکر، میڈیا کے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، پورا صوبہ ہمیں دیکھ رہا ہے، اگر وہ یہ محسوس کریں گے کہ اپوزیشن جواب نہیں سننا چاہتی ہے، میں ریکویسٹ کروں گا، بڑے احتراماً میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ سنیں، حوصلہ پیدا کریں۔ اچھا سر، جو اچھی باتیں ہیں مجھے پتہ نہیں ہے میرے اپوزیشن کے دوست جو ہیں وہ یا تو دیکھ نہیں پارہے ہیں یا کوئی ایسی عینک انہوں نے آنکھوں پہ لگائی ہوئی ہے کہ صرف بری باتیں ان کو نظر آرہی ہیں، اچھی کوئی بات بھی اس میں نظر نہیں آرہی ہے، بجٹ میں۔

(شور)

جناب ظفر اعظم: اب میری بات بھی کرالیں، میری باری کب آئے گی؟

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر قانون: آپ بیٹھیں، میں آپ کی بات ابھی کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سن لیں، سن لیں جی، سن لیں ظفر اعظم صاحب، آپ سن لیں جی، آپ کی باری آئے گی، سب کی باری آئے گی۔

وزیر قانون: سر، میں ایک، جناب سپیکر۔

جناب صلاح الدین: ان کا ٹائم ختم کیوں نہیں ہو رہا ہے، یہ کیوں اتنی بات کر رہے ہیں؟

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ دس منٹ بات کر لیں، پھر آپ کی باری آئے گی تو جس طرح آپ نے بات کی اس طرح وہ جواب دے رہے ہیں۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، اگر انہوں نے شور کرنا ہے تو پھر ان کی تقریریں بھی، پھر ہمارے پاس لوگ Double ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور سلیم جھگڑا صاحب، آپ ایک منٹ، خاموشی سے آپ سن لیں جس طرح آپ کو سنا گیا ہے ان کی بھی سن لیں آپ، جس طرح آپ نے سوال پوچھا ہے اسی طرح وہ جواب دیں گے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، جناب سپیکر، جواب آپ کو پسند نہیں ہے تو پھر وہ میری مرضی سے میں اپنا جواب دوں گا، وہ آپ کو پسند نہیں ہے، آپ اس کے اوپر اعتراض کریں اپنی سپیچز میں، سر، میں ایک گلہ بھی کر رہا ہوں جتنے بھی میرے اپوزیشن کے دوست ہیں، یہ ان کا میں احترام کرتا ہوں، یہ مجھے بھی کہتے ہیں کہ میرا اور ان کے درمیان ایک احترام کا رشتہ ہے تو میں ریکویسٹ کر رہا ہوں، تھوڑا سن لیں، اگر آپ کو پسند نہیں آیا اس کے بعد آپ اپنی تقریروں میں اس کے اوپر آپ کریں جو بھی، میڈیا سن رہا ہے، صوبہ سن رہا ہے وہ پھر کہیں گے، اپوزیشن والوں میں برداشت نہیں ہے سننے کی، تو Kindly سن لیں۔ سر، ایک تاریخی بجٹ اگر یہ وہ چشمے اتار کے وہ جو صرف ہم نے دیکھنا ہے کہ برائیاں نکالنی ہیں، وہ چشمے اگر اتار کر ہم دیکھ لیں تو تاریخی بجٹ ہے جو پورے خیبر پختونخوا کے لئے جو ضم اضلاع ہیں، ان کے لئے بھی ہے اور جو پہلے پرانے اضلاع ہمارے تھے ان کے لئے بھی یہ تاریخی ڈاکومنٹ ہے۔ دوسرا ریکارڈ جو ہے نو سو ارب روپے کا بجٹ جو ہے، یہ ایک ریکارڈ بجٹ ہے، یہ آنا چاہئیے اور یہ ہمارے صوبے کے لئے، ہم جو پراجیکٹ کر رہے ہیں اپنے ریوینو کے لئے یہ میرے خیال میں ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ تیسرا سر، یہ ہے، میرے خیال میں یہ باتیں آپ کو آج چب رہی ہیں، پتہ نہیں میری بات آپ نہیں سن پا رہے ہیں۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: House in order.

وزیر قانون: تیسری بات جو ڈیویلپمنٹ کا بجٹ ہے سر، تو بجٹ سے پہلے بہت افواہیں اور اپوزیشن کی طرف سے بھی اور بہت لوگوں کی طرف سے کہ ان کے پاس ڈیویلپمنٹ کا بجٹ جو ہوگا وہ بہت کم ہوگا، ان کے لئے کیونکہ یہ تو بدخبریوں کے پیچھے پھرتے ہیں، خوش خبری دینا چاہ رہے ہیں کہ تین سو انیس ارب روپے کا جو ہے وہ ریکارڈ ترقیاتی بجٹ بن گیا ہے۔ (تالیاں) سر، ایک دوسری بات یہاں پر اس اسمبلی میں ہمیشہ سے بات ہوتی ہے اور سیریس جو ہمارے ممبرز ہیں اپوزیشن میں، وہ بھی کرتے ہیں کہ تھرو فارورڈ بہت زیادہ ہے، ایک منصوبہ شروع ہو جاتا ہے اس کے لئے پیسے کم رکھے جاتے ہیں، پھر اس کو ختم کرنے کا طریقہ کار ٹھیک نہیں ہوتا، یہ آپ دیکھ لیں ذرہ تھوڑا سا سٹڈی کر لیں، میرے خیال میں Credit goes to the finance team چیف منسٹر صاحب کی قیادت میں فنانس منسٹر اور ان کی ٹیم کو کہ پچھلے سال جو تھا تقریباً ہمارا تھرو فارورڈ جو تھا، چھ سال تھا، اس سال جو ہمارا تھرو فارورڈ ہے Average throw forward وہ ہے 3.9، تو یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے اور ان شاء اللہ اگلے سال اس کو اور بھی کم کریں گے، اس سے فائدہ کیا ہوتا ہے؟ ہو سکتا ہے تھرو فارورڈ جو ہے کچھ لوگ اس کو نہ سمجھیں، اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ جو سکیم چھ سال میں مکمل ہونے والی تھی وہ اب تین سال سے کچھ زیادہ عرصے میں وہ مکمل ہوگی، یہ صوبے کے لئے بہت بڑا فائدہ ہے، اچھا کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے، مجھے بار بار اپوزیشن کے دوست پوچھ رہے ہیں کہ آپ کہہ رہے ہیں نیا ٹیکس نہیں لگا۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: نسوار پر جو ٹیکس لگا ہے۔

وزیر قانون: ایک تو سر، یہ نسوار کی بات آپ بار بار کرتے ہیں تو نسوار ایک تو میرا اعتراض یہ تھا کہ نسوار کو آپ جو ہے۔۔۔۔

سرادر اورنگزیب: یہ جو نسوار مہنگا ہو گیا ہے، آپ نے نیا ٹیکس لگایا ہے، اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

وزیر قانون: نلوٹھا صاحب، بیٹھیں نلوٹھا صاحب، پھر میں دو تین میں، یہ نا ہوں، یہ نا ہوں کہ میں پھر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب، سن لیں جی، سن لیں آپ۔

وزیر قانون: تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ نیا ٹیکس کوئی نہیں لگا ہے، آپ معزز اراکین ہے سپیکر صاحب، ٹیکس تب لگتا ہے جب فنانس بل میں جو ہے ایک نیا ٹیکس شامل ہو، اس اسمبلی نے اس کو پاس کرنا ہے، بغیر فنانس

بل میں نیا ٹیکس لگائے آپ نیا ٹیکس نافذ نہیں کر سکتے ہیں، تو ہم یہ بات کر رہے ہیں کہ کوئی نیا ٹیکس اس بجٹ میں نہیں لگایا گیا ہے بلکہ بہت جگہوں پہ جو ریٹس ہیں ٹیکس کے، ان کو ہم نے کم کر دیا ہے۔ جناب والا، ایک Expenditure کا کٹ لگا ہے اس بجٹ میں، ہم کہہ رہے ہیں کہ ملک کے حالات سخت ہیں، ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنے خرچے کم کرنے ہیں تو ایک تو By example صوبائی کابینہ نے By example لیڈ کیا ہے، اگر وفاق نے دس پرسنٹ کٹ لگایا ہے تنخواہوں کے اوپر تو ہم نے 12 پرسنٹ اپنی تنخواہوں پہ کٹ لگایا ہے اور یہاں پر میں آپ کو بھی داد دینا چاہوں گا کہ آپ نے اور سپیکر صاحب نے بھی اپنی تنخواہوں پہ Voluntarily 12 پرسنٹ جو کٹ لگایا ہے یہ نیا پاکستان ہے سر جناب عالی، آنریبل ممبرز نے یہاں پہ بات کی، آج مولانا لطف الرحمان صاحب نے بات کی ہے، محترمہ ثمر بلور صاحبہ نے بات کی ہے، احمد کنڈی صاحب نے بھی بات کی ہے بہت جوشیلے انداز سے اور اس وقت جب وہ تقریر کر رہے تھے تو میں شہرام خان سے میں کہہ رہا تھا کہ مجھے لگتا ہے احمد کنڈی صاحب ایک اچھے Debater سکول میں یا کالج کے ٹائم میں رہے ہیں کیونکہ بہت پر جوش خطاب تھا لیکن اسلام آباد نہیں جانا ہے، پوری تقریریں سن کر آپ نے پھر جانا ہے۔ اس کے بعد مفتی عبیدالرحمان صاحب نے ایک تقریر کی ہے، نذیر عباسی صاحب نے کی ہے اور اورنگزیب نلوٹھا صاحب میرے پرانے دوست ہیں، انہوں نے بھی تقریر کی ہے سر، میں تھوڑا سا جو میں نے اعتراض اٹھایا تھا۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، یہ جواب نہیں دے سکتے، یہ کیسے جواب دیں گے؟ رولز دیکھیں آپ۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سن لیں، سن لیں جی۔

<u>وزیر قانون</u>: میں جواب دینے جا رہا ہوں جو انہوں نے اعتراض اٹھایا تھا۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، یہ جواب دے نہیں سکتے، آپ رول 142 دیکھ لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سن لیں جی، ایک منٹ جی، وہ انہوں نے سپیچ کی ہے، ان کا وہ جواب دے رہے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: یہ ان کا حق ہے کہ ان کو جواب ملے، اپوزیشن ممبرز کو، میری سر، بات Complete ہونے دیں، میری سر بات Complete ہونے دیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، آپ دیکھ لیں، آپ رول 142 آپ پڑھ لیں، آپ دیکھ لیں، یہ جواب نہیں دے سکتے، آپ بجٹ پر بحث کر سکتے ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے۔

وزیر قانون: مولانا لطف الرحمان صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ جواب نہیں دے رہے ہیں، بجٹ پہ بات کر رہے ہیں کہ آپ نے یہ کہا ہے وہ جواب دے رہے ہیں اس چیز کا۔

وزیر قانون: سر، جب یہ، سر جب یہ بات کرتے ہیں پھر کہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، پھر ٹھیک ہے، جی سلطان صاحب (شور) آپ جواب نہ دیں، یہ بھی صرف بجٹ پر ہی بات کریں گے، آپ کاٹ لیں گے، اس طرح کر لیتے ہیں۔

(شور)

وزیر قانون: سر، میں بجٹ پہ ہی جواب دے رہا ہوں، میں بجٹ پہ بات کر رہا ہوں (شور) سر، یہ سر، مجھے سر، میں نے وہی جواب دینا ہے جوان کے ممبرز نے اٹھائے ہیں ایشوز، یہ میرا حق ہے کہ میں فلور آف دی ہاؤس کے اوپر بات کروں اور خوشدل خان سے بھی ریکویسٹ ہے کہ تھوڑا سن لیں کیوں نہیں سن رہے ؟

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: 142 میں صرف یہی ہے کہ وہ فنانس منسٹر Reply کریں گے لیکن وہ بجٹ پہ بحث کر سکتے ہیں، وہ بحث کر رہے ہیں۔

وزیر قانون: سر، یہ Deficit اور سرپلس کی بات کی ہے، یہاں پر Deficit اور سرپلس کی بات کی ہے (شور) سر، اس کتاب میں سر، اس کتاب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ جنرل ڈسکشن میں ہی حصہ لے رہے ہیں۔

وزیر قانون: سر، اس کتاب میں یہ کہاں لکھا ہے کہ فنانس منسٹر ایک سے زیادہ دفعہ جواب نہیں دے سکتا ہے، اس میں کہاں پہ لکھا ہے، کہاں پہ لکھا ہے ؟ مجھے وہ رول بتائیں (شور) سر، آپ رولنگ دے دیں، آپ کا حق ہے، آپ رولنگ دے دیں اس کے اوپر۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، جو رولز میں ہیں وہ آپ سٹڈی کرلیں دونوں لیکن میرے خیال سے ڈسکشن کوئی بھی کر سکتا ہے، کوئی بھی اس پہ بحث کر سکتا ہے، بجٹ میں۔

وزیر قانون: سر، آپ کی رولنگ آ گئی ہے، بس اس کے بعد سر سپیکر کی رولنگ آ گئی، اس کے بعد اس کے اوپر اور ڈسکشن نہیں ہو سکتی۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: تو اپنے بجٹ پہ بات کر رہا ہے، وہ بجٹ پہ بحث کر رہا ہے، آپ سلطان خان، وائنڈ اپ کریں جی، آپ وائنڈ اپ کریں۔

وزیر قانون: سر، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب سپیکر کی رولنگ اس ایشو کے اوپر آ گئی ہے، اب یہ بھی ذرا تحمل کا مظاہرہ کریں، سن لیں، اگر بار بار یہ نہیں سننا چاہتے ہیں مختلف ایشوز کے اوپر وہ الگ بات ہے سر، Deficit اور سرپلس کی بات ہوئی ہے، Deficit اور سرپلس کی بات ہوئی ہے، کل بھی فنانس منسٹر نے اس بات کو بہت اچھے انداز سے یہاں پر Explain کیا اور انہوں نے جو ایم ایم اے کی جب حکومت تھی 2008 میں اور اس کے بعد جو 2013 میں عوامی نیشنل پارٹی کی جو حکومت تھی تو اس کو ڈفگرز کو، کوڈ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب آپ کہہ رہے تھے کہ ان فگرز کی بنیاد پہ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا سرپلس بجٹ ہے تو آپ کے لئے وہ ٹھیک تھا، ہم جو Calculate کر رہے ہیں تو ہمارے اوپر آپ اعتراض کر رہے ہیں تو خدارا بار بار ایشوز کو اٹھانا اور پھر اس کے اوپر بحث کرنا اس سے میرے خیال میں عوام کو آپ دوسرے راستے پہ نہیں لگا سکتے ہیں سر، میں جو آئی ایم ایف کی بات ہوئی ایشوز کے اوپر بات کرتے ہیں، نہ آئی ایم ایف کے اوپر بات ہوئی جو ملک کے، جو ملک (شور) انہوں نے ہی پوچھا ہے سر، اپوزیشن کے ایک لیڈر مولانا لطف الرحمان صاحب نے یہ بات پوچھی ہے، میں اس کا جواب دے رہا ہوں، میں اس کا جواب دے رہا ہوں (شور) سر، میں ایک، میں اس میں سر ایک تو ایک تو سر چیئر کو ایڈریس کرنا چاہئیے، میرے خیال میں آپس میں ہم ایڈریس کریں گے ٹھیک طریقہ نہیں ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جنرل ڈسکشن پہ بات کریں، ان کا Respond نہ کریں، آپ جنرل اپنی بات کریں۔

وزیر قانون: سر میں جنرل ڈسکشن کر رہا ہوں، ٹھیک ہے میں جنرل ڈسکشن میں جواب نہیں دے رہا ہوں، میں جنرل ڈسکشن کر رہا ہوں (شور) میں جنرل ڈسکشن کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جنرل بات کریں جی،آپ جنرل بات کریں۔

وزیر قانون: سر، میں جنرل ڈسکشن کر رہا ہوں سر، میں جنرل ڈسکشن کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

(تالیاں اور شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جنرل بات کریں۔

وزیر قانون: سر، میں جنرل ڈسکشن کر رہا ہوں، ٹھیک ہے اب ٹھیک ہو گیا، اب جنرل ڈسکشن کر سکتا ہوں، اب بیٹھیں۔ سر، ہماری وفاق میں بھی حکومت ہے اور بار بار جو ہے یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر وفاق میں آپ آئی ایم ایف سے Loan لے رہے ہیں اور آپ جو Friendly ممالک ہیں، ان سے آپ جو ہے گرانٹس لے رہے ہیں تو یہ کیا ہے؟ میں فرق بتا دیتا ہوں، پچھلے دور میں جن پارٹیوں نے جنہوں نے حکومت کی ہے، انہوں نے آئی ایم ایف سے بھی وہ فنڈ لئے ہیں انہوں نے دوسروں سے بھی فنڈ لئے ہیں اور کس لئے لئے ہیں اپنی عیاشیوں کے لئے لئے ہیں، ہم ملک کے لئے کر رہے ہیں آپ اپنی عیاشیوں کے لئے کر رہے ہیں (تالیاں) اور ہم اس موروثیت کو ختم کر رہے ہیں جو ان پارٹیوں میں ہے کہ جو بندہ جس کی کوئی کوالیفیکیشن نہیں ہوتی جس کی کوئی Struggle نہیں ہوتی، ایک بچے کو یہ آگے بڑھا کر کہتے ہیں، یہ ہمارا لیڈر بن گیا ہے، ہم اس کے خلاف ہیں۔ (تالیاں اور شور) سر یہاں پر اپنے فگرز کو ٹھیک کریں، 13 پرسنٹ Inflation نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: House in order، سن لیں جی، سب سن لیں۔

وزیر قانون: جتنے بھی فگرز ہیں 9 پرسنٹ ہیں، میں یہ سر یہاں پر فاٹا کی بات ہمارے صوبے میں بہت ڈسکس ہوتی ہے، فاٹا نہیں ہے، یہ تو ایک یہ کلیئر ہونا چاہیئے، فاٹا ختم ہو گیا ہے، یہ صوبہ خیبر پختونخوا ہے، یہ ضم شدہ اضلاع ہیں اور سر، ایک دوسری بات، اپوزیشن والے جب صبح گھر سے نکلتے ہیں تو یہ کسی ایسی بد خبری بد خبر کے پیچھے لگے ہوتے ہیں کہ آج کوئی بری خبر آئے گی تو ہم ادھر آئیں گے اور ہم رونا پیٹنا شروع کر دیں گے کہ یہ تو اور حکومت نے زیادتی کر دی ہے، مجھے یاد ہے کہ یہی اپوزیشن کہتی تھی کہ فاٹا جو ایکس فاٹا تھا، آپ نے اس کو ضم کر دیا ہے لیکن آپ اس میں پولیس کا سسٹم نہیں لا سکتے، ہم نے کر کے دکھایا، آپ اس میں جوڈیشری نہیں لا سکتے، ہم نے کر کے دکھایا، آپ سارے ڈیپارٹمنٹس کو ضم نہیں کر سکتے، ہم نے کر کے دکھایا (تالیاں) ہم نے جتنے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ ان علاقوں میں گئے ہیں، تاریخ میں کوئی بھی کوئی وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ اس علاقے میں نہیں گیا ہے، میں کرپشن کی بات بھی

(قہقہہ) کرپشن کی بات بھی ہوئی ہے، میں ڈسکشن کر رہا ہوں، میں جواب نہیں دے رہا ہوں (شور) کرپشن کی بات ہوئی ہے تو میں کہہ رہا ہوں کہ کرپشن اجتماعی مسئلہ ہے، انفرادی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب والا، میں نے جب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue کریں، سلطان صاحب، Conclude کریں۔

وزیر قانون: میں Conclude کرتا ہوں، جب محترمہ ثمر بلور صاحبہ سپیچ کر رہی تھیں تو میں قطعاً میں نہیں چاہتا کہ کوئی آنریبل ممبر سپیچ کریں اور اس میں خلل پیدا ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنی تیاری کی ہوتی ہے، میں نے صرف یہاں سے ایک رول کا حوالہ دیا تھا اور میں یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ جب ہمارے فنانس منسٹر صاحب بغیر Notes کے، بغیر ریڈنگ کے اپنی بجٹ کی ایک گھنٹہ کی تقریر کر سکتے ہیں تو میرے خیال میں قابل ترین لوگ ہیں ہماری اپوزیشن میں، وہ بھی بغیر Notes کے اور بغیر اس کے جو ہے ریڈنگ کے کر لیں، بس یہی میں نے کہنا تھا سر اور سر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، جناب سردار حسین بابک صاحب، آپ سپیچ کریں، اپنی بجٹ تقریر پر آپ سپیچ کریں بجٹ پر۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: میں ایک دو، تین چیزیں ایسی کہیں ہیں جس کی میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بڑے تحمل سے مجھے جواب دے دیں، میں ماحول کو خراب نہیں کروں گا، دو تین چیزیں انہوں نے ایسی کہی ہیں، آپ مجھے سنیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سر، میں پوچھ رہا ہوں، آپ بجٹ پہ سپیچ کر رہے ہیں؟

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ مجھے سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، بجٹ پہ آپ سپیچ کر رہے ہیں سر، ایک منٹ، اگر آپ بجٹ پہ سپیچ نہیں کر رہے ہیں تو میاں نثار گل صاحب، آپ، میں نثار گل۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: نہیں، اس طرح تو بات نہیں چلے گی ناں، نہیں جناب سپیکر، جناب سپیکر، نہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سر، اگر بجٹ پہ سر، اگر آپ بجٹ پہ سپیچ کر رہے ہیں تو آپ شروع کر دیں (شور) سر، آپ شروع کریں ناں سر، آپ بیٹھیں میں آپ کو موقع دے رہا ہوں، سپیچ شروع

کریں، سر، میں کہہ رہا ہوں آپ بجٹ پہ سپیچ کریں، سردار حسین بابک صاحب، میں آپ کو کہہ رہا ہوں، آپ بجٹ پہ سپیچ کریں، میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں، آپ بجٹ پہ سپیچ کریں۔

جناب سردار حسین: اس طرح نہیں ہوگا جناب سپیکر، میں دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ بہت زیادہ Important ہے کیونکہ ممبرز جو ہیں وہ سن رہے ہیں اور میں زیادہ ٹائم تو میں نہیں لے رہا ہوں، میرے خیال میں سر صوبے کے جو Backward areas ہیں جن میں ایسے اضلاع شامل ہیں جو بہت Backward ہیں، تو اس کے لئے اس بجٹ کے اندر رکھا گیا ہے، اے ڈی پی کے اندر سپیشل پیکیجز رکھے گئے ہیں اور ان شاء اللہ یہ حکومت کی Commitment ہے کہ جو صوبے کے جو اضلاع پیچھے رہ گئے تھے جن میں کوہستان ضلع بھی شامل ہے، جن میں اور اضلاع بھی شامل ہیں تو اس میں ان شاء اللہ ہم Backward areas کے لئے اور Backward districts کے لئے ضرور جو سپیشل پیکیج ہوگا وہ ضرور دیں گے، سکولز میں سر تھوڑی بہت میں بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے ایجوکیشن ایمرجنسی جو لگائی تھی تو اس کا فرق کیا پڑا ہے؟ سر، 90 پرسنٹ، آج ٹیچرز کی جو حاضری ہے وہ 90 پرسنٹ تک چلی گئی ہے جو پہلے 70 پرسنٹ سے بھی کم تھی، Missing facilities جن سکولز میں نہیں تھیں آج آپ سکولوں کا دورہ کریں وہاں پر Missing facilities آگئی ہیں اور پچپن ہزار ٹیچرز On merit اس حکومت نے بھرتی کئے ہیں، یہ ہوتی ہے ایمرجنسی، (تالیاں) آخری میں ایک پوائنٹ بتانا چاہ رہا ہوں، اس کے بعد پھر آپ بیشک میرا مائیک بند کر دیں، یہ جو بار بار یہ 63 سال کی ریٹائرمنٹ کے اوپر بات ہوتی ہے، کل فنانس منسٹر صاحب نے اس کو بہت زیادہ Explain بھی کیا تھا لیکن میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ایک طرف آپ کے صوبے کا 92 پرسنٹ کا جو Work force ہے یعنی سو میں سے بیانوے لوگ جو ہیں وہ تو سرکاری نوکری نہیں کر رہے ہیں تو آپ ان 92 پرسنٹ کا نہیں سوچ رہے ہیں، ٹھیک ہے وہ 8 پرسنٹ بھی ہمارے لوگ ہیں، ان کے لئے بھی ہم سوچیں گے لیکن یہاں پر ہو کیا رہا ہے؟ آپ کا سر 1947 میں جو Life expectancy تھی-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بجٹ پر ہی بات کر رہے ہیں، وہ بجٹ پر ہی بات کر رہے ہیں، سن لیں، سن لیں جی، وہ بجٹ پر ہی بات کر رہے ہیں۔

وزیر قانون: وہ بھی پینتالیس سال اور اس وقت پر ریٹائر منٹ کی Age پچاس سال تھی پھر 1973 جو Life expectancy تھی وہ تھی پچپن سال اور اس وقت پھر ساٹھ سال کی ریٹائر منٹ کی Age آئی، آج 2019 میں جو ہے 67 سال ہے Life expectancy ہے، ملیشیاء میں 65 سال ہے UK میں جو ہے ستاسٹھ سال ہے، پھر تو آپ کہہ دیں کہ اگر اسی Argument پہ آپ جا رہے ہیں پھر تو پچاس سال کرتے ہیں، اس کے بعد جو ہے اور پھر یہاں پہ بہت ممبرز جب وہ پچاس سال سے اوپر جائیں گے، یہاں سے بھی پھر ریٹائر منٹ لے لیں، میرے خیال میں اس میں تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے سر، میں وہ فگر دے رہا ہوں، سینتالیس ہزار Jobs جو ہیں، اس فیصلے کی وجہ سے تقریباً یہ پچاس ہزار Jobs بن رہی ہیں، پچاس ہزار نوکریاں اس فیصلے کی وجہ سے یہ Create ہوں گی اور یہ اس صوبے کو ملیں گی، (تالیاں) یہ اس صوبے کی یوتھ کو ملنے والی ہیں، تو سر، میں آج مجھے پتہ نہیں ہے اپوزیشن کے دوست بہت زیادہ مجھے بات کرنے نہیں چھوڑ رہے ہیں، میری اور بھی باتیں تھیں لیکن میرے خیال میں جب وہ میں کہوں گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ پھر اور بھی بھڑک جائیں، تو میں اپنی باتیں یہاں پہ Conclude کر رہا ہوں اور ہمارے جو شہرام خان ہیں، وہ آخر ایک دفعہ پھر بھی سپیچ کریں گے لیکن مجھے بار بار ایک چیز کی نشاندہی ہو رہی ہے، وہ میں کہہ کر بیٹھ رہا ہوں کہ یہاں پر ہمارے صلاح الدین صاحب ہمارے صلاح الدین صاحب جو ہیں سر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان، آپ Conclude کریں، Conclude کریں آپ جی۔

وزیر قانون: صلاح الدین صاحب جو ہیں ہمیشہ انگریزی میں تقریر کرتے ہیں، ہماری ثمر بلور صاحبہ نے انگریزی میں تقریر کی، آج بابک صاحب سے میں کہ آپ اے این پی والے پہلے تو آپ پشتو میں بات کرتے، انگریزی میں آپ شروع ہو گئے ہیں تو بابک صاحب بھی آج انگریزی میں تقریر کریں، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب، آپ بجٹ پہ تقریر کریں جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں یہ ریکویسٹ آپ سے کروں گا، ہمیں بڑا Regard ہے اسی کرسی کا، اسی منصب کا اور مجھے بڑا عجیب لگتا ہے جب مجھے یہ کہنے کا موقع پڑ جائے کہ میں Custodian of the House پہ بات کروں، مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے، بڑا افسوس ہوتا ہے جناب سپیکر، یہ ہاؤس ہے اور یہ یہاں کے بیٹھنے والے تمام انتہائی معزز ممبران ہیں جناب سپیکر، ہمیں تب گلہ ہوتا ہے، یعنی لاء منسٹر صاحب مسلسل نہ صرف، نہ صرف رولز کو Violate کر رہے تھے بلکہ اپوزیشن کی ہرزہ سرائی کر رہے تھے جناب سپیکر، ہمیں اس چیز پر کوئی اعتراض نہیں ہے، نہ ہم اعتراض کرنے کا حق رکھتے ہیں، اگر آپ ہمیں یہ کہتے کہ آپ ہمیں موقع دیتے ہیں تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ Ten times more آپ ٹریژری بنچز کو ٹائم دے دیا کریں، ہمیں کوئی گلہ نہیں رہے گا Ten times more لیکن جناب سپیکر، جب Personal explanation پہ بات آجاتی ہے، آپ ہمیں موقع نہیں دیتے ہیں، پھر ہمیں تکلیف ہوتی ہے اور ہمیں مجبوراً انگلیاں اٹھانی پڑتی ہیں جس پہ میں دوبارہ کہوں گا کہ بذات خود مجھے ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے مجھے بڑا افسوس رہتا ہے جناب سپیکر، اگرچہ بعد میں لاء منسٹر نے اپنا موقف Change کیا کہ وہ بجٹ پہ ڈسکشن کر رہے ہیں، ہم نے مان لیا (شور) جناب سپیکر، میرا مدعا آپ سنیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں جی، میں جن کو فلور دوں گا اب وہی بات کریں گے، جن کو میں فلور دوں گا وہی بات کریں گے، اس کے علاوہ کوئی نہیں کرے گا جی، جی جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں نے آپ سے تین منٹ کیوں مانگیں؟ میں نے اسی لئے مانگیں کہ آیا مجھے جواب دیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں جی، وہ وہاں سے بولیں گے آپ Personal اس پہ Reply کریں گے، یہاں سے بولیں گے وہ Personal پہ وہاں سے Reply کریں گے، یہ بجٹ تقریر نہیں ہوئی، آپ Kindly اس طرف Personal explanation کوئی نہ دیں، بجٹ پہ صرف تقریر کریں جی۔

جناب سردار حسین: میں دو تین چیزوں کا، دو تین چیزوں، یعنی فلور آف دی ہاؤس، ٹریژری ممبرز جتنے بھی ہیں بشمول فنانس منسٹر، انہوں نے کہا کہ ہم تھرو فارورڈ میں کمی لا رہے ہیں، میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے وائٹ پیپر کا پیج 29 اٹھائیں، سارے اٹھائیں اور دیکھیں 2011-12 دیکھیں جناب سپیکر،

2012-13 دیکھیں جناب سپیکر، باوجود نامساعد حالات کے جناب سپیکر، کہ دہشت گردی Peak پہ تھی جناب سپیکر، پچیس لاکھ لوگ صرف ملاکنڈ ڈویژن سے بے گھر ہو گئے تھے Militancy کی وجہ سے، قدرتی آفات آئی تھیں جناب سپیکر، حکومتیں گورننس، مینجمنٹ، فنانشل ڈسپلن اسی کو کہتے ہیں۔ جناب سپیکر، اب میں آتا ہوں، فنانس منسٹر کے 2018 اور 2019 پہ آپ دیکھیں، یہ سرخ بنی لکیر کو آپ دیکھیں جناب سپیکر، تھرو فارورڈ ان کے اپنے وائٹ پیپر میں جناب سپیکر، یہ ہے کہ 469 بلین جناب سپیکر، آپ دیکھیں عوامی نیشنل پارٹی اور پیپلز پارٹی کی حکومت نے، جس کو کہتے ہیں کہ بہترین فنانس مینجمنٹ، یہاں پہ فنانس سیکرٹری بیٹھے ہیں، اس وقت یہ فنانس سیکرٹری نہیں تھے، میں اس کو جانتا ہوں جناب سپیکر، وہاں پہ تھرو فارورڈ تھا اور جناب سپیکر، جو بڑے بڑے دعوے کر رہے ہیں، ان کے خود اپنے وائٹ پیپر میں آپ کا تھرو فارورڈ جو ہے وہ Plus 6. ہے جناب سپیکر، کونسی بہتری مینجمنٹ میں تھی جناب سپیکر، یہ فیصلہ فنانس منسٹر پھر یہ Respond میں جواب دے دیں۔ ایک سیاسی بات، میں آخری بات کرتا ہوں، جناب وزیر قانون نے ایک بات کہی کہ ایک بچے کو لا کے انہوں نے اپنا پارٹی کا وہ بنایا، اس کی میں نہیں سمجھتا کہ یہاں پہ اس بات کی ضرورت تھی لیکن جناب سپیکر۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سردار حسین</u>: جزاک اللہ۔ جناب سپیکر، زما خیال دا دے چې سلطان خان له دا خبره نه وه پکار، زه به اوس مجبوراً دا خبره کوم چې که زما ایمل خان نن د صوبې صدر دے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بابک صاحب، تاسو پخپله اووئیل چې۔۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: دا هغه خبره کړې ده، زه د هغې جواب ورکوم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه نه بابک صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ما به دې جواب ته اوس پرېږدې۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه نه جی، یو منټ، یو منټ کنه۔

<u>جناب سردار حسین</u>: نه جناب سپیکر صاحب، ما به۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تاسو به یو وایئ، هغه به بل وائی، دا هاؤس خو داسې نه چلیږی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: نه به وایو؟ نه جی، داسې خو نه کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Rebuttalنه دے پکار۔

جناب سردار حسین: دا سې خبره نه کيږی جناب سپيکر، جناب سپيکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: په بجټ تاسو بجټ تقرير کوئ جی، تاسو بجټ خپل سپيچ شروع کړئ جی۔

جناب سردار حسین: دا خو ګوره ته، دا خو ته زياتے کوې، دا خو ته زياتے کوې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو له ما موقع درکړې ده تاسو له، مائيک تاسو سره دے جی۔

جناب سردار حسین: زه خو دا خبره نه کوم، دا هغوی بيا ليکی، دا خو ګوره دا خو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماوئيل جی مائيک تاسره دے، مائيک تاسو سره دے، فلور تاسره دے۔

جناب سردار حسین: دا خو زه نه غواړم، دا خو زه نه غواړم چې دا زه اوکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سر، مائيک تاسو سره دے، فلور تاسو سره دے، سر، مائيک تاسو سره دے، فلور تاسو سره دے، خپل بجټ تقرير کوئ تاسو چې څه وايئ۔

جناب سردار حسین: جناب سپيکر، زه تاته ريکويسټ کوم، ګوره هغه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئ جی۔

جناب سردار حسین: زه نن دا وئيل غواړمه، زه دا وئيل نه غواړم خو که دلته زما ليډر پسې يو خبره کيږی، بيا ماله د جواب کم از کم وخت به راکوئ جناب سپيکر، ماله به وخت راکوئ جناب سپيکر، نن۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپيکر صاحب، ماڅه دا سې خبره نه ده کړې سپيکر صاحب۔

جناب سردار حسین: تا د موروثيت خبره اونه کړه، خير دے ته واوره کنه، ما خو ستا خبره په استقامت اوريدلې ده، زه خو تاته څه کنځل نه کوم، زه ستا ليډر ته خو کنځل نه کوم، زه دا سې لفظ خو نه استعمالوم، که تا نه کوله نو ما به نه وئيل خو چې دې اوکړه اوس ما واوره، اوس ما واوره، ما واوره کنه، ته ما واوره کنه۔ جناب سپيکر، نن ايمل خان که د خپل نيکه خبره کوی نو هغه کولے شی، د دې

پاکستان د 73 چې کوم آئین دے د هغه نیکه په جوړرونکو کښې شامل دے او د73 په آئین کښې د هغه دستخط دے (تالیاں) جناب سپیکر، که نن اسفند یار خان د خپل نیکه خبره کوی نو هغه د دیوبند جید عالم وو (تالیاں) جناب سپیکر، هغه د انګریزانو خلاف د آزادئ جنګ کړے دے جناب سپیکر، جناب سپیکر، هغه سر تور سر ملنګ بغیر د ریاستی حکومتی اختیار، وسائلو نه په هغه وخت کښې د انګریز خلاف چې دلته سکول جوړول ناروا وه، چې دلته سکول جوړول، مدرسه جوړول ډیره لویه ګناه وه، 138مدرسې او سکولونه ئے جوړ کړی وو جناب سپیکر، نو که ماته یو سړے د موروثیت خبره کوی نو زما آباء و اجداد دې خاورې د پاره د دې وطن د پاره قربانئ ورکړی دی (تالیاں) جناب سپیکر، زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې نن هغه خلق دا خبره نه شی کولے د هغه لیډر که د خپل پلار خبره کوی نو هغه به دا وائی چې هغه ایکسئین وو، هغه به دا وائی چې هغه ګرفتار وو، هغه به دا وائی چې هغه کرپټ وو، نو هغه نه شی وئیلے ځکه بیا په دې پارټو باندې الزام لګوی جناب سپیکر، چې دوئ د موروثیت خبره کوی۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): دوئ خو په دې باندې ډیرې خبرې اوکړې خو دوئ دې لږ رولز اوګوری چې د دوې رولز کښې څه لیکلی دی؟ دا رولز لږ اوګورئ، دا رولز لږ اوګورئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور خان، تیمورخان، هغوی خپل بجټ باندې خبرې کولې محترمه ریحانه اسماعیل صاحبه، محترمه ریحانه اسماعیل صاحبه، محترمه ریحانه اسماعیل صاحبه۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order. Muhtarma Rehana Ismail Sahiba.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، جس طرح فنانس منسٹر کے اپنی بجٹ سپیچ کے شروع الفاظ تھے کہ الفاظ اور تقاریر سے قومیں نہیں بدلتیں تو میرا ابھی یہی کہنا ہے، میں اپنی مختصر تجاویز دینا چاہتی ہوں۔ بجٹ ہمیشہ وہ اچھا ہوتا ہے جس میں ریونیوز زیادہ اور اخراجات کم

ہوں اور اس گورنمنٹ نے ریونیو پہ زیادہ توجہ دیا ہے، اس کو بڑھانے پہ کافی توجہ دی ہے، ریونیو کو 54 پرسنٹ زیادہ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ہاؤس ان آرڈر، Continue کریں جی، آپ Continue کریں وہ سن رہے ہیں آپ کے پوائنٹس، شوکت، آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، وہ سن رہے ہیں، سلطان بھی سن رہے ہیں، آپ Continue کریں جی، ریحانہ اسماعیل صاحبہ، Continue آپ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی، حکومت ریونیو کو بڑھانے کی بات تو کرتی ہے لیکن عوام کو وہ سہولیات نہیں دے رہی جس کی مثالیں وہ دیتی ہے کہ ترقیافتہ ممالک میں ٹیکس کا Ratio یہ ہے، ہمارا بہت کم ہے لیکن وہاں کی جو سہولیات ہیں، کیا وہ عوام کو حاصل ہیں؟ اس بجٹ میں گریڈ ایک سے لے کے سولہ تک کے لئے دس فیصد کا اضافہ تو ہے لیکن مہنگائی کا Ratio اگر دیکھا جائے تو یہ تناسب بہت کم ہے، پانچ سو سے لے کے دو ہزار یا تین ہزار روپے بڑھانے سے کیا ہوتا ہے؟ یہ Ratio ضرور دیکھنا چاہئیے اور کیبنٹ نے اپنی بارہ فیصد کمی کا جو اعلان کیا ہے، وہ اچھی بات ہے لیکن وہ Basic pay پہ ہے اور میرا نہیں خیال کہ وہ سال میں کوئی دس ہزار بھی بنتا ہو، یہ کریڈٹ تو وہ لے رہے ہیں اور بچت کی بات بھی کر رہے ہیں کہ بچت حکومت کو کرنی چاہئیے اور ان کی بچت کی جو پالیسی ہے، وہ صرف چائے اور بسکٹ تک محدود ہے، تو جناب والا، ملک میں جب تک استحکام نہیں ہوگا تو یہ ملک کیسے چلے گا؟ ہمارے ملک میں جب سے یہ حکومت آئی ہے، یہی ان کا رونا رو رہے ہیں کہ پچھلی حکومتوں نے کرپشن کی ہے جس کی وجہ سے ملک کی یہ حالت ہے، ایک سال ہونے کو آیا ہے، اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کیجیئے، ملک کو استحکام دیجئیے تاکہ لوگ یہاں پہ سرمایہ کاری کریں، یہاں پر سرمایہ کاری لوگ کیسے کریں گے جب روزانہ یہ شور سننے کو ملتا ہے کہ یہاں پہ چور ہے، چور ہے، چور چور کے نعرے سنتے ہیں، ملک کے استحکام پہ بات ہونی چاہئیے۔ جس طرح کنڈی صاحب نے بات کی، جب تک Political stability نہیں ہوگی اس ملک میں ترقی کیسے آئے گی؟ یہ ہمارا ملک ہے، ہمارا صوبہ ہے، جس طرح یہاں پہ بات ہوئی، جس طرح لطف الرحمان صاحب نے قبائلی اضلاع کا ذکر کیا تو آپ لوگوں نے اعتراض اٹھایا کہ فاٹا کا نام نہ لیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ پلیز بجٹ پہ بات کریں، دوسروں کو Quote نہ کریں جی، اپنی بجٹ پہ بات کریں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی ہماری پارٹی کا ممبر ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ بجٹ پہ بات کریں جی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: اسی پہ بات کر رہی ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: انہوں نے جب بات کی قبائلی اضلاع کی تو اگر قبائلی اضلاع Merge ہیں اس صوبے میں، ایک صوبہ ہے تو پھر یہ بجٹ میں الگ الگ لوکیشنز کیوں دی گئی ہیں؟ کہ ہمارے اضلاع کے لئے، سیٹلڈ کے لئے اتنا بجٹ ہے اور قبائلی اضلاع کے لئے ایک بجٹ ہونا چاہیئے، جب Merge ہو گیا ہے تو کے پی کا بجٹ کہنا چاہیئے تھا اس کو اور یہ پنشن کی جو عمر 63 سال کی ہے، اس پہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ عمر تو پچاس سال ہونی چاہیئے اور پنشن کو سو فیصد بڑھانا چاہیئے تھا کیونکہ Already بے روزگاری اتنی زیادہ ہے، لوگ Overage، نوجوان لوگ Overage ہو رہے ہیں، ان کے لئے بھی انتظام ہونا چاہیئے، شاید گورنمنٹ بیس بلین پنشن کو بچانے کے لئے انہوں نے یہ عمر 63 سال کی ہے جناب والا، جس طرح آپ کی گورنمنٹ ہمیشہ کہتی ہے کہ ہم ایجوکیشن پہ اور ہیلتھ پہ ہمارا فوکس ہے، تو ایجوکیشن پہ میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ چترال میں پانچ جولائی 2017 میں تحریک انصاف نے یونیورسٹی کا اعلان کیا، اس سے پہلے ہوتی صاحب نے دو کیمپس شروع کئے تھے چترال میں اور پانچ جولائی 2017 کو عمران خان نے وہاں پہ یونیورسٹی کا اعلان کیا اور یہ الفاظ تھے ان کے کہ میں نے چترال میں جو وعدہ کیا تھا یونیورسٹی کا، آج میں نے وہ پورا کیا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس کے لئے جو بجٹ رکھا گیا تھا، اس کے لئے اے ڈی پی میں جو بجٹ رکھا گیا تھا وہ ریلیز نہیں ہوا اور ابھی بھی وہ 19-2018 اے ڈی پی سے اس بجٹ کو نکال دیا گیا ہے اور اس یونیورسٹی کو ہوا میں معلق چھوڑ دیا گیا ہے، تو یہ کیسا انصاف ہے کہ اعلان ہو جاتا ہے یونیورسٹی کا اور اس کو بجٹ ایلوکیشن کے اعلانات بھی ہو جاتے ہیں اور اے ڈی پی سے پھر نکال دیئے جاتے ہیں، اے ڈی پی آپ کہہ رہے ہیں کہ 319 ارب اے ڈی پی ہے لیکن اس میں جب دیکھا جائے تو کافی اوپن رکھا گیا ہے Demand basis پہ، تو مجھے یہ نہیں سمجھ پڑ رہی ہے کہ حکومت On demand basis کیا ان کو ڈیمانڈ کا نہیں پتہ کہ کہاں پر اپ گریڈیشن کی ضرورت ہے سکولوں کو؟ شاید یہ انہوں نے اپنے لوگوں کے لئے Demand basis پہ رکھا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو خوش کریں گے اور یہاں پہ جو ممبران اپوزیشن میں بیٹھے ہیں، کیا ان کے حلقوں کی ضروریات نہیں ہیں؟ تو میں تحریک انصاف سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس معاملے میں بھی انصاف سے کام لیا جائے، یہ جو کھلی سکیم چھوڑی ہیں، یہ صرف اپنے علاقے میں نہ

تقسیم کی جائیں بلکہ اپوزیشن ممبران وہ بھی عوام کے نمائندے ہیں اور ووٹوں سے سلیکٹ ہو کے آئے ہیں، سکھ برادری کے لئے پچاس لاکھ میں پشاور میں کمیونٹی سکول کا ذکر کیا گیا ہے، مجھے بتایا جائے کہ پچاس لاکھ میں کونسا سکول بنتا ہے جی؟ اور وہ بھی پشاور میں، تو یہ مذاق نہیں ہے تو کیا ہے؟ اور اس طرح کہ اور بھی کافی چیزیں ہمارے جو اضلاع ہیں قبائلی، اس کے لئے پانی کی سہولت نہیں ہے، بیک ورڈ علاقہ ہے، ایریگیشن میں اور ایگریکلچر میں کچھ نہیں رکھا گیا ہے، شیخ بدین کا میں ذکر کروں گی، ہمارے علاقے میں ایک صحت افزا مقام ہے، اس کے لئے تھوڑی بہت رقم رکھی گئی ہے جو خوش آئند بات ہے لیکن اس کے لئے کمپلیٹ رقم رکھنی چاہیئے تھی تاکہ وہاں کے لوگ وہاں سے مستفید ہو سکیں، یہ نہیں کہ صرف تھوڑی سی رقم رکھ کے لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ ہم وہاں کے علاقوں کو ڈیویلپ کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کر رہی ہیں، کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹھیک ہے جی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شفیع اللہ صاحب، شفیع اللہ صاحب۔

جناب شفیع اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بجٹ پر ڈیبیٹ کا سلسلہ کل سے شروع ہے جس میں اس معزز ایوان کے انتہائی سینیئر Seasoned اور Experienced politicians نے حصہ لے کر اپنی رائے کا اظہار کیا، اپوزیشن کے تقریباً سبھی دوستوں نے پارلیمنٹریز نے اس بجٹ کو ناکام اور بے کار قرار دیا لیکن حالات اس کے ٹوٹل برعکس ہیں۔ جہاں تک اس بجٹ کا تعلق ہے تو وہ توقعات سے ہٹ کر یقینی طور پر میں کہہ رہا ہوں کہ کئی گنا بہتر اور عوام دوست بجٹ قرار پایا گیا، اس بجٹ میں قائد اعظمؒ کے گڈ گورننس کے خواب، قائد Effective تحریک جناب عمران خان، پرائم منسٹر پاکستان کے نئے نظریہ پاکستان اور سوچ کی عکاسی موجود ہے۔ جناب سپیکر، اس میں بہت ساری خوبیاں ہیں، بہت ساری خوبیاں، سب سے بڑی، معیشت کو ایک ڈائریکشن دی گئی ہے، معیشت کو ایک سمت ملی ہے، دوسرا عوامی اخراجات پر قابو پانے میں کامیابی ملی ہے جو کہ بہت بڑا خوش آئند اقدام ہے، تیسرا اس میں سب سے بڑی خوبی جو ہے فرسٹ ٹائم اپنی آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے، یہ بہت بڑا اقدام ہے، سوچنا چاہیئے جناب عالیٰ سپیکر صاحب، اس عوام دوست بجٹ پر میں چیف منسٹر، اپنے انتہائی قابل ترین اور فنانس اور پوری کابینہ کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں جناب سپیکر، اس بجٹ کے کچھ قابل ذکر اقدامات اور ترجیحات پر سرسری روشنی ڈالنے کے بعد پھر میں معیشت، مہنگائی اور کچھ

پولیٹیکل ایشوز کو Touch دینا چاہتا ہوں، سب سے پہلے ایجوکیشن اور ہیلتھ پاکستان تحریک انصاف کی اولین ترجیحات میں سے ہیں، جس کو اس بجٹ میں ترجیحی بنیادوں پر اہمیت دی گئی ہے، سیکنڈ چونکہ ہمارا صوبہ زیادہ تر پسماندہ اور دیہی علاقوں پر مشتمل ہے، ان علاقوں کو سپیشل پیکج دینا بہت، ان لوگوں کے ساتھ مہربانی کی بات ہے اور اچھا اقدام ہے Third women empowerment اور دوسرا Poverty eleviation نے اس کو تو چار چاند لگائے ہیں، ہمارے Vision کو ظاہر کیا ہے، پھر اس ملک کی زیادہ تر آبادی یوتھ پر مشتمل ہے جن کے لئے اس بجٹ میں تعلیم اور خاص کر فنی تعلیم میں بہت مواقع فراہم کئے گئے ہیں اور ایک بہترین حصہ بجٹ کا Allocate ہوا ہے جس سے ایک تو روزگار کی فراہمی میں مدد ملے گی اور دوسرا ملک کا زر مبادلہ بھی بڑھے گا جناب سپیکر، اپوزیشن کے دوستوں نے معیشت مہنگائی اور کچھ ایشوز کو Base بنا کر پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو موروالزام ٹھہرانے کی ناکام کوشش کی، میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ماضی کی حکومت ایک لولی لنگڑی، ایک بیمار اور لہولہان معیشت چھوڑ کر چلی گئی اور ان ماضی کے حکمرانوں نے قومی خزانہ کو بے دردی سے لوٹا، دونوں ہاتھوں سے لوٹا، غریب عوام کے حقوق پر قبضہ جمایا جناب سپیکر، ان کے دس سالوں کا اگر آپ Analysis کریں، ذرا نکالیں ان دس سالوں میں انہوں نے معیشت کا جو حشر کر رکھا ہے، شاید دشمن بھی ایسا نہ کرتا، انہوں نے اس دوران معیشت کا برملا قتل کیا ہے، معیشت کا کھلے عام قتل کیا ہے جناب عالی، میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بالکل مہنگے قرضے لئے ہیں، بڑے بڑے قرضے لئے ہیں لیکن کہاں لگائے ہیں؟ اپنے ذاتی نمود و نمائش کے منصوبوں پر لگائے ہیں، اپنے فائدے کے منصوبوں پر لگائے ہیں جناب سپیکر، میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اب وہی گند مشکلات اور مہنگائی کی صورت میں نکل کر آ رہا ہے، اب ان کو فکر لاحق ہے لیکن یہ وہی پرانے گند کا نتیجہ ہے جناب سپیکر، جب ہمیں حکومت ملی، ہم نے حکومت سنبھالی تو مالی خسارہ اتنا بڑھ چکا تھا کہ خطرے کی گھنٹیاں بجنا شروع ہوئی تھیں، معیشت اور ڈیموکریسی دونوں ریڈ زون میں Enter ہوئے تھے، یہ تو اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اس ملک کے اوپر کہ ان کو عمران خان جیسا وزیراعظم ملا ہے جو اس کو ٹریک پر لانے میں کافی حد تک کامیاب ہوا ہے جناب سپیکر، اس ملک میں آپ کی معیشت سب کے نوٹس میں ہے، اب عمران خان کی سربراہی میں ملک معاشی استحکام کی جانب بڑھ رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر اختصار پسندی اور شخصیت پرستی تھی جس کا ازالہ ہو رہا ہے، جس کا خاتمہ ہو رہا ہے جناب سپیکر، تھرڈ میں یہ

بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا تشخص مجروح ہوا تھا، اس کا چہرہ زخمی ہوا تھا، اب پاکستان کا اصل تشخص عالمی سطح پر سامنے آرہا ہے جناب سپیکر، میں آپ کی طرف آتا ہوں جناب سپیکر، جناب سپیکر۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شفیع اللہ: جناب سپیکر، میں یہاں پر اگر یہ تذکرہ نہ کروں تو میرے ضمیر پر بوجھ ہوگا، پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ نواز، یہ ایک سکے کے دورخ ہیں، یہ ایک کشتی کے سوار ہیں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پہ بات کریں جی، بجٹ پہ۔

جناب شفیع اللہ: میں اگر ماضی پر نہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ پہ بات کریں، آپ بجٹ پہ بات کریں جی۔

جناب شفیع اللہ: اگر ماضی پر نظر دوڑائی جائے تو جب یہ ایک دوسرے کے خلاف طرح طرح کے الزامات لگاتے تھے، سنگین الزامات لگاتے تھے، منفی الزامات لگاتے تھے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ پہ بات کریں جی، Conclude کریں جی، Conclude کریں۔

جناب شفیع اللہ: منفی الزامات لگاتے تھے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Conclude کریں۔

جناب شفیع اللہ: جب ذوالفقار علی بھٹو شہید تختہ دار پر لٹکایا گیا تو کون لوگ تھے جو دیگیں پکا رہے تھے، وہ کون لوگ تھے جو دیگیں پکا رہے تھے، وہ کون لوگ تھے جو مٹھائیاں تقسیم کر رہے تھے؟ یہاں تک کہ بینظیر تک کو بھی نہ بخشا، اس کی بھی کردار کشی کی جناب سپیکر، میں ٹائم زیادہ نہیں لینا چاہتا ہوں لیکن اگر یہاں پہ میں منی لانڈرنگ اور فیک اکاؤنٹ کا ذکر نہ کروں تو وہ بھی زیادتی ہوگی، منی لانڈرنگ ایک ہائی پروفائل کیس ہے، (شور اور قطع کلامیاں) جو ایک Complicated اور پیچیدہ ٹرانزیکشن تھا لیکن جے آئی ٹی، جوائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم نے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیع اللہ صاحب، بجٹ پہ بات کریں بجٹ پہ، بجٹ پہ بات کریں۔

جناب شفیع اللہ: جوائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پہ بات کریں جی، آپ بجٹ پہ بات کریں بجٹ پہ، شفیع اللہ صاحب، بجٹ پہ بات کریں۔

جناب شفیع اللہ: جناب سپیکر، فیک اکاؤنٹ میں کہیں پر رکشہ ڈرائیوروں کو پکڑتی ہے اور کہیں پر فالودہ فروشوں کو پکڑتی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ پہ بات کریں بجٹ پہ، شفیع اللہ صاحب، بجٹ پہ بات کریں آپ۔۔۔۔۔

جناب شفیع اللہ: جتنا ہمارا حق ہے اتنا ان کا بھی ہے، جتنا ان کا ہے اتنا ہمارا بھی ہے، خدارا پاکستان پہ رحم کریں، آخر میں میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، آخر میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں، آخر میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں، ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سن لین جی، سن لیں، وائنڈاپ کریں جی، شفیع اللہ خان صاحب، وائنڈاپ کریں، وائنڈ اپ کریں آپ۔

جناب شفیع اللہ: آخر میں، خیر وزیراعظم پاکستان بائیس کروڑ عوام کا مقدمہ لڑ رہے ہیں، پسی ہوئی قوم کی جنگ لڑ رہے ہیں لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس قوم کا، اس ملک کا، یہاں کے مکینوں کا ہمارے قائد تحریک جناب عمران خان پر بھروسہ ہے، اس پر یقین ہے، اس پر امید ہے، ہماری پارٹی پاکستان تحریک انصاف اس قوم کی امیدوں کو ہر صورت میں روشن رکھے گی اور ان کے کرپشن اتحاد کو ناکام بنائے گی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ پہ بات کریں، شفیع اللہ خان صاحب، بجٹ پہ، شفیع اللہ صاحب، بجٹ پہ بات کریں بجٹ پہ، آپ بجٹ پہ بات کریں، بجٹ پہ بات کریں اور وائنڈاپ کر لیں، وائنڈاپ کریں اور بجٹ پہ کریں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شفیع اللہ: جناب سپیکر، چلو یہ ہلا گلا بناتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شفیع اللہ صاحب، پڑھیں۔

جناب شفیع اللہ: جناب سپیکر، میں نے عرض کیا کہ پاکستان ہمارا اکٹھا ملک ہے، جتنا ہمارا ہے، یہ شور مچا رہے ہیں، ان کا اتنا بھی ہے، یہ ہمارا مشترکہ ملک ہے، یہ اگر پاکستان ہے تو سب کچھ ہے، اگر پاکستان نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے، خدارا یہ ملک دھرتی ماں کی حیثیت رکھتا ہے، اس میں ذرا خیال رکھیں، ذرا فکر رکھیں، ذرا سوچ رکھیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وائنڈاپ کریں۔

جناب شفیع اللہ: شکریہ جناب سپیکر، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، ابھی آپ نے ایک الفاظ استعمال کیا ہے کہ "ہمارا نہیں ہے" تو Kindly یہ واپس لیں، یہ ملک آپ کا بھی جتنا ان کا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مجھے ابھی Explanation دینے دیں، مجھے آپ اپنا مائیک کھول دیں، آپ اپنا مائیک کھول کے بات کرتے ہیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جس طرح آپ کر رہے ہیں اسی طرح وہ کر رہے ہیں، میں غیر جانبدار ہوں، میں غیر جانبدار ہوں، آپ کو جتنا موقع میں نے دیا ہے اتنا میں نے گورنمنٹ سائڈ کو کسی کو نہیں دیا، آپ کے جتنے ممبرز نے سپیچ کی ہے وہ گورنمنٹ سائڈ سے کسی نے نہیں کی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہمیں بولنے دیا جائے، ہمیں موقع نہیں دیا جاتا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ لیڈر ہیں، ان کا نام کوئی نہیں لے سکتا ہے، کسی لیڈر کا نام بھی کوئی نہیں لے سکتا ہے، میاں نثار گل صاحب، آپ شروع کریں، میاں نثار گل صاحب، آپ شروع کریں۔

میاں نثار گل: جی وہ تو بیٹھ جائیں نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ شروع کریں، وہ بیٹھیں یا نہ بیٹھیں، آپ شروع کریں، آپ کا ان کے ساتھ کیا کام ہے، آپ شروع کریں۔

میاں نثار گل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور حکومت سے بھی ریکوسٹ کرتا ہوں، اپوزیشن تو ہم ہی ہیں کہ بجٹ تقاریر پہ تجاویز، صوبے کی نمائندگی، علاقوں کی نمائندگی، اس پہ اگر ہم بات کریں تو میرے خیال میں مناسب بھی ہوگا اور ہم سب کے لئے آسانی بھی ہوگی۔ جناب سپیکر، آج اس حکومت کا دوسرا بجٹ ہے، حکومت کی تعریفیں کی جا رہی ہیں کہ ہم نے خیبر پختونخوا کی تاریخ میں سب سے اچھا بجٹ پیش کیا ہے جناب سپیکر، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک ساٹھ ہزار تنخواہ لینے والا آدمی ان کے دو بچے ہوں، بچوں کی ٹیوشن فیس ہو، بجلی اور گیس کے بل ہوں اور موٹر سائیکل کا تیل ہو تو آپ ذرا اندازہ لگالیں کہ ساٹھ ہزار بجٹ والا، تنخواہ والا وہ گزارا نہیں کر سکے گا جناب سپیکر،

تو پھر بیس پچیس ہزار والا بندہ جو ایک مزدور بھی ہے یا کلاس فور آدمی بھی ہے، وہ کس طرح گزارا کرے گا؟ لیکن یہ خیر آپ حکومت میں ہیں، فیصلے آپ کے ہیں، (قطع کلامیاں) (محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی رکن اسمبلی سے) میڈم، پلیز میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں۔ دوسری بات عمر کی حد کی ہے کہ ہم نے تریسٹھ سال کی عمر رکھی، میرے خیال میں جن جوانوں نے آپ کو ووٹ دیا تھا، ہمیں بھی دیا تھا لیکن ان کو بیروزگار کیا جارہا ہے اور جو لوگ پروموشن کے لئے ان کی فائلیں پڑی ہوئی تھیں، ان کی فائلیں رک گئیں، تو میرے خیال میں کس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک اچھا بجٹ ہے؟ جناب سپیکر، صوبے کی نمائندگی اپوزیشن لیڈر نے کی، ہمارے پارلیمانی لیڈر نے کی، میں تھوڑا بہت جنوبی اضلاع کی طرف جانا چاہتا ہوں اور لاء منسٹر نے کہا تھا کہ ہم آپ کو آئینہ دیکھانا چاہتے ہیں، میں پچھلے سال کے بجٹ پہ جارہا ہوں، فنانس منسٹر اگر غور سے سنیں، انہوں نے 6ارب 40کروڑ روپے ٹوبیکو سیس، بجلی کا خالص کا منافع اور آئل اینڈ گیس رائلٹی کے لئے رکھے تھے، میں آج اس ایوان میں ہزارہ ڈویژن کے ایم پی ایز سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال کے 6ارب 40کروڑ میں بجلی خالص منافع میں ان کو کتنے ملے؟ میں آج صوابی اور بونیر کے ٹوبیکو سیس والوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال کے 6ارب 40کروڑ میں ان کو کتنے ملے؟ اور میں آج کوہاٹ ڈویژن اور بالخصوص اپنے آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان 6ارب 40کروڑ روپے میں ہمیں کتنے ملے؟ جناب سپیکر، ایک پیسہ بھی ریلیز نہیں ہوا اور بجٹ تقریر میں کہا گیا تھا کہ 23ارب روپے سالانہ کوہاٹ ڈویژن سے ہمیں تیل اور گیس رائلٹی میں ملیں۔ وزیر خزانہ صاحب اگر توجہ دیں تو آج کی بجٹ تقریر میں بھی انہوں نے یہ Show کیا ہے کہ 26ارب روپے ہمیں تیل اور گیس سے ملے لیکن جناب سپیکر، یہ آپ کے بجٹ بک کی کاپیاں ہیں میں تھوڑا ڈیٹیل میں جانا چاہوں گا کیونکہ شکر الحمد للہ 99ایم پی ایز میں جو Elected representatives اس ایوان کے ہیں، اس میں پی کے 85 ضلع کرک ساٹھ ستر کروڑ روپے روزانہ ریونیو ملک اور اس صوبے کو دے رہا ہے لیکن اس کا ایم پی اے ملک ظفر اعظم، میجر شاہ داد خان جو لاچی سے تعلق رکھتے ہیں، میاں نثار جو کرک سے تعلق رکھتے ہیں، اتنے اربوں وسائل کے باوجود ہمارے علاقوں کو پچھلے سال ایک روپیہ بھی نہیں ملا اور اس سال کی اے ڈی پی میں آپ دیکھیں Extension of Gravity Water Supply Scheme from Lowara Dam to Tarboz Dam، یہ ملک قاسم ادھر ایم پی اے تھے، ان کے وقت سے منظور ہوئی تھی، اے ڈی پی سکیم تھی اور لکھا ہوا ہے Form Oil & Gas Royalty مطلب صوبے کے حقوق میں ہمارا کوئی بھی حصہ نہیں ہے جو اے ڈی پی کی Running scheme تھی اس کو انہوں نے Reflect کیا کہ ہم اس کو رائلٹی

سے فنڈنگ کریں گے۔ دوسری جو سکیم ہے، آئینہ دکھانے کے لئے آپ لوگوں کو بتانے کے لئے Gravity Flow Water Supply Scheme from Lowera Dam to Kulachi، ہم بڑے خوش ہیں کہ صوبائی حکومت نے بڑا کارنامہ کیا ہے لیکن لکھا ہے Hundred percent funded by a royaltyجناب سپیکر، آپ اندازہ لگالیں جوڈیشل کمپلیکس رائلٹی سے بن رہا ہے، یونیورسٹی رائلٹی سے بن رہی ہے، اے ڈی پی کی پرانی سکیمیں رائلٹی میں فٹ ہو رہی ہیں اور آخر ایک ظلم جو ہمارے ساتھ ہوا ہے، منسٹر فنانس صاحب کے ساتھ میرے خیال جب ہماری وزیر اعلیٰ کے ساتھ میٹنگ ہو رہی تھی تو انہوں نے ایک بات کی تھی کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اس لئے آپ کو نہیں دینا چاہتے، میرے خیال میں آپ بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ادھر لکھا ہوا ہے Block provision from project to be funded from oil and gas royalty ten percent، 9ارب 64کروڑ روپے یہ کس کے ہیں؟ یہ اس صوبے کے نہیں ہیں، یہ کوہاٹ ڈویژن کے ہیں، تو یہ ظلم ہمارے ساتھ کیوں ہو رہا ہے کہ اے ڈی پی میں بھی ہمیں حصہ نہیں دیا جا رہا، بلاک اے ڈی پی میں بھی ہمیں حصہ نہیں دیا جا رہا، اپنی جو Ten percent رائلٹی ہے جو مرکز صوبے کو دیتی ہے، ادھر تو صوبہ رو رہا ہے، ہمیں بجلی منافع میں بارہ ارب روپے نہیں ملے لیکن ہم رو رہے ہیں کہ صرف تین ضلعوں کو 9ارب روپے انہوں نے رکھے ہوئے ہیں، اگر یہ ظلم آپ کریں گے، آج ہمارے یونین کونسل، پنوسیند کونسل، بہادر خیل یونین کونسل والے پانی کی وجہ سے نقل مکانی کر رہے ہیں اور آج میں کچھ بھی مانگنا چاہتا آپ سے کیونکہ میں نے شہرام ترکئی کی سپیچ بھی سنی تھی ایک سال پہلے، فنانس منسٹر کی بھی سنی تھی ایک سال پہلے، لاء منسٹر کی بھی سنی تھی ایک سال پہلے، اور ساروں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، آپ نے بھی رولنگ دی تھی لیکن ایک سال میں وعدہ ایفا نہ ہو سکا، اگر آج یہ مجھے جواب دیں گے تو میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں گا، میں بجٹ اجلاس میں آپ لوگوں کو واضح بتا دینا چاہتا ہوں، ملک ظفر اعظم کی طرف سے، مجھے شاہ داد خان کی طرف سے اور اپنے آپ کی طرف سے کہ جیل مردوں کے لئے ہوتے ہیں، ہائی کورٹ کا فیصلہ آپ لوگ نہیں مانتے، اسمبلی فلور پہ آپ لوگ نہیں مانتے، تو ہم نے بجٹ اجلاس کے بعد ٹول پلازہ کو بند کرنا ہوگا، کرک سے آئل اینڈ گیس نہیں جائے گی، صوبہ ہمیں عزیز ہے، پاکستان ہمیں عزیز ہے لیکن ہمیں جنوبی اضلاع اور کرک عزیز ہے۔ (تالیاں) میرے پارلیمانی لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں، اپوزیشن لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ تین ایم پی ایز بمعہ عوام کے بجٹ کے بعد ٹول پلازہ پر ہوں گے اور ٹینکروں کو بند کریں گے، کوئی تیل اور گیس نہیں جائے گا، آئندہ سال وزیر خزانہ

پھر یہ نہیں فرمائیں گے کہ مجھے تیس ارب روپے ملے، یہ کہاں کا مذاق ہے، ہم الیکٹڈ لوگ ہیں، اس ایوان میں آئے ہوئے ہیں، ہمارے علاقوں میں مخصوص سیٹوں والے وہ کرواتے ہیں، میں اور ملک ظفر اعظم صاحب کی اگر غلطی ہو تو آپ رولنگ دے دیں کہ ہم ایوان میں نہیں آیا کریں گے ورنہ جب ایک منسٹر جس نے حلف لیا ہو کہ میں سچ بولوں گا سچ کے علاوہ کچھ نہیں بولوں گا پھر اس میں پریویلج موشن میں نے جمع کی، تو یہ میرے خیال میں حکومت کا مذاق ہے، خدا کے لئے آپ لوگ ہمارے ساتھ یہ مذاق کیوں کر رہے ہیں؟ اے ڈی پی خالی ایک سکیم آپ کو اور بتانا چاہتے ہیں، ہمیں ڈی ایچ کیو ہسپتال کو پانچ سو بیڈز کا ہسپتال ہے، یہ ایک ارب روپے کا پراجیکٹ ہے اور ایک لاکھ روپے رکھے گئے ہیں، یہ آپ کا آئینہ ہے، تو میں ملک صاحب کو کہتا ہوں، میجر شاہ داد کو بھی کہتا ہوں کہ ادھر سامنے ہمارے ٹول پلازہ ہے، ہم ادھر ان کو احتجاج دکھائیں گے، پھر بجٹ کے بعد ادھر دکھائیں گے، آؤ ادھر کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں کہ یہ دیتے ہیں یا نہیں؟

(اس مرحلہ پر متعدد اراکین اسمبلی سپیکر مسند کے سامنے کھڑے ہو گئے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وقار احمد خان صاحب، جناب سردار خان صاحب، جناب بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب، سٹارٹ کریں جی آپ۔

<u>جناب بادشاہ صالح:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی ډیره شکریه، تاسو په دې اهم موقع باندې-----

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ اپنی سیٹوں پر ابھی بیٹھ جائیں، احتجاج آپ کا ریکارڈ ہو گیا ہے، ابھی بیٹھ جائیں جی، آپ اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں جی۔ آپ Continue کریں جی، بادشاہ صالح صاحب، Continue کریں۔

<u>جناب بادشاہ صالح:</u> سر، دا ټول او وزیر خزانه صاحب خپلې دې کرسو ته کښینئ نو بنه خبرې به او کړو نو۔

(اس مرحلے پر احتجاج کرنے والے اراکین اسمبلی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بادشاہ صالح صاحب۔

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی او ډیره شکریه۔ کوم بجټ چې پیش کړے شوے دے په هغې تاسو مونږ له د خبرو کولو موقع را کړه چې دا هغه کوم بنیادی اصول د بجت وی چې د هغې خلاف ورزی شوے ده۔ په دېکښې چې بجټ جوړیږی علاقې آبادئ ته کتلې کیږی، پسماندګئ ته کتلې کیږی، غربت ته کتلې کیږی او په هغې باندې فیصلې کیږی او د هغې نه پس بجټ چې څه وی هغه هغه علاقو ته مختص کیږی۔ ه پدیکښې چې کوم پسمانده علاقې دی، هغه ښه پسمانده ساتلو کوشش په دیکښې روان دے، کوم چې غربت دے هغه ښه غربت ساتلو، زیاتولو کوشش په هغې کښې روان دے، هغه بنیادی اصول ئے نظر انداز کړی دی، ما له خو افسوس راځی چې ولې اپر دیر کښې یو سکیم نیشته؟ د وزیر خزانه صاحب خو یا خپله حلقه نیشته یا دے نه دے خبر چې یره غربت څۀ ته وائی؟ مونږ خو لا څه بل څه، ذهن څه بل بل طرف ته روان دے چې شاید چې په مونږ پسې بیا څه هغه څه یو پیر کریم شاه یا هغه مختلف لیول خلق را روان دی او زمونږ فیصلې کوی جناب، ولې د 82که 83 سکیمونه نوی شامل شوے دی او د اپر دیر پکښې یو نیشته، که مونږ ته وائی دلته خو دا خبره کیږی چې عنایت پیسې اوړې دی په تیر شوی حکومت کښې، عنایت د یو حلقې وزیر وو، هغه زه Appreciate کوم چې هغه ښه کار کړے دے ولې چې دا اوس مونږ سره څه روان دی، ما بله ورځ یو لسټ کتلو نو یوه ضلع 35کروړ او بله ضلع 50لکهه، ډیر د افسوس مقام دے جی، که دوئ مونږ پسې سابقه څه حسابوی په پسماندګئی دا لسټ دے، هم اپر ئے ویستلے دے جی، چې په هغه کوم لسټ کښې اپر دیر په ټوله صوبه کښې د ټولو نه پسمانده ترین ضلع چې ده هغه اپر دیر دے خو هغه لسټ نه ئے هم دا بهر کړے دے، د دیر هغه ایم این اے خو ستاسو شته کنه، نیم دیر لوئر دیر غونډ پی ټی آئی نه دے، که بهادر خان یا دوی دا مخکښې نه دا دریم ځل دے چې دا ایم پی اے کیږی که زه یمه، زما دا دویم ځل دے چې زه ایم پی اے کیږم، که ثناء الله دے د هغه هم دا دویم ځل دے، که عنایت الله، د هغه دریم ځل دے، خو زمونږ دا ورونړه چې په اولنی ځل راغلی دی، دوئ به بس اخر قام ته ور مخا مخ کیږی، هغه خو به وائی جناب، ما ته یو سکول پکښې شوے پینځه کالا کښې دے، وزیر تعلیم به ناست وی، وزیر خزانه دې ما ته

اوښائی چې زما په پی کے۔10مخکښې پی کے۔92، یو راته اوښایه چې هغه مکمل شوے دے ، هغه خو هغه هوائی ټینډرې شوې دی د یو ارب نه د یو کروړ ټینډر شوے دے ، په پچاس پرسنټ Belowتلے دے ، پچاس لاکھ بیا ټینډر شوے دے او پچاس پرسنټ بیا Belowتلے ، په پچیس لاکھ بیا ټینډر شوے دے او په پچاس پرسنټ بیا Belowتلے دے، په باره لاکھ بیا تینډر شوے دے او Physicallyهغه یو کروړ روپئ هم نشته، دا اخر دومره ظلم، مونږ سره ټورازم خبرې کیږی چې ټورازم کمراټ به مونږ ه آبادؤ، دا به داسې کوؤ خو افسوس خبره دا ده چې کمراټ ته کوم روډ مختص شوے دے هغه د غره د سر نه به راځی چې ځلور میاشتې به کهلاؤ وی، هغه هم زمونږ ضرورت دے جی، هغه هم مونږ غواړو زمونږ ضرورت دے او شپږ اته میاشتې هغه روډ بند وی او هغه مین کوم روډ چې دے ، دا څه د لیونو څه کهاته روانه ده جی، (قہقہے) څه پاګلان خو مونږ نه یو کنه جی، یو کوم مین روډ چې کمراټ ته ځی هغه پکښې نیشته جی، هغه به په دیکښې نه وی شامل، د دیر نه چې دے اتروړ نه به روډ راځی، دا ځلور میاشتې کهلاؤ وی، آخر په دې بجټ کښې ته د کمراټ څه شے خو مونږ ته اوښائی او افسوس راله په دې خبره هم راغلے دے ، هغه عزت او ذلت د اللّٰه په لاس کښې دے ، یو روډ زمونږ په 2011 کښې حیدر خان د هغې افتتاح کړې ده، هغه روډ درې کاله مخکښې د Completionوو، په دوه کاله کښې Cutting ما مکمل کړے وو چې زه ایم پی اے ووم، په 2013 کښې 28 مئی باندې چې28مارچ کښې ختمیدو، افسوس دے چې هغه روډ ئے بیا چې دا بل کال ته ئے بیا اړولے دے ، پیسې ورله نه دی ورکړی، حالانکه دا د ډیپارټمنټ مجبوری ده چې دا روډ به مکمل کوی سږکال، هغه محکمه به ئے مکمل کړی نو دوئ زمونږ ورونړو په مونږ څه احسان پاتې شو؟ هغه به محکمه خا مخا مکمل کوی او که ئے نه مکمل کوی نو 50کروړه روپئ په آئنده کال بیا نورې علاوه ورکوی، نو عزت مندو، سپشل پولیس فورس هغه د دیر کور، هغه په سوات کښې هم دی، په غونډ ملاکنډ ډویژن کښې دی چې هغه جوړ کړے شو د تهانړې نه څوک نه شو وتلې، د سکول نه څوک او د کوره نه شو وتلې او څه کسان ئے په لس لس زره روپئ باندې هغه بهرتی کړل، په هغه وخت کښې چې هغوی اوهم جنګیدل، هغه هر څه

هم او کړل خو د هغوی هم نن په دې که مونږ او ګورو په بجټ کښې د هغوی د پاره هیڅ نیشته جی، نو عزت مندو، جناب چې په دې باندې او زمونږ دې یو ورور ډیر صفت اوکړو، ایس پی صاحب سابقه ډی پی او صاحب، هلکه روره، ته چې دا ایکسپریس وے چې کوم دے چې باغ ډهیرئ ته Extendکوې نو دا څلور ډسټرکټ، لوئر دیر، اپر دیر، چترال، باجوړ چې کومه لار ځی خو تیمرګره پورې دا مطالبه مو اوکړه چې دا راله Extendکړه کنه جی، دا خو هم پکښې اووایه کنه، دا خو زمونږ د ټولو مشترکه خبره ده کنه، زمونږ د ټولو د عزت او د غیرت خبره ده کنه، خو هغه چا چې همیشه سلوټ کړے نو هغه همیشه سلوټ والا به ئې کوی به او وخت به تیرېږی په دغه شان طریقو کښې (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، وزیر خزانه صاحب هم ناست دے، زه تاسو ته درخواست کوم چې ما سره په تیر شوے پیڅه کاله کښې پی کے-10 کښې یو سکول مکمل اوښایه؟ ما ته یو روډ هغه اوښایه چې هغه مکمل شوے وی، ما خو هغه روډونه چې په کوم 2011-12کښې منظور وو هغه خو هم ئے تارکول ئے راله پی سی سی کړو، هغه خلق کمراټ ته نشی تللے، هغه خو هم څه بنیاد نیشته ،بلدیاتو کښې که مونږه اوګورو، ما یو لسټ اوکتو نو شہرام صاحب 37 کروړ روپئ او زمونږه پنځوس لاکھ که یو نیم کروړ وې، افسوس، Liabilities خو هم تاسو نه شئ ورکولې، د پنځو ضلعو بجټ دے، یو ضلع ته ئے څه One billion plusاو بله ضلعه یوه روپئ هم نه، زه خو وزیر خزانه صاحب ته درخواست کوم چې دې بجټ کښې دا Review اوکړه، کومې ضلعې چې دې پریښې دی، چې سو فیصد تا اپر دیر نظر انداز کړے دے، د غربت هغه، هغه کوم د پسماندګئ لسټ نه دې هم ایستلے دے، عنایت الله خان خبره ده، زه خو هغه Appreciate کوم، هغه یو دریو کونسلو فیصله راوړه او په غونډه صوبه باندې ئے منلئ ده، په بلدیاتو کښې، او تاسو ورته یس کړی دی، دومره اوده وئ، هغه خو ستاسو نه سوال ئے درنه نه دے کړے، هغه خو اختیار وو چې نه درکوؤ، ستا حکومت نه شو کولے او پیسې د ورکړې دی نو هغه خو یو حلقې ته وړې دی، نو مونږه له اوس د هغې زور ولې راکوی؟ ولې هغه کوم سوله هزار زما په حلقه کښې پی ټی آئی اخستے دے، دا ستاسو حکومت، ستاسو سابقه حکومت، سابقه حکومت۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: No cross talk, no cross talk.

جناب ملک بادشاہ صالح: زه خو درخواست کومه چې په دې باندې تاسو نظر ثانی اوکړئ، کومه هغه Green gold جنګلاتو پیسې تاسو کمې کړې، هغې کښې نور خلق بهرتی کول غواړی، د هغې تخفظ کول غواړی، زمونږه مائنز منرلز چې کوم دی هغه خو هم تاسو لیز کړی دی، په سنټرل ایکسچینج باندې مو زمونږه ضلعه خرڅه کړې ده۔ عزتمندو مشرانو، په 10-2009 کښې هم اوګورئ چې فوج استعمالیدو په ټولو ضلعو کښې، د دیر قوم پخپله راپاڅیدو او خپل اپریشن ئے اوکړو او خپله ګته ئے پخپله اوکړه، (تالیاں) که 1948 اوګورئ ایف سی پوسټ شهداء دیر په نوم باندې په کشمیر کښې هم پوسټ دے، هغه خو د دې د پاره نه دی چې ځی جنګیږی به، یا به د روس په ماتیدو کښې چې وو نو دا خلق استعمالیدو، کشمیر کښې به دغه استعمالیږی، په مختلف شکلونو کښې به دا ځی خو چې کله د ترقئ خبره راشی، د دغه خبره راشی نو هغه ضلعه بیا مسلسل نظر انداز کیږی۔ زما د دې ورونړو دا خیال دے چې هغه درې سوه ډیمه چرته غونډ دیر کښې جوړ شوی دی، اے روره، دیر کښې یو نه دے جوړ شوے، تاسو به هغه چرته بل چرته جوړ کړی وی او که مونږه له زمونږه حق نه راکوئ نو مونږه خو څه نور نه کوؤ، هغه خلق دے جوړ خیر درې کاله به نور انتظار اوکړو، بیا به خدائے د حیدر غونډې سرے راولی، بیا به د شیرپاؤ غونډې سرے راشی دې ځائے ته او هغه به ځی، پینځه ځله بلکه تلی وو او زه خو نن جی، زه خو د محمود خان چې دے، د هغه 9 نمبر حلقه ده زما 10 نمبر حلقه ده، په هغه باندې زمونږه دا فرض دی چې هغه ښنګه ځان آبادوی، دهغسې به دا بله ضلعه، خو خپله آبادوی، ښنګ چې خپلې حلقې له څومره څه وړئ داسې به، دې بلې له هم وړی او ان شاء الله مونږه به غواړو خپل حق۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړئ جی۔

ملک بادشاہ صالح: او مونږه خپل اختسے شو۔ په آخره کښې یوه خبره بله کوم چې د یو خبرې بار بار Revision کیږی، هغه بار بار یوه کلیه Apply کیږی، چې کله شهید بابا ذوالفقار علی بهټو ته دا وینا اوشوه چې څه خبرې دی د دې نه ته قلار شه ګنی ته او ستا خاندان به مونږه دنیا ته نشان عبرت جوړکړو او د هغې سلسله

کښې هغه کړهئ اوس هم روانه ده، مونږه هم په هغه خبره کښې اوس روان یو، بحیثیت قوم زمونږه جوړیږی چې هغه قومونو خبره مونږه نوره نه منو او بس دے چې کوم خاندان پخپله هم قربان شو، بچی ئے هم قربان شو، ټولې بیبیانې کنډې شوې، آخر په هغوی باندې بس دے، بس مونږه نور دا برداشت نه شو کولے، بس دے د هغو سره نور رحم اوکړئ، بس دغه قومونو چې کومه هغوی ته هغه خبره کړې وه، د هغه قوم آله کار دې مونږه نور نه جوړیږو۔ ډیره مهربانی او ډیره شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب سردار خان صاحب۔

<u>جناب سردار خان</u>: د موجوده مالی سال 20-2019 دا بجټ چې کوم پیش شوے دے، زه د دې ډیره شکریه ادا کوم، مشکور یمه چې جمهوریت دے په دې ملک کښې او د جمهوریت د نمائندګانو د کابینې د وړاندې دا بجټ پیش شو خو چونکه زه عرض کومه چې په دې صوبه کښې او بیا خصوصاً په سوات کښې په آته حلقو باندې هغه مشتمل هم ده چې زمونږه ممبران صاحبان د هغې نه منتخب دی، په هغې کښې هغه قوم چې وو زما ټاکنه ئے کړې وه او د روډونو په مد کښې چې دے نو هغې کښې پانچ ارب ساټھ کروړ اکیاون لاکھ روپئ چې دی هغه مختص شوې دی خو پی کے حلقه چې ده هغه په هغې شامله نه ده، یوه روپئ ئے په هغې کښې نه ده ورکړې، نه Ongoing روډونو له او نه نوې روډونو له جناب سپیکر صاحب، ته چې په کومه کرسئ باندې ناست ئې، توقع او امید ساتو چې دا بجټ زمونږه سلطان خان زما ډیر محترم دے، زما ورسره ډیره زیاته د لږې نه مینه ده، خزانه منسټر صاحب چې دے هغه بجټ پیش کړو خو افسوس دے چې په ترقیاتی منصوبه بندی کښې چې دے په هغې کښې زما دا حلقه دا ولې نه ده شامله؟ مونږه خو وایو چې زمونږه خپل وزیراعلیٰ، خو افسوس زه کومه چې هغه څنګه خپلې علاقې له ترقی ورکوی، نو هغه ټول سوات له ترقی پکار ده، ټولې صوبې له، ټول ملاکنډ ډویژن له ترقی پکار ده۔ حکومتی ارکان چې دی مونږه د دوئ پارسنګ منو چې یره د دوئ به کم از کم یو دړئ زمونږه نه سیوا وی خو کم از کم مونږه هم حق لرو، که تاسو دا قوم نظر انداز کړئ، دا نمائندګان نظر انداز کړئ، دا نه ده پکار، دا خو یو لږ ممبران دی، داسې مکمل مضبوط اپوزیشن نه دے،

پکار دے چې په دې قافله کښې تاسو دا د ځان سره اخستے وے ، په دې ایوان کښې دا پینځه کاله سابقه پرویز خټک وو ، هغه په دې ایوان باندې د دې صوبې وزیراعلیٰ پاتې شوے دے نو زه په دې باندې ډیر سخت افسوس کومه چې دومره اپوزیشن د دیوال سره لګول نه دی پکار ، صوبه کښې مزید تاسو ته حالات چې دی هغه ټهیک نه دی، که مزید دا اپوزیشن چې دے د دوئ د حلقې هغه عوام تاسو هم په دې کښې واخلئ نو ان شاء اللہ کیدے شی، امید لرو چې مونږه د پاکستان شوق کوؤ، د ملک قانون منو، دا خلق بې قانونه طرف ته تاسو روان کړئ، نو د انصاف فیصله اوکړه چې کومه حلقو کښې د هغوی په روډونو کښې کوم مد کښې پیسې وتې دی، مونږه په هغې کښې په کروړاؤ نه غواړو خو هغه عوام مطمئن کول غواړو چې هغه نه راپاځی او روډونو ته نه راوځی۔ کومه چې مهنګائی ده، بې روزګاری ده، خلق مایوسه دے ، تاسو دس پرسنټ چې دے د سوله ګریډ نه لاندې ملازمینو له تنخواه سیوا کړه خو په دې یو لاس زمونږه محترم د فنانس منسټر په دې لاس سیوا کړه خو په دې بل لاس ئے ترې بیا واخسته، په هغې باندې ټیکس لګیدلے دےاو کم از کم چې هغه دوه دوه نیم درې زره روپئ سیوا شو خو زر روپئ په هغې واپس ټیکس دے ، نو د سوله ګریډ نه لاندې دا خلق دا ملازمین د دې ټیکس نه مستثنیٰ کړئ ولې چې مهنګائی ده، بې روزګاری ده، ډیره زیاته ګرانی ده، د میډیسن باره کښې، هر څه د بچو تکلیف دے نو په دې لاندې د سولې نه لاندې په دې ټیکسونه مه لګوئ او مزید نوره تنخواه هغوی له سیوا کړئ چې په دې خلقو باندې بوجه دے ، خصوصاً د پولیس چې دے ، د هغې په باره کښې چې هغه چوبیس ګهنټې حاضر سروس په روډونو په دې ګرمئ کښې په دې غرمو په ټریفک په دې، د هر جلوس او د جلسې مقابله کښې هغه مخامخ وی، نو کم از کم د پولیس نه خو دا بوجه اوچتول پکار دی، هغه غریبانان دی چوبیس ګهنټې حاضر سروس باندې ولاړ وی نو د هغوی نه هم دا ټیکسونه په تنخواه کښې لرې کړئ او زه خو دا عرض کومه دې اپوزیشن ته، دې حکومتی ارکان ته چې کم از کم سرکاری ملازمینو له چې دے بیس پرسنټ تنخواه دهغوی سیوا کړی چې تاسو د کرپشن او کمیشن خبرې کوئ، دا به هله وروکیږی چې مونږه دې تمام سرکاری ملازمینو له تنخواه سیوا کړو او ان

شاء اللہ امید او توقع ستانه ستاتو چې دا زمونږه نه په ټیوب ویلو کښې، واټر سپلائی کښې، په روډونو کښې، په دې مد کښې زمونږه پیسې نشته چې دا د ټورازم هم حلقه ده، هغه مالم جبه په دې کښې هم ده، میادم په دې کښې هم دے، زه خو افسوس کومه چې دې موجوده حکومت۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړئ جی۔

جناب سردار خان: د ټورازم سره زیاته وابسته ده، زیاته مینه ئے ده چې دا ئے ولې نظر انداز کړې ده؟ نو زه تاسو ته بار بار عرض کومه دے، ایوان دې معزز زمونږه حکومتی ارکانو ته چې تاسو لږ راپاځئ، دومره اپوزیشن شاته مه بیائی، د خان سره ئے په دې قافله کښې بوځئ ماشاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہرام خان ترکئی صاحب، شہرام ترکئی صاحب۔

جناب شہرام خان ترکئی (وزیر بلدیات): شکریہ جناب سپیکر، اپنی بات مختصر رکھوں گا، اپوزیشن کے سارے بھائیوں نے اور ٹریژری بنچز کے لوگوں نے بھی تقریر کی بجٹ پہ، ہر بندے کی اپنی سوچ ہوتی ہے جناب سپیکر، وہ اپنے پوائنٹ آف ویو سے چیزوں کو دیکھتا ہے، تولتا ہے، Analyze کرتا ہے اور پھر اس پر اپنا کمنٹ دیتا ہے، اپوزیشن کا کام ہے غلطیاں پوائنٹ آوٹ کرنا، Rectification کرنا، Identify کرنا، حکومت کا کام ہے کہ بجٹ کو اس طریقے سے Present کرنا کہ وہ زیادہ Balanced ہو، Acceptable ہو اور لوگوں کی مشکلات میں اس میں کمی آسکے۔ جو Overall budget جس کو حکومت نے Present کیا، کوئی نو سو بلین کا بجٹ ہے، پورے صوبے کا، Merged districts اور Settled کا بھی جس میں 62 بلین Merged districts کے لئے رکھا گیا ہے جو کہ تاریخ میں پہلی دفعہ ہو رہا ہے کیونکہ اگر آپ Merged districts کا میں صرف Merged پر پہلے بات کرلوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جہاں پہ سب سے زیادہ تکلیفیں گزریں اور اس کو یہ پورا ہاؤس Accept کرتا ہے Irrespective کہ کون کس پارٹی سے ہے، یہ ایک تلخ حقیقت ہے اور ایک سچائی ہے کہ یہ لوگ بڑی تکلیفوں سے گزرے ہیں، ان کو وہ Development نہیں ملی جو باقی ملک یا باقی صوبے کو ملی ہے، پہلی دفعہ وہ Merge بھی ہوئے ہیں جو ایک خوشی کی بات ہے اور Sport life میں آئے اور Main stream میں آئے ہیں۔۔۔۔

حاجی بہادر خان: منسټر صاحب دې دا اووائی چې ده خپلې حلقې له څومره پیسې ایښې دی او دیر له څومره ایښې دی؟

وزیر بلدیات: ایم پی اے صاحب، دا ډیره غلطه خبره ده، په تا کښې د برداشت ماده پکار ده، چې زه خبره کوم ته به آورې، ستا لیډر چې خبره کوی مونږه ئے نه آورو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب، دا واورئ۔

وزیر بلدیات: دا کومه طریقه ده سپیکر صاحب، دا کومه طریقه ده، ته به برداشت کوې چې زه دې خوا ناست او ته اخوا ناست ئې، دا کومه طریقه ده چې په دویمه خبره راپاځې؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سن لیں بہادر خان، آپ سن لیں، بہادر خان صاحب، جب آپ کی سپیچ جاری تھی تو گورنمنٹ نے سن لی ہے۔

وزیر بلدیات: زه Dictation نه اخلم دلته، دوئ تقریر کولو ما اوریدلے دے، میری تقریر ان کو سننا پڑے گی، یہ میرا Right ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل جی۔

وزیر بلدیات: اور یہ سنیں، Disagree کرتے ہیں، پھر اپنی باری پر جو کہنا چاہے کہیں اور حقیقت بتائیں، اے این پی کے دور کی حقیقت اپنے حلقے کی اٹھا کر ان کے سامنے رکھو کہ میرے چچا یہاں پر ایم پی اے تھے، ان کو ایک روپے فنڈ نہیں ملتا تھا اور پوری پارلیمنٹ میں وہ اکیلے اپوزیشن میں تھے، وہ حقیقت اس زمین پر رکھوں گا یہ Face نہیں کر پائیں گے۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی، ہمیں ادھر برداشت کریں، ہم آپ کو ادھر برداشت کر رہے ہیں، برداشت کا مادہ پیدا کریں، یہ کوئی Dictation دینے کا کام تو نہ کریں، دو منٹ بات کرتے ہیں، کوئی کھڑا ہو جاتا ہے، ہمیں ادھر سے، آپ تقریریں کر رہے ہیں، ہم سنتے جا رہے ہیں، ہم لکھتے جا رہے ہیں جو آپ اچھی تجویز دیں گے ہماری Commitment ہے، ہم اس میں Changes لائیں گے لیکن یہ تو نہ کریں کہ آپ Dictate کریں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سب کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیئے، سب کی سپیچز سننی سنی چاہئیں، سپیچ کے درمیان کوئی نہ کھڑا ہو۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر، ہر دور کی حقیقت پڑی ہوئی ہے، ہر دور کی ہماری بھی اور ہم سے پہلے حکومتوں کی حقیقت ان کاغذات میں پڑی ہوئی ہے، ہمارے پاس ذہنوں میں ان کو بھی یاد ہے اور ہمیں بھی یاد ہے، تو ادھر نہیں جانا چاہتے، جائیں گے، بہت ساری چیزیں اور سامنے آجائیں گی، بس اس پر چھوڑ کر آگے بڑھتے ہیں اور وہ بھی اگر ضرورت پڑی تو ٹھیک ہے یہ ہمیں یاد دلائیں اور ان کو یاد دلائیں گے 62 بلین کا بجٹ تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے، اس کو پہلے 62 مل رہے تھے اس دفعہ 100 ملین زیادہ مل رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کو سب سے زیادہ توجہ کی زیادہ ضرورت ہے، اگر آپ ان کو توجہ نہیں دیں گے، ان کی مایوسیاں اور بڑھیں گی اس لئے کوشش کی گئی ہے اس بجٹ میں کہ ان کو فاٹا کے، جو پہلے فاٹا تھا، ابھی Merged districts ہیں، ہمارے نئے ڈسٹرکٹس وہاں پر ان لوگوں کو صحیح Develop کیا جائے اور ان کو وہ ساری ضروریات جتنی ہو سکے حکومت سے وفاق سے بھی اور صوبے سے بھی اس کو پورا کیا جائے۔ اس ہاؤس کی کیا Responsibility اس میں کہ جو فاٹا جو Merged districts کے حوالے سے جو سکیمیں ہیں، اس میں یا جو پروگرام ہے، اس میں اپوزیشن بھی اور ٹریژری بنچز بھی ہمیں Identify کریں کہ وہ کونسی چیزیں ہیں جو اور بہتر ہو سکتی ہیں، جن سے ان لوگوں کی زندگیوں میں اور بہتری آسکتی ہے؟ لیکن پھر مجھے اس طرح، کل میں نہیں تھا Sorry، لیکن فنانس منسٹر نے اور باقی منسٹران اور میرے بھائیوں نے نوٹ کی ہوگی لیکن آج میں نے ایسی کوئی بات نہیں سنی کہ انہوں نے ایسی کوئی سکیم Identify کی ہو، یا پراجیکٹ Identify کیا جس سے ان کی واقعی زندگیوں میں بہتری آسکتی ہے، تو میری پھر درخواست ہوگی اپوزیشن سے کہ اگر آج جائیں، کل چھٹی ہے تو پرسوں Monday کو ضرور آکر تجاویز دیں کہ فاٹا کے لئے ان کی کیا سوچ ہے کیونکہ آج میں نے کچھ سنا نہیں۔ Overall budget پھر دیکھ لیں جو صوبے کا ہے، میں اگر ایجوکیشن پر دو منٹ بات کروں کہ پچھلی دفعہ میرے چند بھائیوں نے اس پر تنقید بھی کی، ان کا رائٹ ہے کر سکتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ پہلی دفعہ ہے پچھلے پانچ سال میں 55 ہزار ٹیچرز میرٹ پر بھرتی ہوئے، یہ 55 ہزار ٹیچرز جناب سپیکر، وہ تھے جو پہلے سے، ہمارے آنے سے پہلے یہ پوزیشنز خالی تھیں، سکولز بنتے گئے، ٹیچرز کم بھرتی ہوتے گئے، تو جب آپ سکولز بناتے ہیں، اس میں کرسی دیتے ہیں، اس میں پنکھا لگاتے ہیں، اس میں بچہ آتا ہے، پڑھائی کرتا ہے لیکن اگر پڑھائی کے لئے ٹیچر ہی نہ ہو تو بچہ سال بعد Exam کیسے دے گا، اس میں کیا وہ سیکھے گا؟ اور ہمارے اپنے قوم کے ہی بچے ہیں تو اگر وہ کچھ سیکھیں گے نہیں، وہ کچھ بن نہیں پائیں گے، تو تحریک انصاف کی پچھلی حکومت میں ہم نے 55 ہزار ٹیچرز

کو بھرتی کیا، اس سال ہم نے جو پلان کیا ہے کہ ہم 25 ہزار ٹیچرز اور بھرتی کریں گے خیبر پختونخوا میں ان شاء اللہ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنی اور یہ Demand بڑھتی جائے گی، ہم چاہتے ہیں کہ 100 پرسنٹ ٹیچرز کی Availability all across KP جہاں پہ بھی ہو، خیبر پختونخوا میں ہر سکول میں آپ کو ٹیچر ملے، بچے کے لئے بہت ہی Important ہے، Missing facilities پچھلی حکومت میں بھی اربوں روپے اس پہ لگے، اس حکومت میں ہمارا یہ پلان ہے کہ باؤنڈری وال ہیں، واش رومز ہیں، فرنیچر ہے، Utilities ہیں جناب سپیکر، وہ دینا پڑیں گی، اس میں اس بار ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے، فنانس اور پی اینڈ ڈی نے جو پلان کیا ہے، Already اس میں جو ہے وہ ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے، کوئی چھ ہزار نئے کلاس رومز پورے پختونخوا میں بنیں گے۔ عجیب تو تھا کہ چھ کلاس رومز کا، چھ کلاسز کا سکول اور دو کمرے، اب دو کمروں میں چھ کلاسز کیسے بیٹھیں گی؟ ہم نے خود دیکھا ہے، ہم سب کے حلقے ہیں جی، سارے یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، کسی نہ کسی حلقے سے ان کا تعلق ہے اور یہ اپنے حلقوں میں جاتے ہیں، وہ بہت سارے پرانے سکولز جہاں پہ صرف دو کلاس رومز ہیں، صوبائی حکومت پچھلی بھی ہم نے کوشش کی، اس بار بھی ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ چھ ہزار مڈل کلاس رومز اور ہائی میں بھی، ہائر سیکنڈری میں بھی اور پرائمری میں خصوصاً فیمیل پہ زیادہ توجہ دے رہے ہیں، بلکہ Overall بھی، تو جس میں ہم چھ کلاس رومز بنائیں گے 1.8 ملین گرلز کے لئے Stipend رکھی گئی ہے تعلیم کے لئے کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں اور یہ ہم سب کی Believe ہے کہ ایک خاتون کو تعلیم دینا اس طرح ہے کہ پوری فیملی کو Educate کرنا ہے، اس کے لئے بہت سارے فنانشل پرابلمز ہوتے ہیں، اکثر وہ دور ہوتے ہیں، اکثر وہ دور ہوتے ہیں، سکول Parents پہ بوجھ ہوتا ہے، برداشت نہیں کر پاتے تو صوبائی حکومت نے اس کو فوکس کیا ہے کہ بچوں کی تعلیم اور خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم پہ زیادہ توجہ دی جائے تاکہ معاشرہ اپنے پیروں پہ کھڑا ہو سکے۔ صحت انتہائی Important subject ہے جناب سپیکر، صحت انصاف کارڈ میں سمجھتا ہوں، صحت میں ہم نے جتنے کام کئے اور جتنے ادوار میں جو بھی ہوا، بہترین کام اس میں صحت انصاف کارڈ ہے، اس کے ہم سب نے ریزلٹس دیکھے، جو غریب لوگ جن کے پاس دو وقت کا کھانا نہ ہو اور وہ کارڈ لے کر جائیں اور جہاں پہ امیر کروڑ پتی بندہ وہاں پہ علاج کرے، وہاں پہ غریب بندہ علاج کر سکتا ہے، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، یہ کریڈٹ تحریک انصاف کو اور اس کی حکومت کو جاتا ہے (تالیاں) اور اس بار ہم ایک Step آگے گئے ہیں جناب سپیکر، صحت انصاف کارڈ خیبر پختونخوا کے ہر شہری کو ملے گا، ہر فیملی کو ملے گا،

کوئی ایسا بندہ نہیں ہوگا، ایسی خاتون نہیں ہوگی، ایسا بچہ نہیں ہوگا خیبر پختونخوا میں جس کو صحت انصاف کارڈ نہیں ملے گا اور یہ All across ہوگا، سب کو ملے گا۔ یہ دیکھیں، یہ وہ کام ہے جو سیاست سے بالاتر ہے، وہ آپ کے بھی ووٹرز ہیں، وہ ہمارے بھی ووٹرز ہیں، وہ جس کا ووٹر ہے جس پارٹی سے اس کا تعلق ہے، جس شہر سے ہے، جس اضلاع سے ہے، کوئی ریجن سے All across صحت انصاف کارڈ مل رہا ہے۔ میرے خیال سے اگر حساب کیونکہ سب کو حساب کتاب دینا ہے، اگر اسی پہ حساب کتاب ہو جائے، شاید اسی پہ ہمیں بخش دیا جائے کیونکہ غریب لوگوں کی تکلیفوں میں کمی لائی ہے اور میں یہ بات ہر جگہ کرتا ہوں جناب سپیکر، کہ جب غریب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اس پہ گزرتا کیا ہے؟ وہ جب مریض اٹھاتا ہے، جیب میں پانچ سو روپے نہیں ہوتے، وہ گھر پہ نظر ڈالتا ہے، یہ میں نے سنا ہے اور میں نے بات کی ہے لوگوں سے، اپنے حلقے کے لوگوں سے، مختلف اور سے بھی، وہ گھر پہ نظر ڈالتا ہے کہ بیچوں گا کیا؟ اپنے بیمار کے علاج کے لئے پانی نکالنے کی واٹر مشین بیچوں گا، واشنگ مشین تو ان کے گھر میں ہوتی نہیں، برتن بیچوں گا جو وہ چلاتا ہے، موٹر سائیکل بیچوں گا، سائیکل بیچوں گا، کچھ نہ ہو گھر گروی رکھوں گا لیکن اپنے مریض کا علاج کرواوں گا۔ ہم نے اس حکومت نے ان لوگوں کی مشکلات کو سامنے رکھ کے ان کے لئے بجٹ بنایا ہے اور ان کے اور ان کی مشکلات میں کمی لانے کے لئے اس لئے ہم نے پچھلی حکومت کے آخر میں بھی کہا (تالیاں) تھا کہ ان شاء اللہ موقع دے گا تو اس کو ہم All across کریں گے، تو یہ کریڈٹ دینا چاہئیے، اگر کچھ اچھا ہوا ہے Accept کرنا چاہئیے، آپ لوگ بھی اپنے حلقوں میں جا کے اس کو کیش کر سکتے ہیں کہ یہ حکومت نے کیا ہے۔ کینسر کے مریض، یہ بیماری بہت خطرناک ہے، کوئی بھی ہو جائے جناب سپیکر، لیکن کینسر جیسا مرض فیملیز کو نسلوں در نسل تباہ کر دیتی ہے، ماں چلی جاتی ہے، باپ چلا جاتا ہے، Financially لوگ ویسے بھی Crippled ہو جاتے ہیں، ان کے علاج پہ جو لگ جاتے ہیں وہ ویسے ہی وہ ٹھیک نہیں ہو رہے ہوتے یا Slow process ہوتا ہے، وہ گروی اور Financially تباہ ہو جاتے ہیں Socially, morally تباہ ہو جاتے ہیں، اس حکومت نے اس بجٹ میں آٹھ سو بیس ملین روپے کینسر کے مفت علاج کے لئے رکھے ہیں، اس کو Enhance کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کی مشکلات میں کمی لائی جا سکے، کریڈٹ دینا چاہئیے، بجائے یہ کہ ہم کہیں اور جائیں ذرا بجٹ پڑھیں، بجٹ کی حقیقت کو سمجھیں تو اس میں بہت سارے اچھے کام ہوئے ان لوگوں کے اور اس میں بھی یہ میں اس میں پھر کہتا ہوں، یہ کوئی ووٹر ہو، کسی پارٹی سے اس کا تعلق ہو، خدا نہ کرے کسی کو یہ بیماری ہو اور جس کو ہے، اللہ اس کو صحت دے

لیکن وہ کسی پارٹی سے، نلوٹھا صاحب کی پارٹی سے ہو یا کسی اور سے ہو، اس کا علاج مفت ہوگا، کریڈٹ دینا چاہئیے اس حکومت کو اور اس طرح کی بہت ساری اور ڈیویلپمنٹ ہے۔ اکانومی، پیسوں کے بغیر یہ ملک نہیں چل سکتا، بے روزگاری ہے، انڈسٹری نہیں ہے، مشکلات ہیں، نوجوان بے روزگار ہیں، کاروبار بدامنی کی وجہ سے پچھلے دس بارہ پندرہ سال اس صوبے نے جو مشکلات دیکھی ہیں، اب اس صوبے کو اپنے پیروں پہ کھڑا کرنا ہے، اب یہاں پہ ایکدم بڑی انڈسٹری تو نہیں آسکتی جناب سپیکر، تو کیا کیا جاسکتا ہے؟ جس کو پرائم منسٹر خود بھی لیڈ کر رہے ہیں، Importance یہ ہے کہ اس پہ اس وقت سب سے زیادہ تیزی سے اکانومی کو Boost دینے کے لئے ٹورازم ایک واحد حل ہے، اس وقت اس صوبے کا ساتھ اور Potential ہے، اس صوبے کے ملاکنڈ ریجن میں اور ہزارہ ریجن میں اور باقی کو بھی، فاٹا کو بھی دیکھ رہے ہیں اس وقت لیکن وہ لاء اینڈ آرڈر جیسے ہی ٹھیک ہوتا ہے وہاں پہ کہ ٹورازم کو Establish کرنا چاہتے ہیں، میں اور عاطف، کیونکہ وہ اس کا منسٹر ہے ٹورازم کا اور لوکل گورنمنٹ کا، ہم نے سوات کا بھی دیکھا، ہزارہ میں بھی کچھ ایریاز ہم نے دیکھے، اس بار پھر پلان ہے کہ بجٹ کے بعد دیر اور چترال کی طرف بھی جائیں، وہاں پہ بھی دیکھیں، کچھ اور طرف بھی، مانسہرہ میں کچھ اور جگہیں ہیں Identify ہوئی ہیں یا باقی جگہوں میں، گلیات کی طرف تو ہم Already visit کر چکے ہیں کہ جہاں پہ ہم دیکھتے ہیں کہ Potential جس علاقے میں ہے، Obviously علاقے زیادہ ہیں اس کے لئے زیادہ پیسے چاہئیے ہوں گے اور کوشش ہماری یہ ہے کہ ان ایریاز کو ڈیویلپ کیا جائے جہاں پہ ٹورازم کا Potential ہے اور اس میں Job creation ہو سکتی ہے اور ہم نے وہاں کی Miseries دیکھی ہیں کہ ان پہاڑیوں میں کوئی اور کس لئے جائے گا، اگر وہ خوبصورت وادیوں کو ہم ڈیویلپ نہ کریں، کارخانے وہاں پہ نہیں ڈیویلپ ہو سکتے اور کہیں لوگ وہاں پہ جائیں گے نہیں تو ان لوگوں کے لئے روزگار کا ایک ہی واحد ذریعہ ہے اور پورے صوبے کی اکانومی اس پہ چلے گی وہ ہے ٹورازم، اس بار کیلئے صرف عید پہ میرے خیال سے دو لاکھ گاڑیاں مالاکنڈ ڈویژن گئی ہیں، اسی طریقے سے ہزارہ میں ناران، کاغان اور گلیات سے ہم ہو کے آئے تھے بالکل چوک تھا کیونکہ لوگ دن بدن اور زیادہ جا رہے ہیں، تو مالاکنڈ اور ہزارہ کے لئے ویسے بھی ایک خوشی کی بات ہے کہ ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے اور لوگوں کا رجحان اس طرف ہے لیکن یہ راتوں رات نہیں ہوگا جناب سپیکر، اس میں Obviously ٹائم لگے گا لیکن ڈیویلپمنٹ انہوں نے کیا کیا ہے؟ سب سے پہلے ایک Concept introduce کروایا ہے، ٹورازم پولیس کا، اس بار ہم نے کوشش کی کہ اس کو جلدی کیا جائے تو اس میں ہر جگہ پہ آپ کو ٹورسٹس کو سپورٹ دینے

کی، توHundred millionاس کے لئے رکھے ہیں 3.7 بلین روپے جو ورلڈ بینک کی طرف سے ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ اور ٹورازم نے کئے ہیں ان ایریاز کی پروموشن اور ڈیویلپمنٹ Destination کے لئے ہم نے رکھے ہیں جو نئے Destination identify کئے ہیں اور کر رہے ہیں، کوئی ایک ارب روپے یہ چھوٹے موٹے روڈز جو ہیں مالاکنڈ اور ہزارہ میں، ان کے لئے رکھے ہیں اور اور بھی رکھے جا رہے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی پانچ سو پلے گراونڈز All across KP سپورٹس کے لئے رکھے گئے ہیں تاکہ جہاں پہ بھی ان کے لئے کوئی Healthy activity ہونی چاہیئے تو پانچ سو گراؤنڈز کے لئے، ایک ہزار گراؤنڈز کے لئے Five hundred million, half a billion روپے رکھے گئے ہیں۔ میں نے اکانومی کی بات کی جناب سپیکر، تو اکانومی کے ساتھ پہلی چیز آپ کے ذہن میں آتی ہے، Skilled work force آتی ہے، Skilled development آتی ہے، خواتین آتی ہیں، یہ مطلب جو لوگ کام کر سکتے ہیں اور نوجوان آتے ہیں تو اس کو اگر آپ دیکھیں Innovation Fund رکھا گیا ہے، یوتھ کے لئے، خواتین کے لئے دو ارب روپے ہم نے نوجوانوں کے لئے رکھے ہیں جو ان پہ Distribute ہوں گے اور سپورٹ دی اپنے ان کی آئیڈیاز کو سپورٹ دینے کے لئے کیا گیا ہے، پانچ ارب لونز رکھے گئے ہیں، یوتھ اور Skilled workers کے لئے پانچ ارب روپے نوجوانوں کو لون دیا جائے گا، اگر ان کے پاس ان کے آئیڈیا ہیں اور وہ اپنے آئیڈیاز کو Business modem میں Convert کرنا چاہتے ہیں، یہ اب سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا حالانکہ مختلف حکومتیں گزری ہیں، اتنے پیسے نوجوانوں کے فلاح و بہبود پہ خرچ نہیں ہوئے تھے اور پانچ سو ملین Young businessmen ان کے جو بزنسز Run ہو رہے ہیں، ان کو فنانشل اگر سپورٹ چاہیئے تو اس میں فنانس اور انہوں نے پیسے رکھے ہوئے ہیں Various youth development packages بنائے ہیں، اس کے لئے الگ پانچ سو روپے رکھے گئے اور اس طرح کے بہت ساری اور سکیمز ہیں، کہنے کا مطلب یہ ہے جناب سپیکر، کہ کوئی تقریباً Sixty, sixty two percent پاپولیشن اس وقت یوتھ کی ہے، ان کو ہم نے سپورٹ دینی ہے، ان کو ہم نے روزگار دینا ہے، ان کو ہم نے Hope دینی ہے، ان کے آئیڈیاز کو ہم نے سپورٹ کرنا ہے اور اس کے لئے پیسے چاہیئے ہوں گے، تو ہم نے بڑی نالیاں، گلیاں کوچے بنائے لیکن اس سے وہ Economic activity generate نہیں ہوتی جو ان پراجیکٹ سے ہوتی ہے، اسی وجہ سے ہم ان پروگرامز کو آگے لائے ہیں اور اس میں پھر یہ کہہ دوں کہ یہ پراجیکٹس ہنڈرڈ پرسنٹ میرٹ پہ ہیں، کوئی بھی نوجوان صوبے کا کوئی اس کے پاس آئیڈیا

ہو، Eligible ہو، کسی پولیٹیکل پارٹی سے، فلور آف دی ہاؤس کہہ رہا ہوں، میکینزم ہر جگہ پہ ایسا ڈیویلپ کیا گیا ہے کہ اس کو سپورٹ ملے گی، اس کو پیسے ملیں گے اور اپنے آئیڈیا کو آگے لے کے جائے گا اور نہ کہ خود روزگار کے لئے پھرے گا بلکہ اور دس بارہ پندرہ نوجوانوں کو اپنے ساتھ روزگار میں لائے گا، یہ آئیڈیاز پہلے نہیں تھے، اب یہ پورے ہاؤس کو Appreciate کرنا چاہئیے، اس پہ بات نہیں ہوئی، اس پہ بات ہونی چاہئیے، میں اسی وجہ سے یہ چیزیں سامنے لا رہا ہوں کہ اگلے دن جب میرے بھائی آئیں گے تو انہی چیزوں پہ یہ ہمیں اور Valuable input دیں گے، بجائے یہ کہ یہ صرف تنقید کریں گے، ان میں اگر یہ ہمیں Input دے دیں کہ اس کو اور کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے، کوئی ان کا اپنا آئیڈیا ہو، وہ ہمیں دیں، فنانس منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، نوٹ کریں گے، ہم سارے نوٹ کریں گے اور اس کو پھر اس کو ہم Replicate کریں گے، لوکل باڈیز میں Overall 46 بلین ہم نے لوکل باڈیز کے لئے رکھے ہیں، پشاور، میرا تعلق صوابی سے ہے، کسی کا سوات سے ہے، کسی کا دیر سے ہے، کسی کا ڈی آئی خان سے ہے لیکن ہم Believe کرتے ہیں کہ پشاور اس صوبے کا ہے، ہزارہ سے پورا میں نے سب کا کہا ہے، کسی سے بھی ہو، نلوٹھا صاحب ایبٹ آباد سے ہیں تو میں نے مولانا صاحب کا اور سب کا کہہ دیا کیونکہ آپ کا کہیں سے بھی تعلق ہو، صوبہ ہمارا ہیڈ کوارٹر پشاور ہے Economic activity پورے پشاور سے جنریٹ ہوتی ہے، پورے صوبے کے لئے Merged districts کے لئے بھی، افغانستان کے لئے بھی اور باقی پورے صوبے کے لئے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ پشاور کا ٹریفک کا بہت بڑا مسئلہ ہے، پشاور کی اپ لفٹ کی Improvement چاہئیے، صفائی کی Improvement کی ضرورت ہے تو WSSP کو ہم نے ایکسٹرا دو ارب روپے رکھے ہیں تاکہ ان کو سپورٹ دی جائے اور اس شہر کو صاف کیا جائے، 4.5 بلین پشاور کا بس سٹینڈ کیونکہ سٹی کو شفٹ کر رہے ہیں، اس کو باہر کرنا چاہتے ہیں تو اس کو ہم نے باہر کرنے کے لئے اس کے لئے پیسے رکھے ہیں، کوئی ایک ارب روپے اس کی زمین Acquirement اور پھر اس کی سٹیشن ڈیویلپمنٹ، پشاور اپ لفٹ کے لئے روڈز کے لئے فلائی اوور کے لئے ہم نے پیسے رکھے ہیں، پارکس، جتنے پشاور میں پارکس ہیں، Dumping areas ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ان کے محلوں کو ان کے جو بچوں کے کھیلنے کے لئے ہر وہ کوئی بھی حلقہ ہو، اس میں جہاں پہ ہمیں جگہ ملے گی اس میں ہم پارکس ڈیویلپ کریں گے اور بچوں کے کھیلنے کے لئے اور بزرگوں کے یا نوجوانوں کو Time spend کرنے کے لئے اس کے لئے ہم پیسے خرچ کریں گے۔ اس کے علاوہ جتنے بھی WSSCs ہیں اس کے لئے الگ پیسے رکھے گئے ہیں

تاکہ وہ ان شہروں کو صاف کر سکیں۔ اس کے ساتھ جناب سپیکر، میں وائنڈاپ کروں گا، دو تین چیزیں میں کہنا چاہتا ہوں، ایک تو یہ کہ بابک صاحب نے یہاں پہ ایک بات کی، میں نے نوٹ کی، انہوں نے کہا کہ اور مختلف بھائیوں نے Comments کئے، ہماری سائڈ سے بھی ہوئے، اس سائڈ سے بھی ہوئے جو کہ بالکل ان کی رائے ہیں، ہم احترام کرتے ہیں، اس میں یہ تھا کہ ان کے ٹائم میں جب یہ چھوڑ کے جا رہے تھے تو 1.5 بلین تھرو فارورڈ تھا، بالکل ٹھیک بات ہے، بہتر پلاننگ جو پلاننگ کے اصول ہیں جو Best management practices ہیں، جو ہم نے سنا ہے، Correct کر سکتے ہیں اگر کوئی غلطی ہو لیکن جو عموماً پوری دنیا میں Follow کیا جاتا ہے Three to four years یا Four to five years تھرو فارورڈ رکھا جاتا ہے کیونکہ آپ پلاننگ کرتے ہیں پانچ سال کی، چار سال کی، چھ سال کی اور اس کے لئے آپ پراجیکٹس ڈیویلپ کرتے ہیں اور اس کو آپ پھر، پراجیکٹس پلان کرتے ہیں پھر آپ ڈیویلپ کرتے ہیں، تو اگر 1.5 year کا تھرو فارورڈ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ پلاننگ کوئی بہتر نہیں تھی، آپ نے زیادہ توجہ گلی کوچے نالے اس کو بنانے میں تھی یا اس طرح کے بہت سارے اور کوئی پراجیکٹس ہوئے لیکن جو اکانومی کو سپورٹ دینے کے لئے Boost دینے کے لئے یا اس کو پورے علاقے کو اٹھانے کے لئے جو پراجیکٹس ہوتے ہیں، وہ شاید آپ نہیں کر پائے، تو اس وجہ سے جو ہمارا تھرو فارورڈ تھا، ہم نے کم کیا لیکن اور اس میں ہم اور بھی محنت کر رہے ہیں تاکہ اس کو ہم اس لیول پر لے کر آئیں اور کوشش بھی ہم نے بہت سارے ڈیپارٹمنٹس بھی کی ہے کہ Three to four یا Four to five, three to five کے بیچ میں رکھا جائے تاکہ Real term planning اور ڈیویلپمنٹ ہو سکے جس میں پورا جو علاقہ ہے اس کو ڈیویلپ کیا جائے۔ انہوں نے یہاں پر بات کی کہ جی فلاں ضلعے کو Ignore کیا یا فلاں ضلعے کو سپورٹ نہیں دی گئی، تو بے شک اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ 100 پرسنٹ ہر ضلعے کو فرسٹ بجٹ میں یا سیکنڈ میں وہ آپ وہ سپورٹ نہیں سکتے، Obviously پانچ سال ہیں تو کہیں نہ کہیں اس کو کبھی ایک کو کبھی دوسرے کو ہم سپورٹ دیں گے، میں Example دیتا ہوں، Example یہ ہے کہ ٹانک جس میں نہ ہمارا ایم این اے نہ ہمارا ایم پی اے ہے اور میرے خیال میں اگر میں کہوں تو صوبے کا سب سے زیادہ پسماندہ ضلع دو تین میں سے ایک ٹانک بھی ہوگا، ڈسٹرکٹ اپ لفٹ کے لئے جو ہم نے سکیم رکھی، انصاف کا جو تقاضا کہتا ہے، اس حساب سے ہم نے ستر کروڑ روپے ٹانک کے لئے بھی ہم نے رکھے ہیں، اب وہاں پر نہ میرا، پھر کہہ رہا ہوں نہ ایم پی اے ہے نہ ہمارا ایم این اے وہ اس سائڈ پر نہیں ہے، اس سائڈ پر ہے لیکن ہم نے

کوشش کی ہے کیونکہ وہ جو چارٹ میں ہم دیکھ رہے تھے کہ ان کو سپورٹ کی ضرورت ہے تو ان کو دینا چاہئیے، اس طرح بہت سارے اوروں کی، اب اگر اس حساب سے کیا جائے، اور ضرورت بھی ہے، جیسے یہ کمپلیٹ ہوں گے ہم اور ضلعوں کو اس میں لے کر آئیں گے کیونکہ ہم سارے ضلعوں کو اس میں کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم فیز بائے فیز جائیں گے کیونکہ پیسوں کے حساب کتاب کے ساتھ اس کو رکھ کر کیا جاتا ہے۔ میاں نثار گل صاحب نے بات کی اور انہوں نے احتجاج بھی کیا، ہم ان کے احتجاج کا اور ان کے رائٹ کا ہم احترام کرتے ہیں، میں نے فنانس منسٹر سے پھر کنفرم بھی کیا، جب میں سپیچ کے لئے اٹھ رہا تھا اور وہ یہ تھا کہ کوئی Gasification کے لئے ان کے لئے کوئی نو، Nine hundred million already فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ریلیز کر دیئے ہیں جو کہ پورے کرک کے Gasification کے لئے اور اس کے پورے علاقے کی سپورٹ کے لئے، اس کے علاوہ اس سال کا ان کا جو بجٹ ہے یا جو ان کی ایلوکیشن ہے وہ انہوں نے Already بجٹ میں ریفلیکٹ کی ہے اور اس کو ان شاء اللہ اسی سال ان کو بھی ملے گا، ہمیں بھی ملے گا ٹوبیکو سیس کا، واٹر کا جو ہے اس کا وہ بھی ان کو ملے گا، تو میں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے Re confirm کیا تو ایسی کوئی بات نہیں ہو گی ان شاء اللہ آپ کے ضلعوں کو آپ کا شئیر ملے گا لیکن میری ریکویسٹ ہو گی کہ وہ سکیمیں ایسی جگہ پر لگیں جس سے چھوٹی چھوٹی سکیمیں نہ ہوں Economic activity کی جائے کیونکہ کرک کے لوگوں کے بہت بڑے مسائل ہیں، ہمارا ہر ضلعے کے Different مسائل ہیں، پینے کے صاف پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے، بہت ساری اور چیزوں کا ہے تو Priority کر کے اس کو اگر لگایا جائے تو میرے خیال سے پورے علاقے کو اس کو توجہ ملے گی اور انصاف کی بنیاد پر، تو میرے خیال میں لوگ انہی سے خوش ہو جائیں گے، تو یہ ایک ایسی چیز ہے جو کہنا اور کرنا ضروری تھی۔ دیر اپر کی بات ہوئی، باچا صالح میرے دوست ہیں، بھائی ہیں اور انہوں نے تنقید بھی کی لیکن انہوں نے آدھا سچ بولا جو کہ جھوٹ سے زیادہ خطرناک ہے، پوری بات یہ کر نہیں پائے، میں اگر بجٹ کی یہ کتابیں اٹھاؤں، یہ تو اس میں کوئی تین چار Pages دیر اپر کے ہیں، اس میں سکیم کوئی ایک حلقے میں ہے کوئی دوسرے حلقے میں ہے، کوئی کون سے حلقے میں ہے تو وہ سکیمیں Already چل رہی ہیں، اور بھی ہماری کوشش ہو گی کہ جن علاقوں میں ضرورت ہے ہم کوشش کریں گے کہ اس کو ہم سپورٹ دے سکیں۔ کمراٹ کی میں ایک بات کر لوں، پھر اپنی سپیچ کو شش کروں گا کہ وائنڈ اپ کر لوں، میں خیر ہے، میں ایم پی اے سے بات، ایک منٹ پلیز۔

جناب بہادر خان: د دې نه پس به بیا مونږ له موقع را کوئ چې مونږه خبره اوکړو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): پلیز، میری بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کراس ٹاک نہ کریں بہادر خان صاحب، کراس ٹاک نہ کریں، سن لیں جی سن لیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اوښایئ کنه، مونږه خو وایو۔

جناب بہادر خان: د دې نه پس به زه خبره کوم۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نو کوه کنه ایم پی اے صاحب، تا له نه چا په خله ټیپ لګولے دے نه درله چا لاسونه تړلی دی، نه درباندې چا پابندی لګولې ده، کوه ستا فلور دے ته چې پرې خومره خبرې کول غواړې نو کوه، زه خو وایم۔۔۔۔

جناب بہادر خان: د غلط بیانئ نه کار اخلې۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زه غلط بیانی کومه؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شہرام خان، Continue کړئ تاسو، شہرام خان، Continue کړئ تاسو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں نے غلط بیانی نہیں کی، میں بہت کلئیر کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب، آپ بیٹھ جائیں، آپ کی باری آجائے تو پھر کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ٹھیک ہے نا کریں، آپ جو کرنا چاہیں آپ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈ اپ کړئ شہرام خان، وائنڈ اپ کړئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہمارے اتنے دل ہیں، آپ جو بات کہیں گے ہم سنیں گے، لکھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈ اپ کړئ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): Obviously ہماری حکومت ہے، آپ یہ Accept کریں کہ ہم حکومت میں ہیں تو حکومت کا تو Obviously حساب کتاب تھوڑا Different ہوتا ہے، اگر یہ بات Accept نہیں کریں گے، ان کے لئے یہ ماحول بڑا مشکل ہو جائے گا، ان کو یہ Realty ہے یہ Accept کریں، ایک حکومت ہوتی ایک اپوزیشن ہوتی ہے، یہ ان کے دور میں بھی ایسا تھا لیکن اس میں اس وقت ان کو یہ یاد نہیں تھا کہ اس وقت کبھی ادھر بھی جانا پڑے گا کیونکہ یہ سمجھتے تھے کہ ساری عمر ہم ادھر رہیں گے اور باقی لوگ ادھر رہیں گے، وہ اللہ کا کرنا ہوا یہ ادھر چلے گئے، ہم ادھر آ گئے، تو یہ Accept کرنا پڑتا ہے، یہ

Realty ہے، کڑوا سچ ہے لیکن اس کے ساتھ رہنا پڑتا ہے اور اگر حقیقت بتائیں تو اگلی بار پھر میں لے آؤں گا ان کے دور کی حقیقت اور اس فلور پر میں ایک ایک فگر کے ساتھ Quote کروں گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈ اپ کریں شہرام خان، آپ وائنڈ اپ کریں۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: آخری بات جناب سپیکر، تو باچا صالح صاحب کی بات بالکل سر آنکھوں پر، باقی ایم پی ایز صاحبان کی بھی ہم نے نوٹ بھی کیں، ہماری کوشش ہو گی کہ ہم ان علاقوں کو توجہ دیں جہاں پر ان کو سپورٹ کی ضرورت ہے۔ ایک کمراٹ کی میں نے بات کی، بڑا Neglected بہت بڑا Potential ہے وہاں پر، ادھر کوئی لینڈ ایشوز بھی ہیں، ایک ان کے نالج کے لئے بتا دوں بلکہ یہ ضروری ہے دیکھئے جب Investors آتے ہیں، بڑے بڑے Investors، وہ اربوں روپے لاتے ہیں وہ Land holding مانگتے ہیں، کاغذات کی لینڈ کی پراپر ٹرانسفرز مانگتے ہیں، وہاں پر لوگ زمین بیچنا نہیں چاہتے، اب حکومت کسی کو یہ نہیں کہہ سکتی کہ آپ زمین اٹھا کے فلاں کو دے دیں، حکومت ایک Environment create کر سکتی ہے لیکن لوگوں کو ڈیویلپمنٹ کے لئے بڑے Investors کو لانے کے لئے وہاں پر یہ ڈیویلپمنٹ وہاں پر لینڈ کی ٹرانسفر اور یہ چیزیں Important ہیں کیونکہ جو اربوں روپے لگائے گا وہ کمراٹ میں کیوں لگائے گا؟ اگر اس کو سیکیورٹی نہیں ہے، اس کی Investment کی سیکیورٹی کی بات کر رہا ہوں، کالام کو دیکھیں، ہم نے کالام میں وزٹ کیا ہے، میاں صاحب یہاں پر بیٹھے ہوں گے وہاں پر اشتمال نہیں ہوا تو وہاں پر لینڈ ٹرانسفر اس طرح ہو نہیں سکتی، وہ قوموں کی بیچ کی اس کی ساری لین دین چلتی رہتی ہے، تو چھوٹے موٹے Investors وہاں پر آتے ہیں لیکن وہ Real اور جو بڑا Investor ہے جو اربوں روپے لاتا ہے وہ کالام میں جانے کے لئے تیار نہیں ہے، اب حکومت اس کے لئے محنت کر رہی ہے کہ اس کو کس طریقے سے ڈیویلپ کیا جائے اور اس کے لئے کوئی راستہ ڈھونڈا جائے کہ Investors آئیں اور وہاں پر Invest کریں تاکہ لوگوں کو وہاں پر روزگار کے مواقع مل سکیں، Economy generate ہو، اکانومی کو سپورٹ مل سکے اور لوگوں کو رہن سہن کی حالت زندگی میں بہتری آئے، دیر کے کمراٹ کے علاوہ باقی بھی ایک دو جگہیں ہیں، میں اس کا نام بھول گیا ہوں، بہت خوبصورت جگہیں ہیں، اس کے لئے بھی وزٹ پلان ہے کہ وہ جا کر دیکھا جائے اور اس کو پھر ڈیویلپ کیا جائے، چترال کے لئے خصوصاً اس کو بھی ڈیویلپ کیا جا رہا ہے، ت میں اپنی بات ختم کرتا ہوں لیکن آخر میں ایک چیز کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، وہ یہ کہ میں نے اپنے بھائیوں کی تقریر سنی، سب کی، میری پھر ریکویسٹ ہو گی، تقریروں سے ایسا لگ رہا تھا کہ یہ خیبر

پختونخوا کی اسمبلی میں نہیں وفاقی اسمبلی میں بیٹھے ہوں اور تقریر سارا وفاقی حساب کتاب پر کر رہے تھے، ہمارے بجٹ پر جو ہم نے اتنی بڑی کتاب تھی، اس فنانس منسٹر نے تقریر کی، اگر آپ نے واک آؤٹ کیا تو آپ کا رائٹ ہے، آپ کر سکتے ہیں لیکن وہ پڑھ کر آپ آکر پھر اس بجٹ میں میں پھر کہہ رہا ہوں، یہ ہمیں تجویز تو دیں کہ جو فاٹا پر ہم ڈیویلپمنٹ کر رہے ہیں، اس میں کیسی کونسی چیز کرنی چاہیئے کہ اس سے ان کے رہن سہن کے جو سٹینڈرڈز وہ بہتر ہو سکیں Overall اور کیا تجویز دے سکتے ہیں تو خواہ مخواہ "نہ مانوں" والی سیاست سے باہر آکر ذرا حقیقت میں بھی نظر ڈالیں اور کوئی اچھی Input دیں تاکہ صوبے کے لوگوں کو فائدہ ہو سکے۔ تھینک یو ویری مچ، اور سننے کے لئے سب کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ایک اناؤنسمنٹ کرنا چاہتا ہوں، اکرم خان درانی صاحب اپوزیشن لیڈر اور ہمارے گورنمنٹ کے سلطان خان اور شہرام خان ترکئی صاحب کے باہمی اتفاق سے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ کل ہم چھٹی کریں گے اتوار کے دن اور Monday کو بحث کا Last day ہو گا چوبیس تاریخ کو So, therefore, the session is adjourned till 02:30 pm, afternoon of Monday, 24 June 2019.

(اجلاس بروز پیر مورخہ 24 جون 2019ء بعداز دوپہر دو بجکر تیس منٹ تک کے لئے ملتوی ہو گیا)